مَنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً

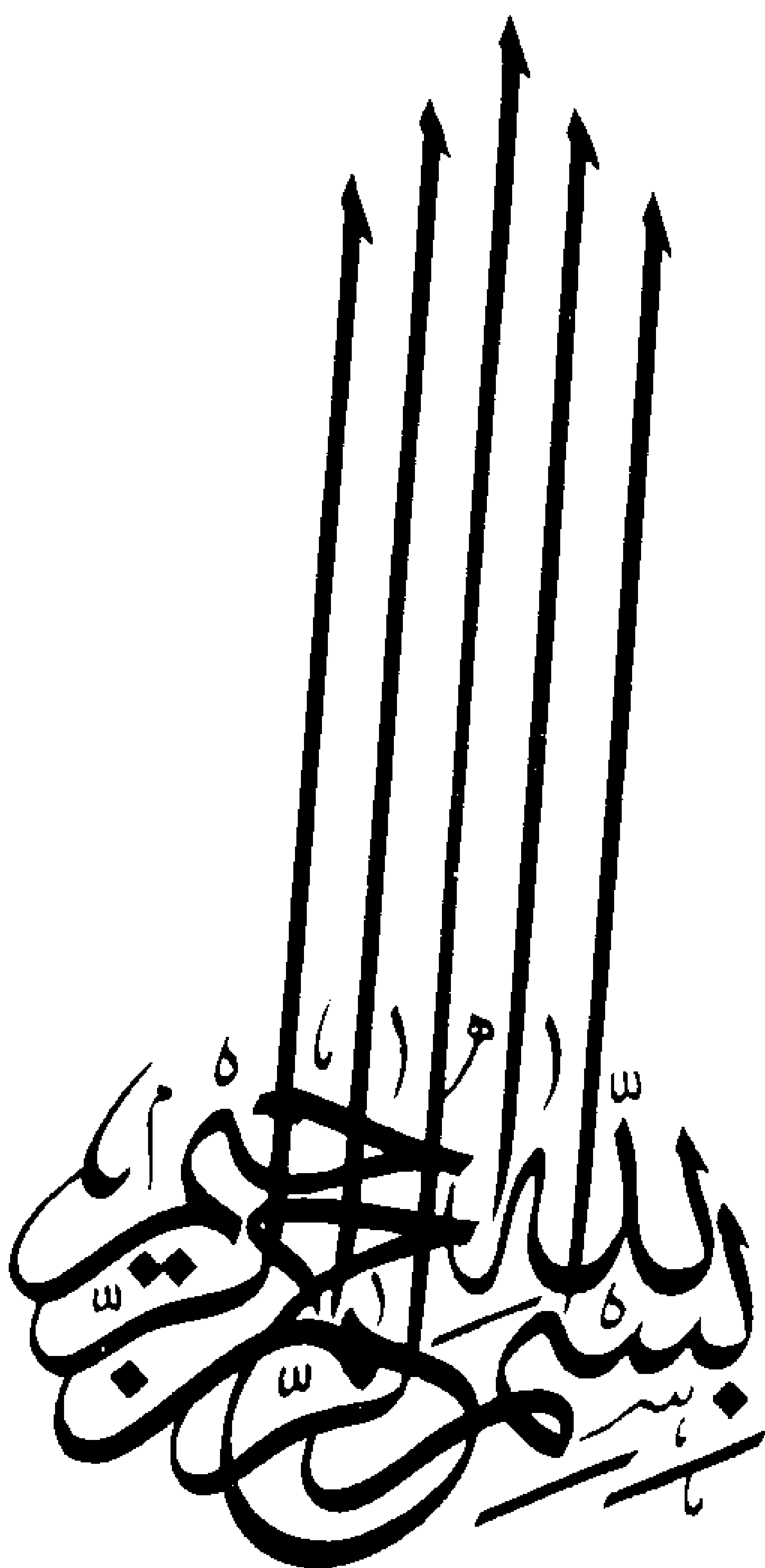
مَن عاش بعد الموت

مرنے کے بعد زندگی

تصنیف:
محدثِ کبیر الحافظ ابی بکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:
مولانا محمد شفقت یوسفی

مکتبۃ زین العابدین


بسم الله الرحمن الرحيم

مَنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْت

مرنے کے بعد زندگی

تصنیف:

مُحدّث کبیر الحافظ ابی بکر بن ابی الدنیا

مترجم

مولانا محمد شفقت یوسفی

مکتبۃ زین العابدین

نام کتاب.......................من عاش بعد الموت

مصنف ....الامام الحافظ ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ

مترجم ....مولانا محمد شفقت یوسفی

ناشر ....مکتبہ زین العابدین شالیمار لاہور

تعداد 1100

قیمت ....160 روپے

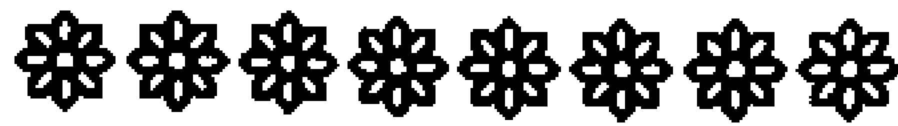
تقسیم کار

مکتبہ زین العابدین شالیمار گارڈن لاہور

0300-4300213

0315-4300213

فہرست



امام ابن ابی الدنیا ایک نظر میں (۱)

نام ونسب:

آپ کا اصل نام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان القرشی البغدادی ہے۔ لیکن آپ امام ابن ابی الدنیا کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۰۸ ھ میں ہوئی۔

آپ کے اساتذہ کرام:

آپ نے اپنے والد، احمد بن ابراہیم الموصلی، احمد بن ابراہیم الدورقی، علی ابن الجعد، ابراہیم بن المنذر الحزامی، خلف بن ہشام، زہیر بن حرب، عبد اللہ بن عون الخزار، سریج بن یونس، سعید بن سلیمان واسطی، کامل بن طلحہ الجحدری، امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام ابو داؤد السجستانی اور دیگر بے شمار علماء و محدثین سے احادیث روایت کی ہیں۔

آپ کے تلامذہ:

امام ابن ابی الدنیا سے، امام ابن ماجہ، ابراہیم بن الجنید، حارث بن ابی اسامہ (اور یہ امام کے شیوخ سے ہیں)، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابو علی بن خزیمہ

(۱) سیر اعلام النبلاء، ۱۳/ ۳۹۷

،ابوالعباس بن عقدہ،عبداللہ بن اسماعیل بن بریہ الھاشمی،ابوبشرالدولابی سمیت کثیر محدثین نے احادیث روایت کیں اور آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا۔

آپ کی تصانیف:

آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔آپ نے زیادہ تر اصلاحی موضوعات پرقلم چلایا اور ایک صوفی کے جیسی خدمت انجام دی۔آپ کی تصانیف میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں:

الادب،الاخوان،الامر بالمعروف،التھجد،التوبہ،التوکل،الجہاد،الجوع، الجیران،حسن الظن،الحلم،الحوائج،الخمول والتواضع،دلائل النبوۃ،فضائل القرآن ،الفرج بعد الشدۃ،فضل رمضان،قضاء الحوائج،مجابی الدعوۃ،محاسبۃ النفس،من عاش بعد الموت،النوادر،الھواتف،الوجل،الورع،الیقین۔وغیرھم۔

آپ کے متعلق علماء کے اقوال:

ابو حاتم نے کہا: بغدادی صدوق ہیں۔(۲)

امام ابن جوزی نے کہا: آپ صاحب مروت،ثقہ اور صدوق ہیں۔(۳)

امام مزی نے کہا: حافظ الحدیث،صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔(۴)

(۲)......الجرح والتعدیل ۵ / ۱۶۳

(۳)......المنتظم ۵/۱۴۸

امام ذہبی نے کہا: محدث، عالم اور صدوق ہیں۔ انکی تصانیف کثیر ہیں جن میں تعجب خیز معلومات ہیں۔(۵)

امام ابن کثیر نے کہا: حافظ الحدیث، ہر فن کے مصنف، نفع بخش مشہور و معروف کتابوں کے مصنف ہیں۔(۶)

امام ابن حجر نے کہا: صدوق، حافظ اور صاحب تصانیف ہیں۔(۷)

علامہ ابن تغری بردی نے کہا: آپ عالم، زاہد، متقی اور عبادت گزار ہیں۔ ان کی بہترین تصنیفات ہیں، آپ نے ایسے ایسے فنون پر کتابیں تحریر کیں کہ بعد کے لوگ ان فنون میں ان کے خوشہ چین ہیں۔ خلق کثیر نے ان سے احادیث روایت کیں ہیں اور علماء کرام ان کے ثقاہت، سچائی اور امانت داری پر متفق ہیں۔(۸)

وفات:

۲۸۱ھ میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور بغداد کے مغربی جانب شونیزیہ نامی جگہ پر مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

(۴) تہذیب الکمال، ق۳۶۷

(۵) تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۷۷ و سیر اعلام النبلاء، ۱۳/۳۹۹

(۶) البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۷۱

(۷) التقریب ۳۵۹۱

(۸) النجوم الزاہرۃ ۳/۸۶

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ ﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾

موت کے بعد دوبارہ اٹھنا ایمان کے ارکان میں سے ہے اور اس کا منکر بالاجماع کافر ہے۔ کیونکہ اس نے مشرکین عرب کا طریقہ اپنایا ہے۔ ان کے متعلق اللہ رب العزت نے بیان فرمایا:

''وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ''

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا تو وہ ضرور یہ کہیں گے اللہ نے۔

یعنی مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کی خالقیت وقدرت کے قائل تھے لیکن مرنے کے بعد اٹھانے کے معاملے میں وہ اسی قدر کے منکر ہو جاتے تھے اور کہتے:

''ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ''

کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں ذلت ورسوائی کا لباس پہنایا اور آخرت میں '' مُقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ، سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ'' ''بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہونگے۔ان کے کرتے راک کے ہونگے اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عظیم میں بہت زیادہ مثالیں بیان فرمائی ہیں جو کہ موت کے بعد دوبارہ اٹھانے پر دلالت کرتی ہیں جس طرح کہ گائے والا واقعہ ،اس واقعہ کو بیان فرمانے کے بعد اللہ کا ارشادگرامی ہے:

﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ﴾

پس ہم نے کہا: اس کے جسم پر مارو اس کے گوشت کا کچھ حصہ، اسی طرح اللہ تعالیٰ مردے کو زندہ کرتا ہے اور اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اس کو دوبارہ زندہ فرمانے کی بھی مثال بیان فرمائی ہے۔

ان الذی احیاھا لمحی الموتی ○

بیشک اللہ ہی جو اس (زمین) کو زندہ فرمائے گا مردہ ہونے کے بعد۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت، عظمت اور مخلوق کو دوبارہ پیدا کرنے کا ذکر فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ○

کیا اللہ اس پر قادر نہیں کہ مردہ کو زندہ کرے۔

یہ کتاب جو ہمارے سامنے ہے یہ اس ایمانی رکن کی بہت بڑی خدمت کا کام کرے گی۔ مر کے زندہ ہونے والوں کے حالات پڑھنے سے وعظ و نصیحت اور عبرت حاصل ہوگی۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ کیا آپ کو مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہیں جو یہ کتاب پڑھ رہے ہو؟ تو ہم جواباً عرض کریں گے کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ کار اچھا نہیں ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مردوں کے دوبارہ زندہ کرنے پر سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو ایمان نہیں؟ عرض کیا ''وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ'' میں دلی اطمینان کیلئے پوچھ رہا ہوں۔

بس اسی طرح یہ کتاب بھی پڑھنے والے کے ایمان اور ہدایت میں اضافے کا سبب بنے گی اور بندے کے دل میں اپنے رب کی عظمت و شان پر یقین بڑھے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَمِيْنُ تَقِيُّ الدِّيْنِ أَحْمَدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ السُّلَمِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قِرَائَةً عَلَيْهِ فِيْ جَامِعِ دِمَشْقَ حرسهَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِتَارِيْخِ ---

قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخَانِ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْيٰ وَأَبُوْ غَالِبٍ أَحْمَدُ ابْنَا أَبِيْ عَلِيِّ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْبَنَا فِيْ كِتَابَيْهِمَا - وَأَخْبَرَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُوْ الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمَكِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا: أَخْبَرَنَا وَالِدُنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُوْ عَلِيِّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْبَنَّا قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ - بْنُ صَفْوَانَ الْبَرْذَعِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَثَلٰثِمِائَةٍ قَالَ:

١- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَدَّاشِ بْنِ عَجْلَانَ الْمَهْلَبِيُّ

وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ بَسَامٍ قَالَا: نَا صَالِحٌ الْمَرِّی عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِیِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

عَدْتُ شَابًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَمَا كَانَ بِأَسْرَع مِنْ أَنْ مَّاتَ، فَأَغْمَضْنَاهُ وَمَدَدْنَا عَلَيْهِ الثَّوْبَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِأُمِّهِ: احْتَسِبِيْهِ! قَالَتْ: وَقَدْ مَاتَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ۔ قَالَتْ: أَحَقٌّ مَا تَقُولُوْنَ؟! قُلْنَا نَعَمْ۔ فَمَدَّتْ يَدَيْهَا اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِكَ، وَهَاجَرْتُ اِلٰی رَسُوْلِكَ، فَاِذَا نَزَلَ بِیْ شَدِيْدَةٌ دَعَوْتُكَ فَفَرَّجْتَهَا، فَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ لَا تَحْمِلْ عَلَیَّ هٰذِهِ الْمُصِيْبَةَ الْيَوْمَ۔ قَالَ: فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَمَا بَرِحْنَا حَتّٰی أَكَلْنَا وَأَكَلَ مَعَنَا!!

ایک انصاری نوجوان کا واقعہ

ا: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دوران سفر میرے ساتھ ایک انصاری نوجوان تھا وہ اچانک مرگیا ہم نے اسکی آنکھیں بند کر دیں اور اس پر کپڑا ڈال دیا ہم میں سے ایک ساتھی نے اسکی ماں کو بتایا کہ تیرا بیٹا اس دنیا سے رخصت ہوگیا ہے، اسکی ماں نے کہا کیا وہ مرچکا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔اس نے پوچھا جوتم کہہ رہے ہو کیا وہ سچ ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔تو اس نے اپنے ہاتھوں کو

آسمان کیطرف اٹھا کر دعا کی:

اے اللہ! میں تجھ پہ ایمان لائی، اور تیرے رسول ﷺ کیساتھ ہجرت کی مجھ پہ مصیبت آ گئی ہے اب میں تجھ سے دعا کرتی ہوں تو اس مصیبت کو ٹال دے، اللہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں آج مجھ پہ مصیبت نہ ڈال۔

راوی کہتے ہیں کہ اچانک اس کے چہرے سے کپڑا ہٹ گیا۔ اس پہ ہم متعجب ہوئے۔ (پھر وہ زندہ ہو کر بیٹھ گیا) حتی کہ ہم نے اکٹھے کھانا کھایا۔

۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: فَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ [مُحَمَّدِ بْنِ] الْأَسْوَدِ التَّمِيمِیُّ عَنْ أَبِیْ النَّضْرِ هَاشِمِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ الْمَرِّیْ قَالَ: حَدَّثْتُ بِهٰذَا حَفْصَ بْنَ النَّضْرِ السُّلَمِیَّ فَعَجِبَ مِنْهُ، فَلَقِيَنِیْ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ، اِنِّیْ عَجِبْتُ مِنْ حَدِيْثِكَ فَلَقِيْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ كُلْثُوْمٍ فَحَدَّثَنِیْ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ جَارَةٌ عَجُوْزَةٌ كَبِيْرَةٌ صَمَّاءُ عُمْيَاءُ مَقْعَدَةٌ، لَيْسَ لَهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا ابْنٌ لَهَا هُوَ السَّاعِیْ عَلَيْهَا، فَمَاتَ، فَأَتَيْنَاهَا فَنَادَيْنَاهَا: احْتَسِبِیْ مُصِيْبَتَكِ عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى! فَقَالَتْ: وَمَا ذَاكَ؟! أَمَاتَ ابْنِیْ؟! مَوْلَایَ ارْحَمْ بِیْ لَا يَأْخُذْ مِنِّیْ ابْنِیْ وَأَنَا صَمَّاءُ عُمْيَاءُ مَقْعَدَةٌ لَيْسَ لِیْ أَحَدٌ! مَوْلَایَ ارْحَمْ بِیْ مِنْ ذَاكَ۔ قَالَ: قُلْتُ: ذَهَبَ عَقْلُهَا، فَانْطَلَقْتُ اِلَى

السُّوْقِ فَاشْتَرَيْتُ كَفَنَهُ:وَجِئْتُ (بِهِ)وَهُوَ قَاعِدٌ !

۲: صالح نے کہا کہ میں نے یہ واقعہ حفص بن نضر کو سنایا تو وہ بڑے متعجب ہوئے، پھر دوسرے جمعے ان سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے، مجھے تمہاری بات سے بڑا تعجب ہوا تھا میں ربیعہ بن کلثوم سے ملا اور ان کو یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا: مجھے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اس کی کمزور، بہری، اندھی اور اپاہج لونڈی تھی۔ اسکی دیکھ بھال کے لیے ایک بیٹے کے سوا کوئی نہ تھا اچانک اس کا مرگیا۔ ہم نے اس کے پاس آکر اسے بتایا کہ اللہ رب العزت نے تجھے مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ کہنے لگی کیا ہوا ہے؟ کیا میرا بیٹا تو نہیں مرگیا؟ (پھر وہ دعا کرنے لگی)

اے اللہ مجھ پر رحم فرما! میرا کوئی بھی نہیں، میں بہری، اندھی اور اپاہج ہوں، تو میرے بیٹے کو مجھ سے جدا نہ کر، اے اللہ اس کی وجہ سے مجھ پر رحم فرما! راوی کہتے ہیں، میں نے کہا ''یہ پاگل ہوگئی ہے'' پھر میں بازار گیا تا کہ اس کے لیے کفن خرید لاؤں لیکن جب میں واپس آیا تو وہ اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا۔

۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ نَا أَبُوْ مُسْلِمٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِىْ خَالِدٍ قَالَ: جَاءَ نَا يَزِيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اِلَى حَلْقَةِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِكِتَابِ أَبِيْهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اِلَى أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ بِنْتِ أَبِيْ هَاشِمٍ ، سَلَامٌ عَلَيْكِ ، فَاِنِّيْ أَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، فَاِنَّكِ كَتَبْتِ اِلَيَّ لِأَكْتُبَ اِلَيْكِ بِشَأْنِ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ ، وَاِنَّهُ كَانَ مِنْ شَأْنِهِ اِنَّهُ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِيْ حَلْقِهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَصَحِّ الْمَدِيْنَةِ فَتَوَفّٰى بَيْنَ صَلَاةِ الْأُوْلٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ، فَأَضْجَعْنَاهُ لِظَهْرِهٖ وَغَشَّيْنَاهُ بُرْدَيْنِ وَكِسَاءً ، فَأَتَانِيْ آتٍ فِيْ مَنَامِيْ وَأَنَا أُسَبِّحُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، فَقَالَ : اِنَّ زَيْدًا قَدْ تَكَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ ، فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ مُسْرِعًا وَقَدْ حَضَرَ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَقُوْلُ -أَوْ يُقَالُ عَلٰى لِسَانِهٖ-۔الْأَوْسَطُ أَجْلَدُ الْقَوْمِ الَّذِيْ كَانَ لَا يُبَالِيْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ، كَانَ لَا يَأْمُرُ النَّاسَ أَنْ يَأْكُلَ قَوِيُّهُمْ ضَعِيْفَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ صَدَقَ صَدَقَ ، كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ ۔ قَالَ ثُمَّ قَالَ : عُثْمَانُ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ يُعَافِي النَّاسَ مِنْ ذُنُوْبٍ كَثِيْرَةٍ ، خَلَتْ لَيْلَتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعٌ ، ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَا نِظَامَ وَأُبِيْحَتِ الْأَحْمَاءُ ، ثُمَّ أَرْعَوَى الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالُوْا : كِتَابُ اللّٰهِ وَقَدَرُهٗ ، أَيُّهَا النَّاسُ ! أَقْبِلُوْا عَلٰى أَمِيْرِكُمْ وَاسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا فَمَنْ

تَوَلّٰی فَلَا یُعَهِّدَنَّ دَمًا، كَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُوراً ، اللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذِهِ الْجَنَّةُ وَهٰذِهِ النَّارُ، وَيَقُوْلُ النَّبِيُّوْنَ وَالصِّدِّ يَقُوْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ۔ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ! هَلْ أَحَسَّسْتَ لِيْ خَارِجَةَ -لِأَبِيْهِ -وَسَعْدًا-الَّذِيْنِ قُتِلَا يَوْمَ أُحُدٍ -﴿كَلَّا إِنَّهَا لَظٰى ٥نَزَّاعَةً لِلشَّوٰى ٥تَدْعُوْ مَنْ أَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ٥وَجَمَعَ فَأَوْعٰى﴾ثُمَّ خَفَتَ صَوْتُهُ! فَسَأَلْتِ الرَّهْطَ عَمَّا سَبَقَنِيْ مِنْ كَلَامِهِ، فَقَالُوْا: سَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ : أَنْصِتُوْا أَنْصِتُوْا، فَنَظَرَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ ، فَإِذَا الصَّوْتُ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ، فَكَشَفْنَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: هٰذَا أَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ[ﷺ]سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ الْأَمِيْنُ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ[ﷺ] كَانَ ضَعِيْفًا فِيْ جِسْمِهِ، قَوِيًّا فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ ، صَدَقَ صَدَقَ وَكَانَ فِيْ الْكِتَابِ الْأَوَّلِ۔

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۳: ابو خالد بیان کرتے ہیں یزید بن نعمان بن بشیر، قاسم بن عبدالرحمٰن کی مجلس میں اپنے باپ نعمان بن بشیر کا خط لیکر آئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

نعمان بن بشیر کا خط ام عبداللہ بنت ابی ہاشم کیطرف، تجھ پر سلامتی ہو۔
میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے خط لکھا تا کہ میں تجھے زید بن خارجہ کی موت کے حوالے سے بتاؤں اس کا واقعہ یہ ہے کہ اسکے گلے میں اچانک تکلیف ہوئی حالانکہ اس دن مدینہ شریف میں وہ سب سے زیادہ تندرست تھے نماز ظہر اور عصر کے درمیان انکی موت واقع ہوگئی ہم نے ان کو پیٹھ کے بل لیٹا دیا دو چادروں اور ایک کمبل میں انکو ڈھانپ دیا۔ میرے خواب میں کوئی آنے والا آیا اور میں نماز مغرب کے بعد تسبیح پڑھ رہا تھا اس نے کہا زید نے وفات کے بعد گفتگو کی ہے تو میں جلدی سے ان کے پاس آیا موجود انصاری یہ بات کہہ رہے تھے قوم میں درمیان والا سب سے زیادہ سخت ہے جو اللہ تعالی کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پراوہ نہیں کرتا۔ وہ جو لوگوں کو اجازت نہیں دیتا کہ قوم کے مضبوط لوگ کمزوروں کا مال کھائیں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے سچے بندے تھے۔

پھر اس نے کہا امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کی اکثر غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں دو راتیں گزر گئیں اور چار باقی ہیں ۔ پھر لوگوں میں باہم اختلاف پیدا ہوگیا اور وہ ایک دوسرے کے مال کو (ناجائز) طریقے سے کھانے لگے کوئی نظم وضبط نہ رہا، ممنوعہ چراگاہوں کو حلال کر دیا گیا۔ پھر مومنین کوتاہیوں سے باز آگئے پھر انہوں نے کہا (اے لوگو) کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو اپنے

امیر کیطرف متوجہ ہوکر اسکی بات کوسنواور اسکی اطاعت کرو جواس سے پھر گیا اس کے خون کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی، اللہ کا حکم ہوکر رہے گا اللہ سب سے بڑا ہے یہ جنت ہے یہ دوزخ نبی اور صدیق بھی کہہ رہے ہیں تم پر سلامتی ہوا ے عبداللہ بن رواحہ کیا تم اپنے باپ خارجہ اور سعد کے بارے میں بتاؤ گے جواحد کے دن قتل ہوئے تھے۔﴿ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى o نَزَّاعَةً لِلشَّوٰى o تَدْ عُوْ مَنْ أَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى o وَجَمَعَ فَأَوْعٰى ﴾

پھر انکی آواز پست ہوگئی، جو مجھ سے پہلے انکی باتیں سن رہے تھے میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا ہم نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے! خاموش ہو جاؤ، خاموش ہو جاؤ!

ہم سے ہر کوئی ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگا جبکہ یہ آواز تو کپڑے کے نیچے سے آرہی تھی ہم نے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو انہوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو۔ پھر کہا خلیفہ رسول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امانت دار تھے، جسم کے لحاظ سے تو کمزور دکھائی دیتے تھے مگر اللہ کے حکم کو نافذ کرنے میں بہت طاقتور تھے انہوں نے جو فرمایا، سچ فرمایا۔

٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ذَكَرَ عِكْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَرَأْتُ كِتَابًا كَانَ عِنْدَهُ

حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ كَتَبَهُ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اِلَى أُمِّ خَالِدٍ:

أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّكِ كَتَبْتِ تَسْأَلِيْنِيْ عَنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ الَّذِيْ تَكَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ-فَذَكَرَ نَحْوَهُ-

۴: ابن عمیر فرماتے ہیں میں نے حبیب بن سالم کے پاس وہ خط پڑھا جونعمان بن بشیر نے ام خالد کولکھا تھا۔

اما بعد!

تم نے زید بن خارجہ کے وفات پانے کے بعد کلام کرنے کے واقعہ کے بارے میں پوچھنے کے لیے مجھے خط لکھا ہے۔باقی وہی واقعہ جوگزر چکا ہے۔

٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَازَيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ نَا شَبَابَةُ نَاأَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُبَشِّرٍ مَوْلَى آلِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ:

حَضَرَتِ الْوَفَاةُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَاتَ، فَسَجُّوْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ فَقَالَ : أَبُوْ بَكْرٍ الْقَوِيُّ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ الضَّعِيْفُ فِيْمَا تَرَى الْعَيْنُ ، وَعُمَرُ الْأَمِيْنُ ، وَعُثْمَانُ عَلَى مِنْهَا جِهِمْ ، انْقَطَعَ الْعَدْلَ، أَكَلَ الشَّدِيْدُ الضَّعِيْفَ۔

٥: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری کی موت کا وقت

آ گیا جب وہ مر گیا تو اس کی میت کو کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا پھر وہ بولنے لگا اور کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ دیکھنے میں تو کمزور تھے لیکن اللہ کے حکم کو نافذ کرنے میں بہت قوی تھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ امانت دار تھے اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ انہی کے راستے پر تھے اب انصاف ختم ہو گیا طاقتور کمزور کو کھانے لگا۔

٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ رَوَاحِ بْنِ عَطَاءِ الْأَنْصَارِيِّ ذَكَرَ أَبِيْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ تَنَافَسَتِ الْأَنْصَارُ فِيْ غُسْلِهِ حَتّٰى كَادَ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، ثُمَّ اسْتَقَامَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يُغَسِّلَهُ الْغَسْلَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مِنْ كُلِّ فَخِذٍ سَيِّدُهَا فَيَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبَّةً فِي الثَّالِثَةِ وَأُدْخِلْتُ أَنَا فِيْمَنْ دَخَلَ، فَلَمَّا ذَهَبْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تَكَلَّمَ! فَقَالَ:

مَضَتِ اثْنَتَانِ وَغَبَرَ أَرْبَعٌ فَأَكَلَ غَنِيُّهُمْ فَقِيْرَهُمْ فَانْفَضُّوْا فَلَا نِظَامَ لَهُمْ۔ أَبُوْ بَكْرٍ لَيِّنٌ رَحِيْمٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شَدِيْدٌ عَلَى الْكُفَّارِ لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ [وَعُمَرُ لَيِّنٌ رَحِيْمٌ شَدِيْدٌ عَلَى الْكُفَّارِ لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ] وَعُثْمَانُ لَيِّنٌ رَحِيْمٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ، وَأَنْتُمْ عَلَى مِنْهَاجِ عُثْمَانَ فَاسْمَعُوْا

وَأَطِيْعُوْا ۔ ثُمَّ خَفَتَ فَإِذَا لِلِّسَانُ يَتَحَرَّكُ وَإِذَا الْجَسَدُ مَيِّتٌ۔

٦: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب زید بن خارجہ کی موت واقع ہوگئی تو ان کو غسل دینے میں انصار رغبت کرنے لگے حتی کہ قریب تھا کہ ان کے درمیان کوئی واقعہ رونما ہو جاتا پھر وہ اس بات پر متفق ہوئے تا کہ ان کو دوبار غسل دیا جائے ہر سردار انکی ران کو پکڑے گا اور تیسرا بندہ ان پر پانی بہائے میں بھی انہی میں شامل تھا جب ہم پانی انڈیلنے لگے تو انہوں نے بولنا شروع کر دیا پس آپ نے فرمایا۔

دو راتیں گزر گئیں چار باقی ہیں قوم کے مالداروں نے غریبوں کا مال کھانا شروع کر دیا پس لوگوں میں اختلاف پیدا ہوگیا اور کوئی نظام نہ رہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت زیادہ نرم دل مومنوں پر رحم کرنے والے اور کفار پر سختی کرنے والے تھے اللہ تعالی کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نرم دل ،مہربان اور کفار پر سختی کرنے والے تھے وہ اللہ رب العزت کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتے تھے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نرم دل اور مومنوں پر رحم کرنے والے تھے اور تم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے طریقہ پر ہو (میری بات غور سے) سنو اور فرمانبرداری کرو ۔ پھر انکی آواز پست ہوگئی انکی زبان حرکت کر رہی تھی مگر جسم ساکت تھا۔

٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ بَكْرٍ نَا أَبُوْ هُمَامٍ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ نَا مَسْلِمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِیْ هِنْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ مِنْ سَرْوَاتِ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ أَبُوْهُ خَارِجَةُ بْنُ سَعْدٍ حَيْثُ هَاجَرَ أَبُوْبَكْرٍ نَزَلَ عَلَيْهِ فِیْ دَارِهِ وَتَزَوَّجَ ابْنَتَهُ ابْنَةَ خَارِجَةَ وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ يُقَالُ لَهُ سَعْدٌ۔ فَقُتِلَ أَبُوْهُ وَأَخُوْهُ سَعْدُ بْنُ خَارِجَةَ يَوْمَ أُحَدٍ، فَمَكَثَ بَعْدَ هُمْ حَيَاةَ النَّبِيِّ ﷺ وَخَلَافَةِ أَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَسِنِيْنَ مِنْ خَلَافَةِ عُثْمَانَ، فَبَيْنَا هُوَ يَمْشِیْ فِیْ طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقَاتِ الْمَدِيْنَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذْ خَرَّ فَتَوَفّٰی، فَأُعْلِمَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ فَأَتَوْهُ فَاحْتَمَلُوْهُ إِلٰی بَيْتِهِ فَسَجُّوْهُ كِسَاءً وَبُرْدَيْنِ وَفِیْ الْبَيْتِ نِسَآءٌ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ، وَرِجَالٌ مِنْ رِجَالِهِمْ، فَمَكَثَ عَلٰی حَالِهِ، حَتّٰی إِذَا كَانَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ سَمِعُوْا صَوْتًا يَقُوْلُ: أَنْصِتُوْا۔ فَنَظَرُوْا فَإِذَا الصَّوْتُ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ، فَحَسَرُوْا عَنْ وَجْهِهِ وَصَدْرِهِ، فَإِذَا الْقَائِلُ يَقُوْلُ عَلٰی لِسَانِهِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ [ﷺ] الْأُمِّیُّ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَهُ كَانَ /ذٰلِكَ فِیْ الْكِتَابِ الْأَوَّلِ ۔ ثُمَّ قَالَ الْقَائِلُ عَلٰی لِسَانِهِ:

صَدَقَ صَدَقَ صَدَقَ- ثُمَّ قَالَ[الْقَائِلُ عَلَى لِسَانِهِ]: أَبُوْ بَكْرٍ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصِّدِّيْقُ الْأَمِيْنُ ، الَّذِيْ كَانَ ضَعِيْفًا فِيْ جَسَدِهِ قَوِيًّا فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ ،كَانَ ذٰلِكَ فِيْ الْكِتَابِ الْأَوَّلِ -ثُمَّ قَالَ الْقَائِلُ عَلَى لِسَانِهِ- صَدَقَ صَدَقَ صَدَقَ- ثُمَّ قَالَ: الْأَوْسَطُ أَجْلَدُ الْقَوْمِ الَّذِيْ كَانَ لَا يَخَافُ فِيْ اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ، الَّذِيْ كَانَ يَمْنَعُ النَّاسَ أَنْ يَأْكُلَ قَوِيُّهُمْ ضَعِيْفَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ عُمَرُ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ الْكِتَابِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ قَالَ الْقَائِلُ عَلَى لِسَانِهِ: صَدَقَ صَدَقَ صَدَقَ- ثُمَّ قَالَ: عُثْمَانُ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ رَحِيْمٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ يُعَافِيْ النَّاسَ فِيْ ذُنُوْبٍ ، خَلَتْ لَيْلَتَانِ جَعَلَتِ السَّنَتَانِ لَيْلَتَيْنِ وَبَقِيَتْ أَرْبَعُ سِنِيْنَ وَلَا نِظَامَ لَهَا وَأُبِيْحَتِ الْأَحْمَاءُ وَدَنَتِ السَّاعَةُ، وَأَكَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَرْعَوَى الْمُؤْمِنُوْنَ ، وَقَالُوْا: يَاأَيُّهَا النَّاسُ كِتَابَ اللّٰهِ وَقَدَرَهُ، فَأَقْبِلُوْا عَلَى أَمِيْرِكُمْ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَأَطِيْعُوْا، فَإِنَّهُ عَلَى مِنْهَا جِكُمْ-فَمَنْ تَوَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا يُعَهِّدَنَّ دَمًا ، كَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُوْرًا -مَرَّتَيْنِ- ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ النَّارُ وَهٰذِهِ الْجَنَّةُ وَهٰؤُلَاءِ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ! أَحْسَسْتَ أَبِيْ خَارِجَةَ وَسَعْدًا - لِأَبِيْهِ

وَأَخِيهِ اللَّذَيْنِ قُتِلَا يَوْمَ أُحُد - ثُمَّ قَالَ: ﴿كَلَّا إِنَّهَا لَظَى ٥ نَزَّاعَةً لِلشَّوَى ٥ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَ تَوَلَّى ٥ وَجَمَعَ فَأَوْعَى﴾ - ثُمَّ قَالَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ - قَالَ النُّعْمَانُ: فَقِيْلَ لِيْ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ قَدْ تَكَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ! فَجِئْتُ أَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَعَدْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَأَدْرَكْتُ مِنْ كَلَامِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: الْأَوْسَطُ أَجْلَدُ الْقَوْمِ --- حَتَّى انْقَضَى الْحَدِيْثُ، وَسَأَلْتُ الْقَوْمَ مَا كَانَ قَبْلِيْ فَأَخْبَرُوْنِيْ -

۷: نعمان بن بشیر کہتے ہیں زید بن خارجہ انصار کے سرداروں میں سے تھے اور انکے باپ خارجہ بن سعد تھے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہ انہی کے گھر میں ٹھہرے تھے اور اپنی بیٹی کا نکاح خارجہ کے بیٹے سے کر دیا جن کا نام سعد تھا زید بن خارجہ کے باپ اور انکے بھائی سعد بن خارجہ احد کے دن قتل ہوئے تھے اور حضرت زید بن خارجہ نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ، حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت، حضرت عمر فاروق کی خلافت اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال تک زندہ رہے آپ ظہر اور عصر کے درمیان مدینہ شریف کی گلی میں چل رہے تھے کہ اچانک گر کر فوت ہو گئے جب انصار کو پتہ

چلا تو وہ اٹھا کر ان کو گھر لے گئے انہوں نے ان کو دو چادروں اور ایک کمبل سے ڈھانپ دیا اور گھر میں انصار خواتین اور مردان پر رونے لگے اسی کیفیت میں وہ رہے حتی کہ مغرب اور عشاء کے درمیان انہوں نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا تھا، خاموش ہو جاؤ! لوگوں نے جب دیکھا تو یہ آواز تو کپڑے کے نیچے سے آ رہی تھی۔ انہوں نے جب ان کے چہرے اور سینے سے کپڑا اٹھایا تو کہنے والا ان کی زبان سے کہہ رہا تھا (محمد رسول اللہ ﷺ) خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پھر کوئی کہنے والا ان کی زبان پہ کہہ رہا تھا سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا پھر کوئی کہنے والا کہتا ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ الرسول ﷺ صدیق و امین ہیں جو کہ جسم کے لحاظ سے کمزور تھے لیکن اللہ کا حکم نافذ کرنے میں بڑے طاقتور تھے پھر کوئی کہنا والا کہتا سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا پھر کہا درمیان والا بہت سخت ہے جو کہ اللہ کے حکم کو نافذ کرنے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھتا جو کہ لوگوں کو منع کرتے تھے کہ طاقتور کمزوروں کے مال کو کھائیں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے بندے تھے پھر کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا پھر کہا امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ مومنین پر رحم کرنے والے ہیں اور انکی غلطیوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

دو راتیں گزر گئیں اور دو سال دو راتیں بن گئے، اور چار سال باقی رہ گئے۔ جن کے لیے کوئی نظام نہیں رہا۔ ممنوعہ چراگاہوں کو حلال کر دیا گیا اور

قیامت قریب آ گئی ،لوگ ایک دوسرے کا مال کھا رہے ہیں لوگ اپنی کوتاہیوں سے باز آ گئے انہوں نے کہا اے لوگوں اللہ کی کتاب کو لازم پکڑو اپنے امیر کیطرف متوجہ ہو کر اسکی بات کو سنو اور اسکی فرمانبرداری کرو اور تمہارے طریقے پر ہیں جس نے اسکے بعد پیٹھ پھیری اسکے خون کا کوئی ذمہ نہیں رہا، اللہ کا حکم ہو کر ہی رہے گا یہ دو مرتبہ کہا پھر کہا: یہ جہنم ہے اور یہ جنت ہے یہ نبی اور شہداء ہیں السلام علیکم اے عبداللہ بن رواحہ میں نے اپنے باپ خارجہ اور اپنے بھائی سعد کے بارے میں جان لیا ہے جو احد کے دن قتل ہوئے تھے پھر کہا ﴿ کَلَّا اِنَّهَا لَظٰی o نَزَّاعَةً لِلشَّوٰی o تَدْعُوْ مَنْ أَدْبَرَ وَ تَوَلّٰی o وَجَمَعَ فَأَوْعٰی ﴾

پھر کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ پر اللہ کی سلامتی رحمت اور برکت ہو۔

نعمان بن بشیر کہتے ہیں مجھے کہا گیا کہ زید بن خارجہ نے وفات کے بعد کلام کیا ہے میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے ان کے سر پاس آ کر بیٹھ گیا میں نے انکے کلام کا کچھ حصہ سنا وہ کہہ رہے تھے درمیان والے قوم میں سب سے زیادہ سخت ہیں حتی کہ بات پوری ہو گئی تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ انہوں نے مجھ سے پہلے کیا کچھ کہا تھا تو انہوں نے مجھے بتایا۔ عبداللہ بن عبیداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ مسلیمہ کے مقتولوں میں سے ایک آدمی نے کلام کیا وہ کہہ رہا تھا محمد

اللہ کے رسول ﷺ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت زیادہ نرم دل اور رحم کرنے والے ہیں۔

٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَلَفُ بْنُ هِشَامِ الْبَزَّارُ نَا خَالِدٌ الطَّحَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ : اِنَّ رَجُلًا مِنْ قَتْلَى مُسَيْلَمَةَ تَكَلَّمَ فَقَالَ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، أَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ ، عُثْمَانُ اللَّيِّنُ الرَّحِيْمُ۔

مسیلمہ سے لڑنے والوں میں سے ایک آدمی کا واقعہ

٨: عبداللہ بن عبیداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کے مقتولوں میں سے ایک آدمی نے کلام کیا وہ کہہ رہا تھا محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت زیادہ نرم دل اور رحم کرنے والے ہیں۔

٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ أَبِيْ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حَرَاشٍ -وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ بُكَارٍ۔

قَالَ: كُنَّا اِخْوَةٌ ثَلَاثَةٌ، وَكَانَ أَعْبَدُنَا وَأَصْوَمُنَا وَأَفْضَلُنَا الْأَوْسَطُ مِنَّا، فَغِبْتُ غَيْبَةً اِلَى السَّوَادِ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِيْ فَقَالُوْا: أَدْرِكْ أَخَاكَ فَاِنَّهُ فِيْ الْمَوْتِ ! فَخَرَجْتُ أَسْعَى اِلَيْهِ،

فَانْتَهَيْتُ وَقَدْ قَضَى وَسُجِّىَ بِثَوْبٍ، فَقَعَدْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ أَبْكِيْهِ، /قَالَ: فَرَفَعَ يَدَهُ وَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ قُلْتُ: أَىْ أَخِىْ ! أَحَيَاةٌ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: نَعَمْ ! اِنِّىْ لَقِيْتُ رَبِّىْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٌّ غَيْرُ غَضْبَانَ، وَاَنَّهُ كَسَانِىْ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَاِسْتَبْرَقٍ، وَاِنِّىْ وَجَدْتُ الْاَمْرَ أَيْسَرُ مِمَّا تَحْسَبُوْنَ -ثَلَاثًا- ، فَاعْمَلُوْا وَلَا تَغْتَرُّوْا ثَلَاثًا -، اِنِّىْ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْسَمَ أَنْ لَّا يَبْرَحَ حَتّٰى اٰتِيَهِ، فَعَجِّلُوْا جَهَّازِىْ ، ثُمَّ طُفِىَٔ فَكَاَنَّهُ أَسْرَعُ مِنْ حَصَاةٍ لَوْ أُلْقِيَتْ فِى الْمَاءِ قَالَ: فَقُلْتُ : عَجِّلُوْا جَهَّازَ أَخِىْ۔

ربعی بن حراش کے بھائی کا واقعہ

۹: محمد بن بکار فرماتے ہیں ہم تین بھائی تھے ہم میں سے درمیان والا بڑا عبادت گزار، بہت زیادہ روزوں کا پابند اور ہم میں سب سے زیادہ فضلیت والا تھا میں کسی لشکر کیساتھ گیا ہوا تھا جب واپس گھر آیا تو گھر والوں نے کہا اپنے بھائی کی خبر لو وہ موت کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو اسکی جان نکل چکی تھی۔ میں نے اس پہ کپڑا ڈال دیا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر رونے لگا ۔محمد بن بکار کہتے ہیں میرے بھائی نے اپنے ہاتھ کو بلند کیا اور اپنے چہرے سے

چہرے سے کپڑے کو ہٹا کر کہنے لگا ''السلام علیکم'' میں نے کہا اے میرے بھائی کیا تو مرنے کے بعد زندہ ہوا جا سکتا ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں، بیشک میں اپنے رب سے انتہائی خوشی سے ملا ہوں اور رب نے مجھ سے ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا، اور مجھے جنتی لباس پہنایا۔ جس معاملے سے تم ڈرتے ہو میں نے اسے آسان پایا ہے۔ یہ جملہ تین مرتبہ کہا اور تین مرتبہ یہ کہا، عمل کرو، سستی نہ کرو، میں رسول اللہ ﷺ سے ملا ہوں میں نے قسم اٹھائی ہے کہ آپ کے اٹھنے سے قبل میں واپس آجاؤں گا۔ لہذا تم میرے کفن دفن میں جلدی کرو پھر وہ دوبارہ فوت ہو گئے اتنی جلدی وہ واپس چلے گئے جتنا کہ کسی کنکری کو پانی میں پھینکا جاتا ہے (اور پانی میں ہلچل ہو کر ختم ہو جاتی ہے) محمد بن بکار کہتے ہیں میں نے کہا میرے بھائی کے کفن دفن میں جلدی کرو۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ - يَعْقُوْبُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حَرَاشٍ قَالَ:

مَاتَ أَخٌ لِيْ كَانَ أَصْوَمَنَا فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ، وَأَقْوَمَنَا فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ۔۔ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ وَزَادَ فِيْهَا قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَصَدَّقَتْهُ وَقَالَتْ: كُنَّا نَسْمَعُ اِنَّ رَجُلًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَوْتِهٖ۔

۱۰: ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں میرا بھائی فوت ہو گیا جو گرمیوں کے دنوں میں بہت روزے رکھتا تھا اور سردیوں کی راتوں میں قیام کرتا تھا۔ پھر گذشتہ واقعہ ذکر کیا اور ان کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ:

یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس کی تصدیق فرمائی اور فرمانے لگیں ہم سنا کرتے تھے کہ اس امت کا ایک آدمی مرنے کے بعد گفتگو کرے گا۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا شُرَيْحِ بْنِ يُوْنُسَ نَا خَالِدُ بْنُ نَافِعٍ نَا عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغَطْفَانِيُّ وَحَفْصُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَا: بَلَغَنَا اِنَّ ابْنَ حَرَّاشٍ كَانَ حَلَفَ أَنْ لَا يَضْحَكَ أَبَدًا حَتّٰى يَعْلَمَ هُوَ فِيْ الْجَنَّةِ أَوْ فِيْ النَّارِ، فَمَكَثَ كَذَالِكَ لَا يُضْحِكُهُ أَحَدٌ، فَضَحِكَ حِيْنَ مَاتَ۔۔۔ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: صَدَقَ أُخُوْ بَنِيْ عَبْسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِيْ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ خَيْرِ التَّابِعِيْنَ۔

۱۱: علی بن عبید اللہ غطفانی اور حفص بن یزید کہتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی کہ ابن حراش نے قسم کھائی ہوئی تھی کہ وہ اس وقت تک نہیں ہنسے گا جب کہ اس کو

معلوم نہ ہو جائے کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی۔ وہ ایسی حالت میں زندہ رہے کہ کسی نے ان کو ہنستے نہیں دیکھا۔ جب وہ فوت ہو گئے تو ہنسنے لگے، بیان کرنے والا کہتا ہے کہ جب یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو آپ نے فرمایا بنی عبس کے بھائی نے سچ کہا، اللہ اس پہ رحم فرمائے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے ایک آدمی مرنے کے بعد بولے گا اور وہ بہترین تابعین میں سے ہوگا۔

١٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ ذَكَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدُ الْعَابِدِ عَنِ الْحَارِثِ الْغَنَوِيِّ قَالَ: آلَى رَبِيعُ بْنُ حَرَّاشٍ أَلَّا تَفْتَرَّ أَسْنَانَهُ ضَاحِكًا حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ مَصِيْرُهُ، فَمَا ضَحِكَ اِلَّا بَعْدَ مَوْتِهِ۔ وَآلَى أَخُوْهُ رِبْعِيٌّ بَعْدَهُ أَنْ لَّا يَضْحَكَ حَتَّى يَعْلَمَ أَفِيْ الْجَنَّةِ هُوَ أَمْ فِيْ النَّارِ ، قَالَ الْحَارِثُ الْغَنَوِيُّ : فَلَقَدْ أُخْبَرَنِيْ غَاسِلُهُ اِنَّهُ لَمْ يَزَلْ مُتَبَسِّمًا عَلَى سَرِيْرِهِ وَنَحْنُ نَغْسُلُهُ حَتَّى فَرَغْنَا مِنْهُ۔

ربعی اور ربیع کا مسکرانا

۱۲: حارث غنوی بیان کرتے ہیں کہ ربیع بن حراش نے یہ قسم اٹھائی ہوئی تھی کہ وہ کبھی بھی نہیں ہنسے گا جب تک کہ وہ اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے، اس لیے وہ کبھی

بھی نہ ہنسے مگر فوت ہونے کے بعد ہنسے لگے۔ پھر اس کے بعد انکے بھائی ربعی نے بھی قسم کھالی کہ وہ بھی اس وقت تک نہیں ہنسے گا جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی۔ حارث غنوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات آپ کو غسل دینے والوں نے بتائی کہ جب تک ہم انکو غسل دیتے رہے آپ مسکراتے رہے۔

١٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَبُوْ زَيْدِ النَّمِيرِيُّ نَا أَبُوْ عَاصِمٍ ذَكَرَأَبِيْ قَالَ: أُغْمِي عَلَى خَالِيْ، فَسَجَّيْنَاهُ بِثَوْبٍ وَقُمْنَا نَغْسُلُهُ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تَرْزُقَنِيْ غَزْوًا فِيْ سَبِيْلِكَ۔ قَالَ: فَعَاشَ بَعْدَ ذَالِكَ حَتّٰى قُتِلَ مَعَ الْبَطَّالِ۔

ایک آدمی کا قصہ جو مرنے کے بعد زندہ ہوا اور شہید ہونے کی دعا کی اور پھر جنگ لڑتے ہوئے شہید ہوا۔

۱۳: ابو عاصم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، میرے ماموں پر بے ہوشی طاری ہوئی ہم نے انکو کپڑے سے ڈھانپ دیا اور جب ہم انکو غسل دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر کہا۔

اے اللہ میں تیرے راستے میں مرنا چاہتا ہوں (یعنی کہ شہادت کی موت چاہتا ہوں) پھر اس کے بعد زندہ رہے حتی کہ بطال کے ساتھ شہید ہوئے۔

١٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجْلِيُّ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ذَكَرَ عُقْبَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَبْسِيُّ نَا مُغِيْرَةُ بْنُ حَذْفٍ عَنْ رُؤْيَةِ ابْنَةِ بَيْجَا: أَنَّهَا مَرِضَتْ مَرَضًا شَدِيْدًا حَتَّى مَاتَتْ فِيْ أَنْفُسِهِمْ فَغَسَلُوْهَا وَكَفَّنُوْهَا، ثُمَّ إِنَّهَا تَحَرَّكَتْ، فَنَظَرَتْ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ: أَبْشِرُوْا/فَإِنِّيْ وَجَدْتُ الْأَمْرَ أَيْسَرُ مِمَّا كُنْتُمْ تُخَوِّفُوْنَ، وَوَجَدْتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مُشْرِكٌ۔

روَیہ بنت بیجا کا واقعہ

۱۴: مغیرہ بن حذف، روَیہ بنت بیجا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شدید بیمار ہوگئیں تو لوگوں نے سمجھا شاید فوت ہوگئی ہیں، انہوں نے ان کو غسل دیکر کفن پہنا دیا۔ لیکن اس نے ہلنا شروع کر دیا اور انکی طرف دیکھ کر کہنے لگیں مبارک ہو جس سے تم ڈرتے ہو اس کو میں نے بہت آسان پایا ہے اور میں نے دیکھا ہے تین اشخاص جنت میں داخل نہیں ہوں گے

(۱) قطع رحمی کرنے والا (۲) شراب کا عادی اور (۳) مشرک۔

١٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ:

سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ حُيَي يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ جَارٌلِيْ: أَنَّ رَجُلًا عُرِجَ بِرُوْحِهِ فَعُرِضَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ، قَالَ: فَلَمْ أَرَنِيْ اسْتَغْفَرْتُ مِنْ ذَنْبٍ اِلَّا غُفِرَ لِيْ، وَلَمْ أَرَ ذَنْبًا لَمْ أَسْتَغْفِرْ مِنْهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا وَهُوَ، قَالَ: حَتّٰى حَبَّةِ رُمَّانٍ كُنْتُ الْتَقَطْتُهَا يَوْمًا فَكُتِبَتْ لِيْ بِهَا حَسَنَةٌ، وَأَعْطَيْتُ يَوْمًا مِسْكِيْنًا دِرْهَمًا عِنْدَ قَوْمٍ لَمْ أُعْطِهِ اِلَّا مِنْ أَجْلِهِمْ فَوَجَدْتُهُ لَا لِيْ وَلَا عَلَيَّ-

صالح بن حی کے پڑوسی کا واقعہ

۱۵: صالح بن حی فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے میرے پڑوسی نے بتائی کہ ایک آدمی کی روح پرواز کر رہی تھی اس کے سامنے اس کے اعمال کو پیش کیا گیا وہ کہتے ہیں جس گناہ سے بھی میں نے بخشش طلب کی اس کو معاف کر دیا گیا اور میں نے دیکھا جس گناہ سے میں نے بخشش نہ مانگی وہ اسی طرح ہی ہے کہتے ہیں یہاں تک کہ کسی چھوٹی سی چیز کو بھی میں نے راستے سے ہٹایا تھا تو اس کے بدلے میں میرے نامہ اعمال میں نیکی لکھ دی گئی۔ اور ایک رات میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میری آواز بلند ہوگئی میری آواز کو سن کر میرا غلام نماز پڑھنے لگا میرے حصے میں اس کے بدلے میں نیکی لکھ دی گئی ایک دن میں نے لوگوں کے سامنے مسکین کو ایک درھم دیا میں نے لوگوں کیوجہ سے یہ درھم دیا تھا میں نے اس کو اس حالت

میں پایا کہ نہ تو وہ میرے حق میں آ رہا ہے اور نہ ہی میرے خلاف۔

١٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يَحْيَ بْنُ يُوسُفَ الزَّبِّيُّ نَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَانَ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ يُعْطِي الْأَكْفَانَ ، فَمَاتَ رَجُلٌ، فَقِيلَ لَهُ، فَأَخَذَ كَفَنًا وَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ وَهُوَ مُسَجًّى ، فَتَنَفَّسَ وَأَلْقَى الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: غَرُّوْنِيْ ! أَهْلِكُوْنِيْ ! النَّارَ ! أَهْلِكُوْنِيْ ! النَّارَ فَقُلْنَا لَهُ: قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ قَالَ: لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقُوْلَهَا!قِيْلَ وَلِمَ ؟ قَالَ: لِشَتْمِيْ أَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ۔

حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے کا واقعہ

١٦: عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں، کوفہ میں ایک آدمی مردوں کو کفن دیا کرتا تھا۔ایک آدمی فوت ہوگیا، اس کو کفن کا کہا گیا تو وہ کفن لیکر چل پڑا جب وہ میت کے پاس پہنچا تو اس میت کے اوپر کپڑا تھا اس نے کپڑے کو اس کے چہرے سے اتارا تو وہ کہہ رہا تھا ''انہوں نے مجھے دھوکہ دیا، انہوں نے مجھے ہلاک کر دیا آگ، آگ'' ہم نے اس کو کہا تو لاالہ الا اللہ پڑھ تو اس نے کہا، میں اس کو پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا، پوچھا گیا کیوں؟ تو اس نے کہا حضرت ابوبکر صدیق

اور عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے کی وجہ سے۔

١٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ السَّكُونِي نَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ خَلَفَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُوْلُ :مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدَائِنِ فَلَمَّا غَطُّوْا عَلَيْهِ ثَوْبَهُ قَامَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَبَقِيَ بَعْضُهُمْ، فَحَرَّكَ الثَّوْبُ - أَوْفَتَحَرَّكَ الثَّوْبَ - فَقَالَ بِهِ فَكَشَفَهُ عَنْهُ فَقَالَ:قَوْمٌ مُخَضَبَةٌ لَحَاهُمْ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ - يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْمَدَائِنِ - يَلْعَنُوْنَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيَتَبَرَّؤُوْنَ مِنْهُمَا الَّذِيْنَ جَاءُ وْنِيْ يَقْبِضُوْنَ رُوْحِيْ يَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَتَبَرَّءُ وْنَ مِنْهُمْ! قُلْنَا : يَا فُلَانُ! لَعَلَّكَ بُلِيْتَ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ۔ فَقَالَ : أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔۔۔ثُمَّ كَانَ كَأَنَّمَا كَانَتْ حَصَاةٌ فَرَمٰى بِهَا۔

حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے ایک شخص کا واقعہ

١٧: خلف بن حوشب کہتے ہیں کہ مدائن میں ایک آدمی فوت ہو گیا جب اس پر کپڑا ڈال دیا گیا تو کئی لوگ اٹھ کر چلے اور کچھ لوگ جنازے کے انتظار میں کھڑے رہے، اسی اثناء میں کپڑے نے حرکت کی، (یا اس (میت) نے کپڑے

کو ہلایا) پھر اس نے کپڑے کو اپنے اوپر سے ہٹا کر کہا:

اس مسجد کے اندر بیوقوف لوگ بے ہودہ گفتگو کرتے ہیں یعنی مسجد مدائن میں یہ لوگ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر طعن و تشنیع کرتے ہیں، اور جو لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر طن و تشیع کرتے ہیں ان پر روح قبض کرنے والے فرشتے لعنت بھیج رہے ہیں۔ہم نے کہا اے فلاں شاید تجھے بھی اسی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا کیا گیا ہے تو وہ استغفر اللہ، استغفر اللہ کہنے لگا۔

پھر وہ ایسے غائب ہو گیا جس طرح کہ کسی کنکری کو (پانی میں) پھینکا جائے تو وہ غائب ہو جاتی ہے (یعنی کہ فوراً فوت ہو گیا)

١٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ أَبِيْ وَالْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا: أَنَا وَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ ذَكَرَ أَبُوْ الْخَصِيْبِ قَالَ: كُنْتُ بِخَارِزٍ، وَكُنْتُ لَا أَسْمَعُ بِمَيِّتٍ مَاتَ إِلَّا كَفَنْتُهُ، قَالَ: فَأَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ هَا هُنَا مَيِّتًا قَدْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ كَفَنٌ ، قَالَ: فَقُلْتُ لِصَاحِبٍ لِيْ : انْطَلِقْ بِنَا۔ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَاهُمْ فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ وَبَيْنَهُمْ مَيِّتٌ مُسَجّى وَعَلٰى بَطْنِهِ لَبْنَةٌ أَوْ طِيْنَةٌ فَقُلْتُ: أَلَا تَأْخُذُوْنَ فِيْ غُسْلِهِ؟! قَالُوْا: لَيْسَ لَهُ كَفَنٌ۔ فَقُلْتُ لِصَاحِبِيْ: انْطَلِقْ فَجِئْنَا بِكَفَنٍ۔ فَانْطَلَقَ وَجَلَسْتُ مَعَ الْقَوْمِ، فَبَيْنَا نَحْنُ /جُلُوْسٌ إِذْ وَثَبَ

فَأَلْقَى اللَّبْنَةَ -أَوِ الطِّينَةَ -عَنْ بَطْنِهِ وَجَلَسَ وَهُوَ يَقُولُ: النَّارَ! النَّارَ! فَقُلْتُ: قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَا فِعِيَّ، لَعَنَ اللّٰهُ مشيخةَ الْكُوفَةِ، غَرُّوْنِيْ حَتّٰى سَبَبْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، ثُمَّ خَرَّ مَيِّتًا۔ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أُكَفِّنُهُ، فَقُمْتُ وَلَمْ أُكَفِّنْهُ، قَالَ: فَأُرْسِلَ إِلَيَّ ابْنُ هُبَيْرَةَ الْأَكْبَرُ فَسَأَلَنِيْ أَنْ أُحَدِّثَهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثَ، فَحَدَّثْتُهُ۔

حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے ایک شخص کا واقعہ

۱۸: ابوالخصیب کہتے ہیں، میں ایک تاجر تھا میں نے کسی بھی میت کے بارے میں یہ نہ سنا تھا کہ اس کو مرنے کے بعد کفن نہ دیا گیا ہو ایک آدمی میرے پاس آکر کہنے لگا یہاں پہ ایک مردہ ہے جس کے لیے کفن نہیں ہے تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارے ساتھ چلو ہم چل کر ان کے پاس آئے لوگ بیٹھے تھے اور انکے درمیان کپڑے میں لپٹی ہوئی میت موجود تھی اس کے پیٹ پر اینٹیں اور مٹی رکھی ہوئی تھی میں نے کہا تم اس کو غسل کیوں نہیں دیتے انہوں نے جواب دیا اس کے لیے کفن نہیں ہے میں نے اپنے دوست کو کہا تو کفن لا اور میں خود ان کے پاس بیٹھ گیا ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ میت نے اٹھ کر خود اپنے پیٹ سے اینٹوں کو دور

کر کے بیٹھ گیا اور کہہ رہا تھا آگ، آگ میں نے اسکو کہالا اله الا الله پڑھو یہ اب مجھے کوئی نفع نہیں دیگا۔ اللہ لعنت بھیجے کوفہ کے مشائخ پر جنہوں نے مجھے دھوکے میں ڈال دیا اور میں اتنا گمراہ ہو گیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے ڈالیں پھر وہ دوبارہ مر گیا میں نے کہا اللہ کی قسم میں اسکو کفن نہیں دوں گا اور میں اسکو کفن دیئے بغیر ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

١٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَاِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ نَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ نَا بَشِيرٌ أَبُو الْخُصَيْبِ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مُوْسِرًا تَاجِرًا، وَكُنْتُ أَسْكُنُ مَدَائِنَ كِسْرىٰ -وذٰلِكَ فِىْ زَمَانِ طَاعُوْنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ -فَأَتَانِىْ أَجِيْرٌ لِىْ يُدْعَى أَشْرَفُ ، فَقَالَ: اِنَّ هَا هُنَا فِىْ بَعْضِ خَانَاتِ الْمَدَائِنِ رَجُلًا مَيِّتًا لَيْسَ يُوْجَدُ لَهُ كَفَنٌ- قَالَ: فَمَضَيْتُ عَلَى دَابَّتِىْ حَتّٰى دَخَلْتُ ذٰلِكَ الْخَانَ، فَدُ فِعْتُ اِلَى رَجُلٍ مَيِّتٍ عَلَى بَطْنِهِ لَبْنَةٌ وَحَوْلَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَذَكَرُوْا مِنْ عِبَادَتِهِ وَفَضْلِهِ، قَالَ: فَبَعَثْتُ اِلَى كَفَنٍ يُشْتَرَى لَهُ، وَبَعَثْتُ اِلَى حَافِرٍ يَحْفِرُ قَبْرًا، قَالَ: وَهَيَّأْنَا لَهُ لَبِنًا وَجَلَسْنَا نَسْخُنُ لَهُ الْمَاءَ لِنُغَسِّلُهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ وَثَبَ الْمَيِّتُ وَثْبَةً نَدَرَتِ اللَّبِنَةُ عَنْ بَطْنِهِ وَهُوَ يُنَادِىْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ! فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ تَصَدَّعَ عَنْهُ بَعْضُهُمْ، قَالَ: فَدَ

نَوْتُ مِنْهُ فَأَخَذْتُ بِعَضُدِهِ فَهَزَزْتُهُ فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ ؟! وَمَا حَالُكَ ؟! فَقَالَ: صَحَبْتُ مسخةً مِنَ الْكُوفَةِ فَادْخُلُوْنِيْ فِيْ دِيْنِهِمْ - أَوْ قَالَ: فِيْ رَأْيِهِمْ أَوْ أَهْوَائِهِمْ - عَلَى سَبِّ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْبَرَائَةِ مِنْهُمَا۔ قَالَ: قُلْتُ: فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَلَا تَعُدْ! فَقَالَ:وَمَا يَنْفَعُنِيْ وَقَدِ انْطُلِقَ بِيْ اِلَى مَدْ خِلِيْ مِنَ النَّارِ فَأُرِيْتُهُ ثُمَّ قِيْلَ لِيْ : اِنَّكَ سَتَرْ جِعُ اِلَى أَصْحَابِكَ فَتُحَدِّ ثُهُمْ بِمَا رَأَيْتَ ، ثُمَّ تَعُوْدُ اِلَى حَالِكَ الْأُوْلٰى ۔ فَمَا أَدْرِيْ انْقَضَتْ كَلِمَتُهُ اِذْ عَادَ مَيِّتًا عَلَى حَالِهِ الْأُوْلٰى ، فَانْتَظَرْتُ حَتّٰى أُوْتِيْتُ بِالْكَفَنِ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لَا كَفَّنْتُهُ وَلَا غَسَّلْتُهُ وَلَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ النَّفَرَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ هُمُ الَّذِيْنَ وَلَّوْا غُسْلَهُ وَدَفْنَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ وَقَالُوْا لِقَوْمٍ سَمِعُوْا مِثْلَ الَّذِيْ سَمِعْتُ وَتَجَنَّبُوْا مِثْلَ الَّذِيْ تَجَنَّبْتُ: مَا الَّذِيْ اسْتَنْكَرْ تُمْ مِنْ صَاحِبِنَا؟!اِنَّمَا كَانَتْ خَطْفَةٌ مِنْ شَيْطَانَ تَكَلَّمَ عَلَى لِسَانِهِ ! قَالَ خَلَفٌ: قُلْتُ : يَا أَبَا الْخُصَيْبِ ! هَذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ حَدَّثْتَنِيْ بِمَشْهَدٍ مِنْكَ ؟! قَالَ: نَعَمْ!ابْصَرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ أُذْنِيْ۔ قَالَ خَلَفٌ: فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَذَكَرُوْا خَيْرًا۔

حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے ایک شخص کا واقعہ

۱۹: ابوالخصیب بیان کرتے ہیں میں ایک خوشحال تاجر آدمی تھا اور مدائن کسریٰ (جگہ کا نام) میں رہا کرتا تھا۔ طاعون کے زمانہ میں میرے غلام ابن ھبیرہ نے آکر بتایا کہ مدائن میں ایک ایسی میت ہے جس کے لیے کفن نہیں ہے تو میں اپنی سواری پہ چلا اور اس کے گھر پہنچ گیا۔ اس میت کے پاس اس کے عزیز واقارب اور دوست احباب اس کی عبادت اور اسکے فضائل کو بیان کر رہے تھے اور میت کے پیٹ پہ اینٹیں رکھی ہوئی تھیں میں نے ایک آدمی کو کفن خریدنے کے لیے بھیجا اور قبر کھودنے کا کہا اور قبر کے لیے اینٹوں کا انتظام کیا۔ جب ہم اس کو غسل دینے کے لیے پانی گرم کرنے لگے تو اچانک مردہ اٹھ کر بیٹھ گیا اس کے پیٹ سے اینٹیں پھسل گئیں اور وہ صدائیں لگا رہا تھا ''ہائے جہنم'' جب اس کے دوستوں نے یہ معاملہ دیکھا تو اس سے دور ہو گئے۔ ابوالخصیب کہتے ہیں میں اس کے قریب ہوا بازو کو پکڑ کر جھٹکا دیا اور کہا تو نے کیا دیکھا ہے؟ اور تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا میں کوفے کے مشائخ کی صحبت میں رہا کرتا تھا انہوں نے مجھے اپنے دین میں داخل کر لیا یا یہ کہا کہ اپنے نظریے میں شامل کر لیا۔ میں بھی انکے ساتھ مل کر حضرت ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے لگا اور ان

دونوں ہستیوں سے بغض رکھنے لگا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس کو کہا تو اللہ سے بخشش طلب کر اور اب گالیاں نہ دینا۔ جواباً اس نے کہا اب تو میں اپنے ٹھکانے میں پہنچ گیا ہوں اور یہ مجھے نفع نہیں دیگا جہنم مجھے دکھائی گئی اور کہا گیا جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ اپنے دوست واحباب کو بتا کر واپس آ۔ ابوالخصیب کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ اسکی گفتگو مکمل ہوئی ہو اس سے پہلے ہی وہ اسی پہلے والی حالت میں چلا گیا (یعنی مر گیا) میں انتظار کرتا رہا حتی کہ کفن لایا گیا تو میں نے اس لے لیا۔ پھر میں نے کہا نہ میں اسے کفن دوں گا نہ غسل اور نہ ہی نماز جنازہ پڑھوں گا پھر میں لوٹ آیا تو مجھے بتایا گیا کہ جو لوگ اسکے ساتھ تھے انہوں نے اسکو غسل بھی دیا اور نماز جنازہ بھی پڑھی اور انہوں نے لوگوں سے کہا جو کچھ میں نے سنا تھا وہی انہوں نے سنا ہے اور جس طرح میں نے اپنے آپکو بچایا تھا انہوں نے بھی اپنے آپ کو بچایا کس طرح تم ہمارے ساتھی کو ناپسند کرتے ہو یہ تو شیطان کی آواز تھی جو اس کی زبان سے بول رہا تھا خلف کہتے ہیں میں نے کہا اے ابوالخصیب کیا یہ واقعہ تیری آنکھوں کے سامنے پیش آیا ہے؟ ابوالخصیب نے کہا ہاں میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور دو کانوں نے سنا ہے

٢٠ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، قَالَ: وَحَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ خَلَفٍ قَالَ: رَأَیْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ یَسْأَلُ هٰذَا الشَّیْخَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ۔

۲۰:اس کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

۲۱۔/حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِیُّ أَنَا يَحْيَ بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِیْ زَائِدَةَ نَا مَجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: انْتَهَيْنَا اِلَی أَفْنِيَةِ جُهَيْنَةَ فَاِذَا شَيْخٌ جَالِسٌ فِیْ بَعْضِ أَفْنِيَتِهِمْ، فَجَلَسْتُ، فَحَدَّثَنِیْ ، قَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِنَّا فِیْ الْجَاهِلِيَّةِ اشْتَكَی فَأُغْمِیَ عَلَيْهِ فَسَجَّيْنَاهُ وَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، وَأَمَرْنَا بِحُفْرَتِهِ أَنْ تُحْفَرَ ، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ اِذْ جَلَسَ فَقَالَ: اِنِّیْ أَتَيْتُ حَيْثُ رَأَيْتُمُوْنِیْ أُغْمِیَ عَلَیَّ فَقِيْلَ لِیْ:

امك هبل — الا ترى حفر تلك تنتثل
وقد كادت امك تثكل — ارايت ان حولنا ها عنك بمحول
وقذفنا فيها القصل — الذى مشى فاجزل
اتشكر لربك وتصل — وتدع سبيل من اشرك واضل

فَقُلْتُ: نَعَمْ۔ فَانْطَلَقْتُ فَانْظُرُوْا مَا فَعَلَ الْقَصَلُ؟ قَالُوْا: مَرَّ آنِفًا۔ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ وَجَدُوْهُ قَدْ مَاتَ فَدُفِنَ فِیْ الْحُفْرَةِ وَعَاشَ الرَّجُلُ حَتَّی أَدْرَكَ الْاِسْلَامَ۔

اس آدمی کا قصہ جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہوا اور پھر زندہ ہو کر مسلمان ہوا۔

۲۱: مجالد بن عامر سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہم جہینہ کی مجالس میں پہنچے تو ایک مجلس میں ایک بوڑھا آدمی بیٹھا تھا، میں بھی اس کے پاس بیٹھ گیا تو اس نے مجھے یہ بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی شدید بیمار ہو گیا تو ہم نے کپڑے سے اس کو ڈھانپ دیا اور یہ گمان کیا کہ وہ مر گیا ہے۔ ہم نے اسکی قبر کھودنے کا حکم دیا اور خود اس کے پاس بیٹھ گئے تو اچانک وہ بول اٹھا، میں تمہارے پاس آیا ہوں جیسا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو۔ جب مجھ پر بے ہوشی طاری تھی تو مجھ سے کہا گیا۔

تیری ماں تجھے روئے کیا تو نہیں دیکھتا کہ تیری قبر بھی کھودی جا چکی ہے۔
تیری ماں تجھ پر رو چکی ہے تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم اسکی محبت کو تجھ سے کسی اور بچے کیطرف پھیر دیں جو اس پیدا ہے، ہم نے اس کی تہمت قصل پر لگائی جس نے یہ کام کیا۔ کیا تو اپنے رب کا شکر ادا کریگا اور نماز پڑھے گا اور شرک و گمراہی کا راستہ چھوڑ دے گا؟

میں نے کہا ہاں۔ تم جاؤ اور دیکھو قصل کا کیا بنا، جب وہ گئے اور دیکھا تو وہ مر چکا تھا اور اسے دفن بھی کر دے گیا تھا۔ پھر یہ آدمی زندہ ہی رہا حتی کہ اس نے

زمانہ اسلام کو بھی پایا۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَ الْقُرَشِيُّ ذَكَرَ عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ نَا زَيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا مَجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: ذَكَرَ شَيْخٌ مِنْ جُهَيْنَةَ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ قَالَ رَأَيْتُ الْجُهَنِيَّ بَعْدَ ذٰلِكَ يُصَلِّيْ وَيَسُبُّ الْأَصْنَامَ وَيَقَعُ فِيْهَا۔

۲۲: مجالد نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے جہینہ کے ایک بوڑھے کا ذکر کیا، پھر انہوں نے یہی قصہ بیان کیا۔ پھر کہا میں نے اس جہنی (جہنیہ علاقے کا رہنے والا) کو نماز پڑھتے اور بتوں کو برا بھلا کہتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوالرُّقِّيُّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

مَرِضَ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ فِيْ بَدْءِ الْاِسْلَامِ حَتّٰى ظَنَّ أَهْلُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ ، وَحُفِرَتْ حُفْرَتُهُ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ وَزَادَ فِي الشِّعْرِ:

ثُمَّ قَذَفْنَا فِيْهَا الْقَصْلَ ثُمَّ مَلَأْنَا هَا عَلَيْهِ بِالْجُنْدَلِ
اِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَّنْ يَفْعَلَ

قَالَ: وَزَادَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِی هٰذَا الشِّعْرِ بَيْتًا آخَرَ:

أَتُؤْمِنُ بِالنَّبِیِّ الْمُرْسَلِ

۲۳: شعبی سے روایت ہے، فرماتے ہیں ابتداء اسلام میں جہینہ قبیلے کا ایک آدمی بیمار ہوا اس کے گھر والوں نے گمان کیا کہ وہ مرگیا ہے اور اسکی قبر بھی کھود دی گئی۔ پھر شعبی نے سارا واقعہ بیان کیا اور ان اشعار کا اضافہ کیا:

ہم نے اس کے بارے میں قصل پر تہمت لگائی۔ پھر ہم نے اس پر چٹان گرادی، وہ سمجھتا تھا کہ اس نے ایسا نہیں کیا۔

٢٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ذَكَرَ عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعُمَرِیُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: بَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَعْرِضُ النَّاسَ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ مَعَهُ ابْنٌ لَهُ عَلَى عَاتِقِهِ ، فَقَالَ عُمَرُ: مَارَأَيْتُ غُرَابًا بِغُرَابٍ أَشْبَهُ مِنْ هٰذَا بِهٰذَا ـ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَمَا وَاللّٰهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَهِیَ مَيِّتَةٌ! قَالَ: وَيْحَكَ وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: خَرَجْتُ فِیْ بَعْثِ كَذَا وَكَذَا وَتَرَكْتُهَا حَامِلًا وَقُلْتُ : أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ مَافِیْ بَطْنِكِ۔ فَلَمَّا قَدِمْتُ مِنْ سَفَرِیْ

أُخبِرتُ أَنَّها قَدْ مَاتَتْ ، فَبَيْنَا أَنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ قَاعِدٌ فِي الْبَقِيعِ مَعَ بَنِيْ عَمٍّ لِيْ إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا ضَوْءٌ شَبِيْهٌ بِالسِّرَاجِ فِي الْمَقَابِرِ، فَقُلْتُ لِبَنِيْ عَمِّيْ: مَاهٰذَا ؟!قَالُوْا: لَا نَدْرِيْ ! غَيْرَ أَنَّا نَرَى هٰذَا الضَّوْءَ كُلَّ لَيْلَةٍ عِنْدَ قَبْرِ فُلَانَةٍ۔ فَأَخَذْتُ مَعِيْ فَأْسًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ نَحْوَ الْقَبْرِ فَإِذَا الْقَبْرُ /مَفْتُوْحٌ وَإِذَا هُوَ فِيْ حِجْرِ أُمِّهِ ! فَدَنَوْتُ، فَنَادَانِيْ مُنَادٍ: أَيُّهَا الْمُسْتَوْدِعُ رَبَّهُ خُذْ وَدِيْعَتَكَ، أَمَا لَوِ اسْتَوْدَعْتَهُ أُمَّهُ لَوَجَدْتَهَا۔ فَأَخَذْتُ الصَّبِيَّ وَانْضَمَّ الْقَبْرُ۔ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: سَأَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ زُفَرَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَقَالَ : قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَاصِمٍ -

مسافر آدمی کا قصہ جس نے اپنے پیدا ہونے والے بچے کو اللہ کے سپرد کیا تھا۔

۲۴: زید بن اسلم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لوگ جمع تھے کہ ایک آدمی گزرا جس کے کندھے پر اسکا بیٹا بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک اجنبی کیساتھ اس سے ملتا جلتا اجنبی دیکھ رہا ہوں۔ آدمی نے جواب دیا، اے امیر المؤمنین خدا کی قسم اس کی مردہ ماں نے اسکو جنا ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس نے

جواب دیا کہ میں سفر پہ تھا اور اسکی ماں حاملہ تھی، میں نے کہا جو کچھ تیرے پیٹ میں ہے میں اسکو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو مجھے بتایا گیا کہ تیری بیوی فوت ہو چکی ہے۔

میں ایک رات اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ جنت البقیع میں بیٹھا ہوا تھا قبر کے اندر میں نے چراغ کی روشنی دیکھی۔ میں اپنے چچا کے بیٹے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا ہم نہیں جانتے، سوائے اس کے کہ فلاں عورت کی قبر کے پاس ہر رات یہی روشنی ہوتی ہے۔ میں اپنے ساتھ کلہاڑی لیکر اس قبر کی جانب چل دیا قبر کھل ہوئی تھی اور ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں تھا۔ میں نے آواز دی تو ایک منادی نے آواز دیکر کہا اے اپنے رب کے پاس امانت رکھنے والے اپنی امانت کو سنبھال لے اگر اس کی ماں کو بھی تو رب کے سپرد کرتا تو اس کو بھی آج حاصل کر لیتا جونہی میں نے بچے کو پکڑا تو قبر دوبارہ بند ہو گئی۔

٢٥ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدِ بْنِ شَابُورٍ عَنْ أَبِيْ قُزْعَةَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْهُ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ قَالَ: مَرَرْنَا فِيْ بَعْضِ الْمِيَاهِ الَّتِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ فَسَمِعْنَا نَهِيْقَ حِمَارٍ، فَقُلْنَا لَهُمْ: مَاهٰذَا النَّهِيْقُ؟ قَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ كَانَ عِنْدَ مَا كَانَتْ أُمُّهُ تَكَلَّمُهُ بِشَيْءٍ فَيَقُوْلُ لَهَا: انْهِقِيْ نَهِيْقَكِ! فَلَمَّا مَاتَ يُسْمَعُ هٰذَا

النَّهِيقُ عِنْدَ قَبْرِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ!!

ماں کے گستاخ کا واقعہ جس کا سر گدھے کا بن گیا۔

۲۵:اھل بصرہ میں سے ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ ہم بصرہ کے پاس ایک کنویں کے قریب سے گزرے تو ہم نے گدھے کے ہنہنانے کی آواز سنی ہم نے لوگوں سے پوچھا یہ آواز کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ایک ایسا آدمی جس کو اسکی والدہ کسی کام کا کہتی تو یہ اس کو کہتا تو گدھی کیطرح ہنہناتی رہتی ہے جب یہ آدمی مرگیا تو ہر رات اسکی قبر سے ہنہنانے کی آواز آتی ہے۔

٢٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرَ نَا مَنْصُورُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُو الصَّلْتِ شِهَابُ بْنُ خَرَّاشٍ عَنْ عَمِّهِ الْعَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَرَدْتُ حَاجَةً فَبَيْنَمَا أَنَا فِي الطَّرِيْقِ إِذْ فَاجَأَنِيْ حِمَارٌ قَدْ أَخْرَجَ عُنُقَهُ مِنَ الْأَرْضِ فَنَهَقَ فِيْ وَجْهِيْ ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلَ ، فَأَتَيْتُ الْقَوْمَ الَّذِيْنَ أَرَدْتُهُمْ قَالُوْا: مَا لَنَا نَرَى لَوْنَكَ قَدْ حَالَ؟ فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ ، فَقَالُوْا: مَا تَعْلَمُ مَنْ ذَاكَ؟ قُلْتُ : لَا ـ قَالُوْا: غُلَامٌ مِنَ الْحَيِّ وَتِلْكَ أُمُّهُ فِيْ ذَالِكَ الْخِبَاءِ، وَكَانَتِ إِذَا أَمَرَتْهُ شَيْءٌ شَتَمَهَا وَقَالَ: مَا أَنْتِ إِلَّا حِمَارٌ! ثُمَّ نَهَقَ فِيْ وَجْهِهَا، وَقَالَ: هَاهَاهَا ! فَمَاتَ يَوْمَ مَاتَ فَدَ

فَنَّاهُ فِیْ تِلْكَ الْحَفِیْرِ ، فَمَا مِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَھُوَ یَخْرُجُ رَأْسَهُ فِیْ الْوَقْتِ الَّذِیْ دَفَنَّاهُ فِیْهِ فَیَنْھِقُ اِلَی نَاحِیَةِ الْخِبَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَدْخُلُ۔

پہلے واقعہ سے ملتا جلتا قصہ

۲۶: مجاہد بیان کرتے ہیں، میں ایک کام کے سلسلے میں نکلا تو راستے میں ایک گدھے کو دیکھا کہ وہ زمین سے اپنی گردن کو نکالتا ہے اور تین مرتبہ ہنہنانے کے بعد دوبارہ زمین میں چلا جاتا ہے۔ میں اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھنے کیلئے گیا تو انہوں نے مجھے کہا تو اس کو جانتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا: یہ فلاں قبیلے کا نوجوان ہے اسکی ماں اس چاردیواری میں رہائش پذیر ہے جب بھی اسکی ماں اسکو کام کہتی تھی یہ اپنی والدہ کو گالیاں دیتا پھر گدھے کیطرح ہنہنا تا رہتا جب وہ مرا تو ہم نے اس قبر میں اس کو دفن کر دیا جس وقت سے ہم نے اس کو دفن کیا ہے یہ اپنے سر کو باہر نکال کر تین مرتبہ اس چاردیواری کیطرف منہ کر کے ہنہنا تا ہے اور پھر دوبارہ زمین میں داخل ہو جاتا ہے۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ الشَّھْرَزُوْرِیُّ نَا أَبُوْ تَوْبَةَ نَاشِھَابُ بْنُ خَرَّاشٍ عَنْ عَمِّهِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ الْھُذَیْلِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ اِذَا

كَـلَّـمَتْـهُ أُمُّـهُ نَهَـقَ فِيْ وَجْهِهَا ثَلاثًا قَالَ لَهَا: اِنَّمَا أَنْتِ حِمَارٌ! فَـمَاتَ فَكَانَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ يَخْرُجُ مِـنْ قَبْـرِهِ رَأْسُ حِـمَـارٍ اِلَـى صَـدْرِهِ فَيَـنْهِـقُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَعُوْدُ اِلَى قَبْرِهِ!!

پہلے واقعہ جیسا ایک اور قصہ

۲۷: عبداللہ بن ابی ھذیل فرماتے ہیں ایک ایسا بد بخت انسان تھا کہ جب بھی اسکی ماں اس سے کلام کرتی تو وہ اس کے سامنے ہنہنا تا پھر وہ اپنی والدہ کو کہتا تو گدھی ہے، جب وہ فوت ہوگیا تو ہر روز عصر کی نماز کے بعد اس کے سینے تک گدھے کا سر لگا ہوتا اور قبر سے باہر نکلتا تین بار ہنہناتا اور قبر میں واپس چلا جاتا۔

۲۸ - حَـدَّثَـنَـا عَبْـدُ اللّٰهِ نَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَأَحْمَدُ بْـنُ بُـجَيْـرٍ وَغَيْرُ هُمَا قَالَا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَـالِـدٍ الشَّـعْبِيِّ: أَنَّ قَوْمًا أَقْبَلُوْا مِنَ الْيَمَنِ مُتَطَوِّعِيْنَ فِيْ سَبِيْـلِ الـلّٰهِ فَنَفَقَ حِمَارُ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَأَرَادُوْا أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهُمْ فَـأَبَى ، فَـقَـامَ فَتَـوَ ضَّأَ وَصَلَّى فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ جِئْتُ مِنَ الدَّ ثِيْنَةِ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْ ضَا تِكَ وَأَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ تُـحْيِـي الْـمَـوْتٰى وَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ لَا تَجْعَلْ لِاَ حَدٍ عَلَيَّ

سِنَةً، وَإِنِّیْ أَطْلُبُ /. إِلَیْكَ أَنْ تَبْعَثَ لِیْ حِمَارِیْ- ثُمَّ قَامَ إِلَی الْحِمَارِ فَضَرَ بَهُ فَقَامَ الْحِمَارُ یَنْفِضُ أُذُنَیْهِ! فَأَسْرَجَهُ وَأَلْجَمَهُ ثُمَّ رَکِبَهُ فَأَجْرَاهُ فَلَحِقَ بِأَصْحَابِهِ، فَقَالُوْا: مَاشَأْنُكَ ؟! قَالَ: شَأْنِیْ أَنَّ اللّٰهَ بَعَثَ لِیْ حِمَارِیْ ! قَالَ الشَّعْبِیُّ: فَأَنَا رَأَیْتُ الْحِمَارَ بِیْعَ -أَوْ یُبَاعَ- بِالْکُنَاسَةِ!

ایک مجاہد کا قصہ جس کا گدھا اللہ نے زندہ فرمادیا

۲۸: شعبی بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ یمن سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے لشکر میں شامل تھے ان میں سے ایک آدمی کا گدھا مر گیا۔اس کے ساتھیوں نے چاہا کہ وہ ان کے ساتھ آجائے لیکن اس نے انکے ساتھ جانے سے انکار کردیا پھر کھڑا ہوکر وضو کیا اور نماز پڑھنا شروع کردی اور عرض کیا:

اے اللہ! میں دثینہ کے مقام سے مجاہد فی سبیل اللہ ہوں تیری رضا کا طلب گار ہوں اور بیشک میں گواہی دیتا ہوں تو مردوں کو زندہ کریگا اور جو قبروں میں ہیں انکو دوبارہ اٹھائے گا۔اے اللہ تو مجھے کسی کا بھی احسان مند نہ بنا میں تو تجھ سے ہی دعا کرتا ہوں میرے گدھے کو دوبارہ زندہ کردے۔

پھر اس نے گدھے کے پاس کھڑے ہوکر ٹھوکر ماری تو گدھا اپنے کانوں کو جھاڑتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔اس نے گدھے پر زین کو کسا،اسکی لگام کو بلکل

آزاد چھوڑ کر چلنے لگا یہاں تک کہ اپنے دوستوں سے جا ملا انہوں نے پوچھا، تو کیسے پہنچ آیا؟ کہنے لگا اللہ رب العزت نے میرے گدھے کو زندہ کر دیا۔

شعبی کہتے ہیں میں نے اس گدھے کو کناسہ کے مقام پر بکتے ہوئے دیکھا ہے کناسہ کوفہ میں ایک مشہور جگہ کا ہے۔

٢٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِیْ خَالِدٍ عَنْ أَبِیْ سَبْرَةَ النَّخْعِیِّ - نَحْوَهُ۔

۲۹: اس کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

٣٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ الْعَبَّاسُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ مُسْلَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ النَّخْعِيِّ: أَنَّ صَاحِبَ الْحِمَارِ رَجُلٌ مِنَ النَّخْعِ يُقَالُ لَهُ نُبَاتَةُ بْنُ يَزِيْدَ خَرَجَ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ غَازِيًا حَتّٰى إِذَا كَانَ بِشَنِّ عُمَيْرَةَ نَفَقَ حِمَارُهُ - فَذَكَرَ الْقِصَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَبَاعَهُ بَعْدُ بِالْكُنَاسَةِ، فَقِيْلَ لَهُ: تَبِيْعُ حِمَارًا أَحْيَاهُ اللّٰهُ لَكَ؟ قَالَ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ ثَلَاثَةَ أَبْيَاتٍ فَحَفِظْتُ هٰذَا الْبَيْتَ:

وَمِنَّا الَّذِیْ أَحْيَا الْإِلٰهُ حِمَارَهُ

وَقَدْ مَاتَ مِنْهُ كُلُّ عُضْوٍ وَمُفَصَّلِ

۳۰: مسلم بن عبداللہ بن شریک نخعی بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ نخعہ کے ایک آدمی کے پاس گدھا تھا جس کا نام نباتہ بن یزید تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وہ لشکر میں شامل تھا جب وہ (شن عمیرہ) کے مقام پر پہنچا تو اس کا گدھا مر گیا۔ پھر سارا قصہ بیان کیا جو پہلے ہو چکا ہے، اس میں اضافہ یہ ہے کہ اس نے اس گدھے کو کناسے میں بھیجا تو کسی نے اس کو کہا جس گدھے کو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے زندہ کیا ہے تو اس کو بیچ رہا ہے؟ اس نے کہا میں کیا کروں؟ روای کہتے ہے اس نے تین اشعار کہے جن میں سے اس شعر کو میں نے یاد کرلیا ہے۔

ہم میں ایسا شخص بھی ہے جس کے گدھے کو اللہ رب العزت نے دوبارہ زندہ کیا ہے حالانکہ اس کی ہر ہڈی اور جوڑ مر چکا تھا۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ أَبُوْ سُلَيْمَانَ دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَان الْجُرْجَانِيُّ مَوْلَى قُرَيْشٍ نَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَعِيْدِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيِّ قَالَ: غَزَوْنَا الرُّوْمَ فَعَسْكَرْنَا فَخَرَجَ مِنَّا نَاسٌ يَطْلُبُوْنَ أَثَرَ الْعَدُوِّ فَانْفَرَدَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ قَالَا: فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ لَقِيْنَا شَيْخٌ مِنَ الرُّوْمِ يَسُوْقُ حِمَارًا لَهُ عَلَيْهِ إِكَافٌ وَبَرْذَعَةٌ وَخَرَجٌ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْنَا

اِخْتَـرَطَ سَيْفَـهُ ثُـمَّ هَـزَّهُ فَـضَرَبَ حِمَارَهُ فَقَدَّ الْخَرْجَ وَالْإِ كَافَ وَالْبَرْ ذَعَةَ وَالْحِمَارَ حَتَّى وَصَلَ إِلَى الْأَرْضِ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا : قَدْ رَأَيْتُمْ مَا صَنَعْتُ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ: فَابْرَزُوْا۔ قَالَ: فَحَمَلْنَا عَلَيْهِ فَا قْتَتَلْنَـا سَـاعَةً فَـقُتِلَ مِنَّا رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ لِلْبَا قِيْ مِنَّا : هَا قَدْ رَأَيْـتَ مَـا لَقِيَ صَاحِبَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ فَرَجَعَ يُرِيْدُ أَصْحَابَهُ قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا رَاجِعٌ إِذْ قُلْتُ لِنَفْسِيْ : ثَكَلَتْنِيْ أُمِّيْ سَبَقَنِيْ صَاحِبِيْ إِلَـى الْـجَـنَّةِ وَأَرْجِعُ أَنَا هَارِبًا إِلَى أَصْحَابِيْ ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْه فَـنَزَ لْتُ عَـنْ فَـرَ سِـيْ وَأَخَذْتُ تُرْسِيْ وَسَيْفِيْ فَمَشَيْتُ اِلَيْهِ فَـضَـرَ بْتُـهُ فَـأَخْـطَـأْتُـهُ وَضَـرَ بَنِيْ فَأَخْطَأَنِيْ، فَأَلْقَيْتُ سَلَاحِيْ وَاعْتَـنَقْتُهُ، فَحَمَلَنِيْ وَضَرَبَ بِيْ الْأَرْضَ وَجَلَسَ على صَدْرِيْ ، فَـجَـعَـلَ يَتَـنَـاوَلُ شَيْئًـا مَـعَهُ لِيَقْتُلَنِيْ، فَجَاءَ صَاحِبِيْ الْمَقْتُوْلُ فَـأَخَذَ بِشَعْرِ قفَاهُ فَأَلْقَاهُ عَنِّيْ وَأَعَانَنِيْ عَلَى قَتْلِهِ فَقَتَلْنَاهُ جَمِيْعًا ، ثُـمَّ أَخَـذْنَـا سُـلْبَهُ وَجَعَلَ صَاحِبِيْ يَمْشِيْ / وَيُـحَدِّ ثُنِيْ حَتَّى انْتَهَـى إِلَـى شَـجَـرَةٍ فَـاضْطَجَعَ مَقْتُوْلًا كَمَا كَانَ، فَجِئْتُ إِلَى أَصْـحَـابِيْ فَأَخْبَرْ تُـهُمْ فَجَاءُوْا تُـهُمْ حَتَّى نَظَرُوْاإِلَيْهِ فِيْ ذَلِكَ الْمَوْضَعِ۔

ایک شہید کا واقعہ جس نے اپنے قاتل کو قتل کرنے میں اپنے دوست کی مدد کی

۳۱: ابو عبداللہ شامی بیان کرتے ہیں ہمارا لشکر روم میں لڑائی کر رہا تھا ہمارے کچھ لوگوں نے دشمنوں کا پیچھا کرنا شروع کر دیا ان میں سے دو فوجی جدا ہو گئے کہتے ہیں ہمیں ایک بوڑھا رومی ملا تھا جو اپنے گدھے کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ جب اس نے ہماری طرف دیکھا تو تلوار کو سونتا پھر لہرایا اور اپنے گدھے کو مارا یہاں تک کہ تلوار زمین تک پہنچ گئی۔ پھر ہماری طرف دیکھ کر کہنے لگا تم نے دیکھ لیا ہے میں نے کیا کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہنے لگا پھر میدان میں نکلو ہم نے اس پر حملہ کیا تھوڑی دیر تک ہم لڑتے رہے، پھر اس نے ہمارے ایک آدمی کو مار دیا پھر دوسرے کو کہا اپنے ساتھی کا انجام دیکھ لیا؟ اس نے جواب دیا ہاں، اس نے اپنے دوسرے دوستوں کیطرف جانا چاہا۔ میں پلٹنے ہی والا تھا کہ دل ہی دل میں کہا مجھے میری ماں روئے میرا دوست مجھ سے پہلے جنت میں پہنچ گیا ہے اور میں اپنے ساتھیوں کی طرف بھاگ رہا ہوں، میں واپس پلٹا گھوڑے سے اتر کر اپنی ڈھال اور تلوار کو پکڑا اس کیطرف چلنے لگا۔ میں نے اس پہ حملہ کیا تو میرا حملہ خطا ہو گیا۔ پھر اس نے مجھ پر حملہ کیا تو وہ بھی خطا گیا۔ میں نے اپنا سامان اتار دیا اور اس پر حملہ کیا تو پھر اس نے مجھ پر حملہ کیا اس نے مجھے زمین پر دے مارا

۔میرے سینے پر بیٹھ گیا پھر وہ مجھے مارنے کیلئے کوئی چیز نکالنے لگا تو میرا وہ دوست جو مر گیا تھا وہ آیا اور اس کے سر کے پچھلے بالوں کو پکڑ کر میرے اوپر سے اتار دیا اور ہم دونوں نے مل کر اس کو قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اپنے راستے پر ہو لئے اور وہ میرے ساتھ چلتا رہا، وہ بیان کرتے ہیں جب ہم درخت کے پاس پہنچے تو وہ دوبارہ لیٹ گیا اور فوت ہو گیا جس طرح وہ پہلے تھا۔ میں نے آ کر اپنے دوستوں کو اس کے بارے میں بتایا تو سب نے آ کر اس کو دیکھا کہ وہ قتل ہوا پڑا ہے۔

٣٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَالِحِ الْعِتْكِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ حَيَانَ أَبُوْ يَزِيْدَ الرُّقِيُّ عَنْ كُلْثُوْمِ بْنِ جَوْشَنِ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ يَحْيَ الْمَدَنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ:

خَرَجْتُ مَرَّةً لِسَفَرٍ فَمَرَرْتُ بِقَبْرٍ مِنْ قُبُوْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِذَا رَجُلٌ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْقَبْرِ يَتَأَجَّجُ نَارًا، فِيْ عُنُقِهِ سَلْسَلَةٌ مِنْ نَارٍ، وَمَعِيْ أُدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ، فَلَمَّا رَأَنِيْ قَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اسْقِنِيْ ! قَالَ: قُلْتُ : عَرَفَنِيْ فَدَعَانِيْ بِاسْمِيْ أَوْ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا الْعَرَبُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِذْ خَرَجَ عَلَى أُثْرِهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَبْرِ ، قَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْقِهِ، فَإِنَّهُ كَافِرٌ، ثُمَّ أَخَذَ السَّلْسَلَةَ وَاجْتَذَبَهُ فَأَدْخَلَهُ الْقَبْرَ، قَالَ: ثُمَّ أَضَافَنِيْ اللَّيْلُ إِلَى بَيْتِ عَجُوْزٍ إِلَى

جَانِبِ بَيْتِهَا قَبْرٌ، فَسَمِعْتُ مِنَ الْقَبْرِ صَوْتًا يَقُوْلُ: بَوْلٌ! وَمَابَوْلٌ ! شَنٌّ !وَمَا شَنٌّ! فَقُلْتُ لِلْعَجُوْزِ: مَا هٰذَا؟! قَالَتْ: كَانَ هٰذَا زَوْجًالِیْ، وَكَانَ اِذَابَالَ لَمْ يَتَّقِ الْبَوْلَ، وَكُنْتُ أَقُوْلُ لَهُ: وَيْحَكَ، اِنَّ الْجَمَلَ اِذَا بَالَ تُفَاجُّ فَكَانَ يَأْبٰى فَهُوَ يُنَادِیْ مُنْذُ يَوْمِ مَاتَ: بَوْلٌ وَمَابَوْلٌ۔ قُلْتُ: فَمَا الشَّنُّ؟! قَالَتْ: جَاءَهُ رَجُلٌ عَطْشَانَ فَقَالَ: اسْقِنِیْ۔ فَقَالَ: دُوْنَكَ الشَّنُّ، فَاِذَا لَيْسَ فِيْهِ شَیْءٌ، فَخَرَّ الرَّجُلُ مَيِّتًا ، فَهُوَ يُنَادِیْ مُنْذُ يَوْمِ مَاتَ، شَنٌّ وَمَا شَنٌّ۔ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ فَنَهٰى أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ۔

ایک کافر کا واقعہ جسے قبر میں عذاب ہو رہا تھا

۳۲: سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں سفر پر تھا کہ میرا گزر زمانہ جاہلیت کی قبروں میں سے ایک قبر کے پاس سے ہوا۔ اچانک ایک ایسا آدمی قبر سے نکلا جس نے آگ کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی گردن میں آگ کی زنجیر لٹکی ہوئی تھی اور میرے پاس پانی کا ڈول دیکھ کر کہنے لگا اے عبداللہ مجھے پانی پلا عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا یہ میرے نام کو جانتا ہے یا جو عرب دوسروں کو بلانے کیلئے کہتے ہیں (یا عبداللہ) وہ بول رہا ہے۔ پھر اسی قبر سے ایک اور آدمی

نکل کر کہنے لگا اے عبداللہ! اس کو پانی نہ پلانا کیونکہ یہ کافر ہے پھر اسکی زنجیر کو پکڑا اور کھنچتے ہوئے قبر میں واپس لے گیا۔ پھر میں نے رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری گھر کی ایک جانب قبر تھی میں نے قبر سے ایک آواز کو سنا جو یہ تھی ''بول وما بول؟شن و ماشن'' میں نے بڑھیا سے پوچھا کہ یہ کیسی آواز ہے؟اس نے کہا یہ میرا خاوند ہے جب بھی یہ پیشاب کرتا تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا میں اس کو کہا کرتی تھی تجھ پر حیرانگی ہے،اونٹ بھی پیشاب کرتے وقت اپنی ٹانگوں کو کشادہ کرتا ہے تو یہ میری بات ماننے سے انکار کر دیتا تھا۔جس دن سے مرا ہے اسی طرح آواز نکالتا ہے بول!ما بول؟ (پیشاب اور کیا پیشاب؟)

میں نے پوچھا (شن) کیا ہے اس کی بیوی نے بتایا کہ اس کے پاس ایک پیاسا آدمی آیا اس سے پانی مانگا تو اس نے مشک کو اس سے دور کر دیا جب مشک میں کچھ بھی باقی نہ رہا تو وہ آدمی گر کر مر گیا۔اور اب جس دن سے یہ مرا اسی طرح آوازیں نکالتا ہے اور کہتا ہے (شن) مشک (وماشن) کیا مشک؟

میں یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آکر بیان کیا تو آپ ﷺ نے اکیلے سفر کرنے سے منع فرمایا۔

٣٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْجَرَوِيُّ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ - مَوْلَى لِآلِ الزُّبَيْرِ - عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

أبِيهِ قَالَ:

خَرَجْتُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِراً حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالرُّوَيْثَةِ وَمَضَى ثَقَلِيْ أَتَيْتُ الْمَاءَ فَسَقَيْتُ رَاحِلَتِيْ وَمَلَأْتُ إِدَاوَتِيْ ، وَسَمِعَ بِيْ أَهْلُ الْمَاءِ فَاجْتَمَعُوْا إِلَيَّ يَسْأَلُوْنِيْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: دَعُوالرَّجُلَ فَقَدْ مَضَى ثَقَلُهُ، فَتَرَكُوْنِيْ، فَمَرَرْتُ بِقُبُوْرٍ مُوَجَّهَةٍ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَخَرَجَ إِلَيَّ مِنْهَا رَجُلٌ فِيْ عُنُقِهِ سِلْسِلَةٌ تَشْتَعِلُ نَاراً وَالسِّلْسِلَةُ فِيْ يَدِ شَخْصٍ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الرَّاحِلَةُ نَفَرَتْ ،فَجَعَلَ يُنَادِيْ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ، صُبَّ عَلَيَّ مِنَ الْمَاءِ۔ فَجَعَلَ الشَّخْصُ يَقُوْلُ: يَاعَبْدَ اللّٰهِ ،لَا تَصُبَّ عَلَيْهِ۔ فَلَا أَدْرِيْ أَعَرَفَ اسْمِيْ أَوْ كَقَوْلِ الرِّجَالِ لِلرِّجَالِ يَاعَبْدَ اللّٰهِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ قَدْ أَهْوَى إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ۔

ایک آدمی کا واقعہ جو عذاب میں گرفتار تھا۔

۳۳: سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں حج یا عمرہ کیلئے نکلا جب رویثہ کے مقام پر پہنچا تو میرا سامان جا چکا تھا، میں پانی کے پاس آیا، اپنی سواری کو پلایا اور اپنے برتن کو بھی بھر لیا۔

کنویں والے میری آواز سن کر میرے پاس سوال کرنے کیلئے پاس جمع

ہو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا اس کو چھوڑ دو اس کا سامان جا چکا ہے۔ تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا، پھر میرا گزر ایسی قبر کے پاس سے ہوا جس کا چہرہ قبیلہ کی طرف تھا اس قبر سے ایک آدمی نکل کر میری طرف آیا جس کی گردن میں آگ کی زنجیر شعلے مار رہی تھی ایک دوسرے آدمی نے اپنے ہاتھ میں اس زنجیر کو پکڑا ہوا تھا سواری اسکو دیکھ کر بھاگنے لگی وہ پکارنے لگا اے اللہ کے بندے مجھ پر پانی ڈال تو دوسرا شخص کہنے لگا: اے اللہ کے بندے اس پہ پانی نہ ڈالنا۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ وہ آدمی میرے نام سے واقف تھا یا جس طرح لوگ دوسروں کو عبداللہ کہہ کر پکارتے ہیں اس طرح ہی اس نے بھی مجھے عبداللہ کہا۔ جب میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو دوسرے آدمی نے اس کو کھینچ لیا اور اسکو مارنے لگا۔

٣٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَبُوحَاتِمٍ الرَّازِیُ نَا ابْنُ عُفَیْرٍنَا یَحْیَ بْنُ أَیُّوبَ /عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِیَّ قَالَ:

اسْتَقْضَی رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ أَرْبَعِیْنَ سَنَةً، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: اِنِّیْ أَرَی اِنِّیْ هَالِكٌ فِیْ مَرَضِیْ هٰذَا، فَاِنْ هَلَكْتُ فَاحْبِسُوْنِیْ عِنْدَكُمْ أَرْبَعَةَ أَیَّامٍ أَوْخَمْسَةَ أَیَّامٍ ، فَاِنْ رَابَكُمْ مِنِّیْ شَیْءٌ فَلْیُنَادِیْنِیْ رَجُلٌ مِنْكُمْ، فَلَمَّا قُضِیَ جَعَلَ فِیْ تَابُوْتٍ، فَلَمَّا كَانَ ثَلَاثَةُ أَیَّامٍ آذَاهُمْ رِیْحُهُ، فَنَادَاهُ رَجُلٌ

مِنْهُمْ: يَافُلَانُ، مَاهَذِهِ الرِّيحُ؟ فَأُذِنَ لَهُ فَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ وَلِيتُ الْقَضَاءَ فِيكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَا رَابَنِي شَيْءٌ إِلَّا رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَكَانَ لِي فِي أَحَدِهِمَا هَوًى، فَكُنْتُ أَسْمَعُ مِنْهُ بِأُذُنِيَ الَّتِي تَلِيهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَسْمَعُ بِالْأُخْرَى، فَهَذِهِ الرِّيحُ مِنْهَا۔ وَضَرَبَ اللّٰهُ عَلَى أُذُنِهِ فَمَاتَ۔

ایک قاضی کا قصہ

۳۴: عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں، بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے چالیس سال کی زندگی گزاری جب اسکی موت کا وقت آ گیا تو کہنے لگا مجھے لگتا ہے میں اس مرض میں مرجاؤں گا اگر میں مرجاؤں تو تم مجھے اپنے پاس چار یا پانچ دن تک رکھنا جب وہ مر گیا تو اس کو تابوت کے اندر رکھ دیا گیا جب تین دن ہوئے تو (اسکی بو سے لوگوں کو تکلیف پہنچی) لوگوں میں سے ایک نے اس کو پکارا، اے فلاں! یہ بو کیسی ہے؟ تو اس کو کلام کرنے کی اجازت دی گئی تو اس نے کلام کیا اور کہا میں تم میں چالیس سال تک عہدۂ قضا پر مقرر رہا۔ مجھے دو آدمیوں کے فیصلے کے سوا کسی فیصلہ نے وہم میں نہیں ڈالا۔ ان میں سے ایک کی طرف میرا میلان تھا (یعنی میں اس کے حق میں فیصلہ چاہتا تھا) یہ اسی کی بو ہے۔ اور اللہ تعالی نے اس کے کانوں پر مارا تو وہ مر گیا۔

٣٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَ نَا كَثِيْرُ بْنُ يَحْيَ بْنِ كَثِيْرٍ نَا شَيْخٌ مِنْ بَلْعَمٍ يُقَالُ لَهُ مُعْمَرٌ الْعَمِّيُّ قَالَ: أَنَا لَعِنْدَ مَرِيْضٍ لَنَا وَهَذَا سَنَةُ سِتٍّ وَّسِتِّيْنَ يُقَالُ لَهُ عَبَادٌ نَرَى أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَبَعْضُنَا يَقُوْلُ: مَاتَ - وَبَعْضُنَا يَقُوْلُ: عُرِجَ بِرُوْحِهِ۔ إِذْ قَالَ بَيَدِهِ هَكَذَا أَمَامَهُ وَفَرَجَ بِيَدِهِ فَأَيْنَ أَبِيْ فَقَدْ كُنْتُمَا جَمِيْعًا ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ۔ قَالَ: فَقُلْنَا: كُنَّا نَرَى أَنَّكَ قَدِمْتَ ! قَالَ: فَإِنِّيْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَطُوْفُ مِنْ فَوْقِ رُؤُوْسِ النَّاسِ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ مَلَكٌ مِنْهُمْ: اغْفِرْ لِعِبَادِكَ الشُّعْثِ الْغُبْرِ الَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ قَالَ: فَأَجَابَهُ مَلَكٌ آخَرُ بِأَنَّ قَدْ غُفِرَ لَهُمْ۔ فَقَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: يَاأَهْلَ مَكَّةَ، لَوْ لَا مَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ النَّاسِ لَأَضْرَمْتُ مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ نَارًا۔ ثُمَّ قَالَ: أَجْلِسُوْنِيْ، فَأَجْلَسُوْهُ، فَقَالَ: غُلَامٌ اذْهَبْ فَجِئْهُمْ بِفَاكِهَةٍ۔ فَقُلْتُ: لَا حَاجَةَ لَنَا بِالْفَاكِهَةِ۔ قَالَ: وَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: لَئِنْ كَانَ رَأَى الْمَلَائِكَةَ كَمَا يَقُوْلُ لَا يَعِيْشُ ! قَالَ: فَاخْضَرَتْ أَظَافِيْرُهُ مَكَانَهُ، قَالَ: ثُمَّ اضْجَعْنَاهُ فَمَاتَ۔

فرشتوں کا حاجیوں کیلئے دعا کرنا اور اہل مکہ پر غصہ کرنا

۳۵: بلعم کے ایک شیخ بیان کرتے ہیں، سن ۶۶ کی بات ہے کہ ہمارے سامنے ایک ایسا مریض آیا جسے ہم نے سمجھا کہ مر چکا ہے۔ ہم میں سے بعض تو کہتے تھے کہ مر گیا ہے اور بعض کہتے کہ اس کی روح پراوز کر رہی ہے یعنی کہ روح نکل رہی ہے۔ پھر وہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر کہنے لگا میرا باپ کہاں ہے سب نے ہی مجھے تنہا چھوڑ دیا، پھر اپنی آنکھوں کو کھولا ہم نے اس کو کہا ہم تو سمجھے تھے کہ تو مر گیا ہے وہ کہنے لگا میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے جو لوگوں کے سروں کے اوپر سے بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں ان میں سے ایک فرشتے نے کہا اے اللہ جو تیرے بندے دور دراز علاقوں سے سخت بھوک اور ٹھوکریں کھاتے ہوئے آئے ہیں۔ تو ان کو بخش دے، دوسرے فرشتے نے کہا ان کو بخش دیا گیا ہے۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے کہا اے اھل مکہ اگر نہ آئے تمہارے پاس لوگ تو دو پہاڑوں کے درمیان آگ کو جلا دیا جاتا پھر اس آدمی نے کہا مجھے بٹھاؤ لوگوں نے اس کو بٹھا دیا اس نے کہا اے میرے بیٹے جاؤ ان کیلئے پھل لاؤ میں نے کہا ہمیں حاجت نہیں ہے، لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے جس طرح یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے اگر یہ فرشتوں کو دیکھ لیتا تو دوبارہ زندہ نہ ہوتا، پھر اسی جگہ اس کے ناخن سبز ہو گئے، روای کہتے ہیں ہم نے اس کو لٹا دیا تو وہ دوبارہ مر گیا۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْعَجَلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ خَالِدِ الْأَسَدِيُّ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ قَالَ: مَرِضْتُ

مَرْضًا شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ الْمَوْتُ، فَكَانَ بَابُ بَيْتِي قُبَالَةَ بَابِ حُجْرَتِيْ، وَكَانَ بَابُ حُجْرَتِيْ قُبَالَةَ بَابِ دَارِيْ۔ قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَى رَجُلٍ قَدْ أَقْبَلَ ضَخْمَ الْهَامَّةِ ضَخْمَ الْمَنَاكِبِ كَأَنَّهُ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُقَالُ لَهُمُ الزُّطُّ۔ قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُهُ شَبَّهْتُهُ بِهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الرب، فَاسْتَرْجَعْتُ وَقُلْتُ: يَقْبِضُنِيْ وَأَنَا كَافِرٌ قَالَ: وَسَمِعْتُ أَنَّهُ يَقْبِضُ أَنْفُسَ /الْكُفَّارِ مَلَكٌ أَسْوَدُ -قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعْتُ سَقْفَ الْبَيْتِ يَنْتَقِضُ، ثُمَّ انْفَرَجَ حَتّٰى رَأَيْتُ السَّمَاءَ قَالَ :ثُمَّ نَزَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ، ثُمَّ اتَّبَعَهُ آخَرُ، فَصَارَا اثْنَيْنِ، فَصَاحَا بِالْأَسْوَدِ فَأَدْبَرَ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيَّ مِنْ بَعِيْدٍ قَالَ: وَهُمَا يَزْجُرَانِهِ۔

قَالَ دَاوُدُ: وَقَلْبِيْ أَشَدُّ مِنَ الْحِجَارَةِ۔ قَالَ: فَجَلَسَ وَاحِدٌ عِنْدَ رَأْسِيْ وَجَلَسَ وَاحِدٌ عِنْدَ رِجْلِيْ، قَالَ: فَقَالَ صَاحِبُ الرَّأْسِ لِصَاحِبِ الرِّجْلَيْنِ: الْمَسْ۔ فَلَمَسَ بَيْنَ أَصَابِعِيْ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: كَثِيْرُ النَّقْلِ بِهِمَا اِلَى الطَّوَافِ ۔ ثُمَّ قَالَ صَاحِبُ الرِّجْلَيْنِ لِصَاحِبِ الرَّأْسِ: الْمَسْ۔ فَلَمَسَ لَهَوَاتِيْ ، ثُمَّ قَالَ: رَطْبَةٌ بِذِكْرِ اللّٰهِ۔ قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَمْ يَأْنِ لَهُ

بَعْدُ۔ قَالَ: ثُمَّ انْفَرِجَ السَّقْفُ فَخَرَجَا، ثُمَّ عَادَ السَّقْفُ كَمَا كَانَ۔

ایک آدمی کا واقعہ، فرشتے اس کی روح قبض کرنے آئے اور پھر واپس چلے گئے۔

۳۶: داؤد بن ابی ھند بیان کرتے ہیں، میں اتنا سخت بیمار ہوا کہ موت کو اپنے سامنے دیکھنے لگا میرے گھر اور حجرے کے دروازے آمنے سامنے تھے میں نے اپنے سامنے ایسے آدمی کو دیکھا جس کا سر اور کندھے بڑے تھے وہ ان لوگوں کی طرح دِکھتا تھا جن کو بدھو دیہاتی کہا جاتا ہے۔ میں نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون '' پڑھا اور (دل ہی دل میں) کہا کہ کیا میں کافر ہوں کہ یہ میری روح قبض کرے گا، کیونکہ میں نے سن رکھا تھا کہ کافروں کی روح ایک کالا فرشتہ قبض کرتا ہے۔ اسی دوران میں نے چھت کے ٹوٹنے کی آواز سنی، چھت کھل گئی حتیٰ کہ میں نے کھلے آسمان کو دیکھ لیا۔ کچھ دیر کے بعد وہاں سے ایک آدمی اترا جس نے بہت سفید لباس پہن رکھا تھا پھر اس کے پیچھے ایک اور اسی طرح کا آدمی آیا۔ وہ دونوں کالے آدمی کے درپے ہوئے تو پیچھے ہٹ گیا اور دور سے مجھے گھورنے لگا اور وہ دونوں اسے ڈانٹنے لگے۔

داؤد کہتے ہیں میرا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت تھا۔ ان میں سے ایک

میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس۔ سر والے نے دوسرے سے کہا، چھوؤ اس نے انگلیوں کو چھوا اور کہا ان سے بہت زیادہ طواف کیا گیا۔ پھر پاؤں والے نے سر والے سے کہا، تم چھوؤ، اس نے میرے حلق کے کوے کو چھوا اور کہا: ذکر اللہ سے تر ہے۔ پھر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ابھی وقت نہیں آیا، پھر چھت کھلی اور وہ دونوں چلے گئے اور چھت اپنی پہلی حالت میں آ گئی۔

٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ وَعَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رُزَيْنِ الْمِصْرِيِّ ذَكَرَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْحَارِثِ الْحَضْرَمِيُّ ذَكَرَ أَبُوْ اِدْرِيْسَ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ فَغَزَوْنَا سَقْلِيَّةَ مِنْ أَرْضِ الرُّوْمِ ، قَالَ: فَحَاصَرْنَا مَدِيْنَةً وَكُنَّا ثَلَاثَةً مُتَرَافِقِيْنَ أَنَا وَزِيَادٌ وَرَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ، قَالَ: فَإِنَّا لَمُحَاصِرُوْهَا يَوْمًا وَقَدْ وَجَّهْنَا أَحَدَنَا لِيَأْتِيَنَا بِطَعَامٍ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنْجَنِيْقَةٌ فَوَقَعَتْ قَرِيْبًا مِنْ زِيَادٍ فَرَتَعَتْ عَنْهُ شَظِيَّةٌ فَأَصَابَتْ رُكْبَةَ زِيَادٍ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، فَاجْتَرَرْتُهُ وَأَقْبَلَ صَاحِبِيْ فَنَادَيْتُهُ فَجَاءَنِيْ فَمَرَرْنَا بِهِ حَيْثُ لَا يَنَالُهُ النَّبْلُ وَلَا الْمِنْجَنِيْقُ، فَمَكَثْنَا طَوِيْلًا مِنْ صَدْرِ نَهَارِنَا لَا يَتَحَرَّكُ مِنْهُ

شَيْءٌ ، ثُمَّ إِنَّهُ افْتَرَّ ضَاحِكًا حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ! ثُمَّ خَمِدَ ! ثُمَّ بَكَى حَتَّى سَالَتْ دُمُوْعُهُ! ثُمَّ خَمِدَا! ثُمَّ ضَحِكَ مَرَّةً أُخْرَى ! ثُمَّ بَكَى مَرَّةً أُخْرَى! ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ، ثُمَّ أَفَاقَ فَاسْتَوَى جَالِسًا! فَقَالَ: مَالِيْ هَاهُنَا ! قُلْنَا لَهُ: أَمَا عَلِمْتَ مَا أَمْرُكَ؟ قَالَ : لَا ! قُلْنَا : أَمَا تَذْكُرُ الْمِنْجَنِيْقَ الَّذِيْ وَقَعَ إِلَى جَنْبِكَ؟! قَالَ: بَلَى ! قُلْنَا: فَإِنَّهُ أَصَابَكَ مِنْهَا شَيْءٌ فَأُغْمِيَ عَلَيْكَ فَرَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا! قَالَ: نَعَمْ ! أُخْبِرُكُمْ : أَنَّهُ أُفْضِيَ بِيْ إِلَى غُرْفَةٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ أَوْ زَبَرْجُدَةٍ، فَأُفْضِيَ بِيْ إِلَى فُرُشٍ مَوْضُوْنَةٍ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ بَيْنَ يَدَيْ ذَالِكَ سَمَاطَانِ مِنْ نَمَارِقَ فَلَمَّا اسْتَوَيْتُ قَاعِدًا عَلَى الْفُرُشِ سَمِعْتُ صَلْصَلَةَ حُلِيٍّ عَنْ يَمِيْنِيْ ، فَخَرَجَتْ اِمْرَأَةٌ / لَا أَدْرِيْ أَهِيَ أَحْسَنُ أَمْ ثِيَابُهَا أَمْ حُلِيُّهَا! فَأَخَذَتْ إِلَى طَرَفِ السَّمَاءِ ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلَتْنِيْ رَحَّبَتْ وَسَهَّلَتْ فَقَالَتْ: مَرْحَبًا بِالْجَافِيْ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُنَا اللّٰهُ وَلَسْنَا كَفُلَانَةٍ -امْرَأَتِه-! فَلَمَّا ذَكَرْتُهَا بِمَا ذَكَرْتُهَا ضَحِكْتُ، وَأَقْبَلَتْ حَتَّى جَلَسَتْ عَنْ يَمِيْنِيْ ، فَقُلْتُ : مَنْ أَنْتِ ؟! قَالَتْ: أَنَا خَوْدٌ زَوْجَتُكَ! فَلَمَّا مَدَدْتُ يَدِيْ قَالَتْ: عَلَى رِسْلِكَ ، إِنَّكَ سَتَأْتِيْنَا عِنْدَ الظُّهْرِ فَبَكَيْتُ حِيْنَ فَرَغْتُ مِنْ

كَلَامِهَا، فَسَمِعْتُ صَلْصَلَةً عَنْ يَسَارِيْ ،فَإِذَا أَنَا بِامْرَأةٍ مِثْلِهَا ، فَوَصَفَ نَحْوَ ذٰلِكَ، فَصَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ صَاحِبَتُهَا، فَضَحِكْتُ حِيْنَ ذَكَرَتِ الْمَرْأَةُ، وَقَعَدَتْ عَلَى يَسَارِيْ فَمَدَدْتُ يَدِيْ ، فَقَالَتْ: عَلٰى رِسْلِكَ، إِنَّكَ سَتَأْتِيْنَا عِنْدَ الظُّهْرِ۔ فَبَكَيْتُ۔ قَالَ: فَكَانَ قَاعِدًا مَعَنَا يُحَدِّثُنَا، فَلَمَّا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مَالَ فَمَاتَ۔ قَالَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ : كَانَ رَجُلٌ يُحَدِّثُنَا بِهِ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْمَدَيْنِيُّ ، ثُمَّ قَدِمَ، فَقَالَ لِيْ الرُّجُلُ : هَلْ لَكَ فِيْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ تَسْمَعُهُ مِنْهُ؟ فَأَتَيْتُهُ فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

مجاہد کا واقعہ جس نے حورالعین کو دیکھا۔

۳۷:ابوادریس مدنی کہتے ہیں، ہمارے پاس مدینہ شریف کا آدمی آیا جس کو زیاد کہا جاتا ہے۔جب ہم روم کی سرزمین پر جنگ لڑرہے تھے،تو ہم نے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ہم تین ساتھی تھے میں، زیاد اور مدینہ منورہ کا رہنے والا ایک شخص ۔محاصرے کے دوران ایک دن ہم نے ایک ساتھی کو کھانا لانے کیلئے بھیجنا چاہا تو اچانک ایک گولہ زیاد کے قریب آکر گرا جس سے اسکی پنڈلی کی ہڈی ظاہر ہوگئی اور گھٹنا بھی زخمی ہوگیا اور اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ میں نے اس کو کھینچ کر وہاں سے ہٹایا اور ہمارا جو ساتھی گیا تھا میں نے اس کو آواز دے کر بلالیا، پھر ہم

دونوں مل کر اسے ایسی جگہ لے آئے جہاں اس کو نیزہ یا گولہ تکلیف نہ پہنچا سکے۔

ہم دن کا اکثر حصہ اس کے پاس ٹھہرے رہے اس نے کوئی حرکت نہ کی، پھر (کچھ دیر کے بعد) وہ اتنا ہنسا کہ اس کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر خاموش ہوگیا، اور پھر (کچھ دیر کے بعد) اتنا رویا کہ اس کے آنسو بہنے لگے، پھر خاموش ہوگیا۔ کچھ دیر کے بعد دوبارہ ہنسنے لگا، پھر رونا شروع ہوگیا۔ پھر کچھ دیر تک ٹھہرا رہا تو اس کو افاقہ ہوا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا کیا ہوا ہے؟ ہم نے کہا تیرے ساتھ جو معاملہ ہوا کیا تو اس کو جانتا ہے، اس نے کہا نہیں، ہم نے پھر کہا کیا تجھے وہ گولہ یاد ہے جو تیرے پاس گرا تھا؟ تو اس نے کہا ہاں، ہم نے کہا: اس سے تجھے زخم لگا تو ہم نے تجھ پہ کپڑا ڈال دیا۔ پھر ہم نے تمہیں ایسے ایسے کرتے دیکھا۔ اس نے کہا ہاں میں تمہیں بتاتا ہوں مجھے ایک یاقوت یا زبرجد کے بنے ہوئے کمرے میں لے جایا گیا جس کا فرش چاندی کا تھا۔ میرے سامنے تکیے لگے ہوئے تھے جب میں فرش پہ بیٹھ گیا تو اپنی دائیں جانب سے زیور (کے کھنکنے) کی آواز سنی۔ وہاں سے ایک عورت نکلی، میں نہیں جانتا کہ وہ زیادہ حسین تھی، اسکا لباس یا اسکا زیور زیادہ خوبصورت تھا۔ جب وہ میرے سامنے آئی تو میں نے اسکو خوش آمدید کہا، اس نے بھی کہا مرحبا ہو اس اعراض کرنے والے کو جس نے اللہ سے ہمیں نہیں مانگا، ہم فلانی اس کی بیوی کی طرح نہیں ہیں۔، جب وہ کہہ چکی جو اس نے کہنا تھا تو ہنسنے لگی اور آکر میری دائیں جانب بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے

کہا میں نازک بدن جوان عورت تیری بیوی ہوں۔ جب میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا حوصلہ رکھو، ظہر کے وقت تم ہمارے پاس آجاؤ گے۔ جب وہ اپنی بات کر کے خاموش ہوئی تو میں نے اپنی بائیں جانب سے زیور کی آواز سنی ادھر بھی اس جیسی ہی ایک عورت تھی اس نے بھی اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی والی عورت نے کیا تھا۔ جب اس نے بات کی تو میں ہنسنے لگا، وہ میرے بائیں طرف بیٹھ گئی۔ میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا تو اس نے کہا صبر کرو آپ ہمارے پاس ظہر کے وقت آجائیں گے تو میں نے رونا شروع کر دیا۔

راوی کہتے ہیں وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا، جب مؤذن نے اذان دی تو لیٹ گیا اور فوت ہو گیا۔

عبدالکریم کہتے ہیں ایک آدمی ہمیں یہ واقعہ ابوادریس مدنی کے حوالہ سے بیان کیا کرتا تھا۔ مجھے ایک آدمی نے کہا کیا آپ نے ابوادریس سے یہ واقعہ سنا ہوا ہے؟ اس کے بعد میں انکے پاس آیا اور سارا واقعہ ان سے سنا۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ أَبُوْجَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ وَلِيْدٍ ذَكَرَ أَحْمَدُ بْنُ أَنْدَادٍ بِطَرْسُوْسٍ نَا أَبُوْيَعْقُوْبَ الْحُنَيْنِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ فِيْمَا مَضَى فِتْيَةٌ يَخْرُجُوْنَ إِلَى أَرْضِ الرُّوْمِ وَيُصِيْبُوْنَ مِنْهُمْ، فَقُضِيَ عَلَيْهِمُ الْأَسْرُ، فَأُخِذُوْا جَمِيْعًا، فَأُتِيَ بِهِمْ مَلِكُهُمْ فَعَرَضَ عَلَيْهِمْ دِيْنَهُ أَنْ

يَدْخُلُوا فِيْهِ، فَقَالُوا: لَا ، مَا كُنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَنَحْنُ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ـ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: شَأْنُكُمْ بِهِمْ۔ وَقَعَدَ مَلِكُهُمْ عَلٰى تَلِّ اِلٰى جَانِبِ نَهْرٍ، فَدَعَاهُمْ فَضَرَبَ عُنُقَ رَجُلٍ مِنْهُمْ ،فَوَقَعَ فِيْ النَّهْرِ ، فَإِذَا رَأْسُهُ قَدْ قَامَ بِحَيَالِهِمْ وَاسْتَقْبَلَهُمْ بِوَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿يَا أَيُّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ﴾فَفَزِعُوْا وَقَامُوْا۔

ایک سر کا قصہ جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

۳۸: عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کہتے ہیں مسلمانوں کا ایک گروہ راستہ بھول کر روسیوں کی سرزمین پہنچ گیا انہوں نے انکو قید کرلیا اور پکڑ کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اس نے کہا کہ تم ہمارے دین میں شامل ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا ہم کبھی بھی شرک نہیں کریں گے بادشاہ نے اپنے دوستوں کو کہا کہ پھر ان کا حشر دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔ بادشاہ نہر کے کنارے بیٹھ گیا اور ان میں سے ایک کو بلایا اور اسکی گردن کاٹ کر نہر میں پھینک دیا۔ اچانک اس کا سر بلند ہوا اور ان کی طرف منہ کر کے یہ آیت پڑھنے لگا ” اے اطمینان والی جان ! اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ جا، پھر میرے بندوں میں شامل ہوکر میری جنت میں داخل ہو جا“ یہ سن کر سب کافر دہشت زدہ ہو گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

٣٩ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا فِيْ غُزَاةٍ لَّنَا فَلَقِيْنَا الْعَدُوَّ فَلَمَّا تفرَّقْنا فَقَدْنَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا ، فَطَلَبْنَاهُ فَأَصَبْنَاهُ فِيْ أَجَمَةٍ مَقْتُوْلًا حَوَالَيْهِ جَوَارٍ يَضْرِبْنَ عَلَى رَأْسِهِ بِالدَّ فُوْفِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْنَا تَفَرَّقْنَ فِيْ الْغِيْضَة فَلَمْ نَرَهُنَّ۔

٣٩: عبدالصمد بن الحارث بیان کرتے ہیں ہم ایک جنگ میں شریک تھے کہ ہمارا ایک ساتھی ہم سے جدا ہو گیا ہم اس کو تلاش کرنے لگے تو دیکھا کہ وہ ایک گھنے درخت کے پاس شہید ہوا پڑا ہے۔ اس کے اردگرد کچھ سانپ تھے جو اس کے سر پر مار رہے تھے، جب ہم نے دیکھا تو وہ جھاڑی میں بھاگ گئے پھر اسکے بعد ہم نے انکو نہیں دیکھا۔

ایک شہید کا واقعہ۔

٤٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ذَكَرَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ ذَكَرَ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: نَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالَتِيْ قَالَتْ:

رَكِبْتُ يَوْمًا اِلَى قُبُوْرِ الشُّهَدَاءِ وَكَانَتْ لَا تَزَالُ

تَأْتِيهِمْ۔ قَالَتْ: فَنَزَلْتُ عِنْدَ قَبْرِ حَمْزَةَ، فَصَلَّيْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أُصَلِّيَ، وَمَا فِي الْوَادِي دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ يَتَحَرَّكُ إِلَّا غُلَامٌ قَائِمٌ آخِذٌ بِرَأْسِ دَابَّتِي، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ صَلَاتِي قُلْتُ هٰكَذَا بِيَدِي: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ عَلَيَّ يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ أَعْرِفُهُ كَمَ أَعْرِفُ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِي وَكَمَا أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ، فَاقْشَعَرَّتْ كُلُّ شَعْرَةٍ مِنِّي۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا۔

۴۰: عطاف بن خالد فرماتے ہیں میری خالہ بیان کرتی ہیں کہ میں شہداء کی قبروں کے پاس گئی (عطاف کہتے ہیں وہ اکثر قبروں پر جایا کرتی تھیں) میں حمزہ کی قبر کے پاس جا کر سواری سے اتری۔اور جتنی اللہ نے چاہا نماز پڑھی ،وہاں اس وقت نہ کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا سوائے ایک نوجوان کے،وہ میری سواری کا سر پکڑ کر کھڑا تھا۔جب میں اپنی نماز سے فارغ ہوئی تو ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا،لیکن سلام کا جواب میں نے بزمین کے نیچے سے سنا۔میں اسکو ایسے پہچانتی ہوں جس طرح اس بات کو کہ اللہ نے مجھے پیدا فرمایا اور جس طرح میں رات اور دن کو پہچانتی ہوں۔اس وقت میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

٤١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ ذَكَرَ عَمْرٌو بْنُ عُثْمَانَ نَا مُحَمَّدٌ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَرِيْفٍ قَالَ:

مَاتَ أَخِيْ فَلَمَّا أُلْحِدَ وَانْصَرَفَ النَّاسُ وَضَعْتُ رَأْسِيْ عَلَى قَبْرِهِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا ضَعِيْفًا أَعْرِفُ أَنَّهُ صَوْتُ أَخِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُ۔ فَقَالَ لَهُ الآخَرُ: فَمَا دِيْنُكَ ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ۔

۴۱: یزید بن طریف بیان کرتے ہیں کہ میرا بھائی فوت گیا تو اس کو دفنانے کے بعد سارے لوگ چلے گئے۔ میں نے اس کی قبر پہ اپنے سر کو رکھ دیا تو میں نے ایک ہلکی سے آواز کو سنا میں سمجھ گیا کہ یہ میرے بھائی کی آواز ہے اور وہ کہہ رہا تھا ''اللہ'' پھر دوسرے نے اس سے پوچھا، تمہارا دین کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا ''اسلام''

ایک آدمی کا واقعہ جس نے اپنے بھائی سے ہونیوالے قبر کے سوالات سنے۔

٤٢ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ذَكَرَ أَبُوْ زَيْدٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ السَّكُوْنِيُّ ذَكَرَ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ قَالَ:

مَاتَ رَجُلٌ وَكَانَ لَهُ أَخٌ ضَعِيفُ الْبَصَرِ، قَالَ أَخُوهُ: فَدَفَنَّاهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّاسُ وَضَعْتُ رَأْسِيْ عَلَى القَبْرِ، فَإِذَا أَنَا بِصَوْتٍ مِنْ دَاخِلِ الْقَبْرِ يَقُوْلُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَسَمِعْتُ صَوْتَ أَخِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُ۔ قَالَ لَهُ الآخَرُ: فَمَا دِيْنُكَ؟ قَالَ: الإِسْلَامُ۔

پہلے قصے سے ملتا جلتا ایک اور قصہ

۴۲: علاء ابن عبدالکریم نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی مر گیا۔ اس کا ایک بھائی تھا جس کی بینائی کمزور تھی۔ اس کا بھائی کہتا ہے کہ جب لوگ اس کو دفن کر کے واپس چلے گئے تو میں نے قبر پر سر رکھ دیا اور اندر کی آواز کو سننے لگا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا ''من ربك؟، من نبيك؟ اپنے بھائی کی آواز کو سنا تو وہ کہہ رہا ہے ''اللہ'' دوسرے نے پوچھا، فما دينك؟ تو بھائی نے کہا: اسلام۔

٤٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ أَظُنُّهُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

بَعَثَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيْ اثْنَيْ عَشَرَ مِنَ الْحَوَارِيِّيْنَ يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ، فَكَانُوْا فِيْمَا

يُعَلِّمُوْنَهُمْ أَنْ يَّنْهُوْهُمْ عَنْ نِكَاحِ ابْنَةِ الْأُخْتِ، وَكَانَ لِمَلِكِهِمُ ابْنَةُ اخْتٍ تَعْجِبُهُ وَكَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَّتَزَوَّجَهَا وَكَانَ لَهَا كُلَّ يَوْمٍ حَاجَةٌ يَقْضِيُهَا، فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ أُمَّهَا اِنَّهُمْ نَهُوْا عَنْ نِكَاحِ ابْنَةِ الْأُخْتِ قَالَتْ لَهَا: إِذَا دَخَلْتُ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ: أَلَكِ حَاجَةٌ فَقُوْلِيْ لَهُ: حَاجَتِيْ أَنْ تَذْبَحَ يَحْيَ بْنَ زَكَرِيَّا! فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَهَا حَاجَتَهَا، قَالَتْ: حَاجَتِيْ أَنْ تَذْبَحَ يَحْيَ بْنَ زَكَرِيَّا! فَقَالَ: سَلِيْنِيْ سِوَى هٰذَا۔ قَالَتْ: مَا أَسْأَلُكَ اِلَّا هٰذَا۔ فَلَمَّا أَبَتْ عَلَيْهِ دَعَا بِطُسْتٍ وَدَعَا بِهٖ، فَذَبَحَهُ، فَبَدَرَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهٖ عَلَى الْأَرْضِ فَلَمْ تَزَلْ تَغْلِيْ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ بختنصر عَلَيْهِمْ فَأُلْقِيَ فِيْ نَفْسِهٖ أَنْ يَّقْتُلَ عَلَى ذٰلِكَ الدَّمِ مِنْهُمْ حَتّٰى يَسْكُنَ، فَقَتَلَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا۔

یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے قتل کا واقعہ

۴۳: حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے یحیی بن ذکریا علیہ السلام کیساتھ بارہ حواریوں (حضرت عیسی علیہ السلام کے درباری) کو بھیجا کہ وہ لوگوں کو تعلیم دیں انہوں نے لوگوں کو بھانجی کیساتھ نکاح کرنے سے منع کیا۔ بادشاہ کی بھانجی اس کو

پسند کرتی تھی اور بادشاہ بھی اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا وہ ہر روز اسکی کوئی نہ کوئی خواہش پوری کرتا جب یہ خبر اسکی ماں تک پہنچی کہ بھانجی سے نکاح کرنے کو یہ منع کر رہے ہیں اس نے اپنی بیٹی کو کہا جب تو بادشاہ کے پاس جائے گی اور وہ تجھے کہے گا تیری کوئی خواہش ہے تو کہنا کہ ہاں میں چاہتی ہوں کہ یحیٰ بن ذکریا کو ذبح کردے! جب وہ بادشاہ کے پاس گئی اس نے پوچھا کیا تیری کوئی خواہش ہے؟ اس نے کہا میں چاہتی ہوں کہ تو یحیٰ ابن ذکریا علیہ السلام کو ذبح کردے۔ بادشاہ نے کہا اس کے علاوہ کوئی بتا، لڑکی نے کہا میں تو صرف یہ ہی چاہتی ہوں۔ جب اس نے اصرار کیا تو بادشاہ نے ایک بہت بڑا تانبے کا برتن منگوایا اور حضرت یحیٰ بن ذکریا کو بھی بلوایا اور آپ علیہ السلام کو ذبح کردیا۔ آپکے خون کا ایک قطرہ زمین پر گر کر ابلنے لگا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے انکے پاس ایک مددگار کو بھیجا اس نے اس کے دل میں بات ڈال دی کہ وہ اس خون بدلے میں ان میں سے قتل کرے حتی کہ ان کو سکون مل جائے پس اس نے ان میں سے ستر ہزار کو قتل کیا۔

٤٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الشَّقَرِيُّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ الْهُذَلِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: لَمَّا قَتَلَهُ دَفَعَ اِلَيْهَا رَأْسَهُ فَجَعَلَتْهُ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهْدَتْهُ اِلَى أُمِّهَا فَجَعَلَ الرَّأْسُ يَتَكَلَّمُ فِيْ الطَّسْتِ: اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ وَلَا يَحِلُّ لَهَا ثَلَاثَ مَرَارٍ افَلَمَّا رَأَتِ الرَّأْسَ

قَالَتْ: اَلْيَوْمَ قَرَّتْ عَيْنِىْ وَأَمِنْتُ عَلَىٰ مُلْكِىْ فَلَبِسَتْ دِرْعًا مِنْ حَرِيْرٍ وَمِلْحَفَةً مِنْ حَرِيْرٍ، ثُمَّ صَعِدَتْ قَصْرًا لَهَا - وَكَانَتْ لَهَا كِلَابٌ تَضْرِبُهَا بِلُحُوْمِ النَّاسِ - فَجَعَلَتْ تَمْشِىْ عَلَىٰ قَصْرِهَا، فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهَا عَاصِفًا مِنَ الرِّيْحِ فَلَفَّتْهَا فِىْ ثِيَابِهَا وَأَلْقَتْهَا اِلَىٰ كِلَابِهَا، فَجَعَلْنَ يَنْهَشْنَهَا وَهِىَ تَنْظُرُ، وَكَانَ آخِرُ مَا كَانَ مِنْهَا عَيْنُهَا۔

۴۴: شہر بن حوشب کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ، جب بادشاہ نے حضرت یحییٰ بن ذکریا علیہ السلام کو شہید کیا تو آپ کے سر کو اس نے اپنی محبوبہ کو پیش کیا پھر لڑکی نے سونے کی تھالی میں رکھ کر اپنی والدہ کو تحفہ کے طور پر دیا۔ اس وقت سر مبارک تھالی میں رکھا ہوا یہی اعلان کر رہا تھا ''نہ یہ اس کیلئے حلال ہے اور نہ ہی وہ اس کیلئے حلال'' جب اسکی والدہ نے سر کو دیکھا تو کہنے لگی آج میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں اور میں بادشاہ پر ایمان لے آئی۔ پھر وہ ریشم کا لباس اور چادر پہن کر محل کی چھت پر چلی گئی اور اس نے کتے پالے ہوئے تھے جن کو وہ انسانوں کا گوشت ڈالا کرتی تھی وہ محل کے اوپر ٹہل رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تیز ہوا بھیجی جس نے اسکو کپڑوں میں لپیٹ کر کتوں کے آگے ڈال دیا کتوں نے دانتوں سے نوچنا شروع کر دیا اور وہ یہ (کتوں کا اس کو نوچنا) دیکھتی رہی اور آخر میں اس کی آنکھیں بچ گئیں۔

٤٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ذَكَرَ عِيْسَى بْنُ سَالِمٍ نَا أَبُو الْمُلَيْحِ الرُّقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ ذَكَرَ ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ وَرَجُلٌ آخَرُ:

دَخَلَا عَلَى مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشُّخَيْرِ يَعُوْدَانِهِ، فَوَجَدَاهُ مُغْمًى عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَطَعَ مِنْهُ ثَلَاثَةُ أَنْوَارٍ أَوَّلُهَا مِنْ رَأْسِهِ وَأَوْسَطُهَا مِنْ وَسَطِهِ وَآخِرُهَا مِنْ رِجْلِهِ ـ قَالَ: فَهَالَنَا ذٰلِكَ ـ فَلَمَّا أَفَاقَ قُلْنَا لَهُ: كَيْفَ كُنْتَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ؟ لَقَدْ رَأَيْنَا شَيْئًا هَالَنَا ! قَالَ: وَمَا هُوَ ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ ـ قَالَ: وَرَأَيْتُمْ ذٰلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ ـ قَالَ: تِلْكَ "تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ" وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ آيَةً، سَطَعَ أَوَّلُهَا مِنْ رَأْسِيْ وَأَوْسَطُهَا مِنْ وَسَطِيْ وَآخِرُهَا مِنْ رِجْلِيْ، وَقَدْ صَعَدَتْ تَشْفَعُ لِيْ، وَهٰذِهِ "تَبَارَكَ" تَحْرُسُنِيْ ـ قَالَ: فَمَاتَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ـ

سورۃ السجدہ اور سورۃ تبارک کا پڑھنے والے کی شفاعت کرنے کا واقعہ

۴۵: حسن بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ثابت البنانی اور ایک اور آدمی تھا وہ عطاف میں عبداللہ بن الشخیر کی عیادت کیلئے آئے ۔ انہوں نے اس کو بے ہوشی

کی حالت میں پایا، راوی نے کہا کہ اس سے نور کی تین شعاعیں نکلیں، ایک سر سے دوسری ناف سے اور تیسری اس کے پاؤں سے۔ یہ ہمارے لیے نئی بات تھی جب وہ ہوش میں آیا تو ہم نے کہا اے ابوعبداللہ کیسے ہو؟ ہم نے ایک نئی چیز دیکھی ہے اس نے پوچھا کیا دیکھا ہے؟ ہم نے اس کو سارا واقعہ سنایا تو اس نے کہا کیا تم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے؟ ہم نے کہا ہاں! اس نے کہا یہ سورۃ (تنزیل السجدہ) کی برکت اور روشنی تھی جس کی ۲۹ آیات ہیں۔ اس سورۃ کی پہلی آیات کی روشنی میرے سر سے نکلی درمیان والی آیات کی روشنی میرے درمیان سے نکلی اور آخری آیات کی روشنی میرے پاؤں سے نکلی ہے۔ یہ اوپر جا کر میری شفاعت کریں گی، یہ ''سورۃ تبارک'' میری حفاظت کرے گی۔ اس کے بعد ان کا وصال ہو گیا۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔

٤٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الشَّيْبَانِيُّ نَا عِصَامُ ابْنُ طَلِيْقٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصَرَةِ عَنْ مُوَرِّقِ الْعَجَلِيِّ قَالَ:

عُدْنَا رَجُلًا وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَخَرَجَ نُوْرٌ مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى أَتَى السَّقْفَ فَخَرَقَهُ فَمَضَى، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ سُرَّتِهِ حَتَّى فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ خَرَجَ نُوْرٌ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقُلْنَا لَهُ: هَلْ عَلِمْتَ مَا كَانَ مِنْكَ؟! قَالَ: نَعَمْ، أَمَّا

النُّوْرُ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْ رَأْسِیْ فَأَرْبَعَ عَشَرَةَ آیَةً مِنْ أَوَّلِ السَّجْدَةِ تَنْزِیْلِ السَّجْدَة ، وَأَمَّا النُّوْرُ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْ وَسَطِیْ فَآیَةُ السَّجْدَةِ، وَأَمَّا النُّوْرُ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْ رِجْلِیْ فَآخِرُ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ : ذَهَبْنَ یَشْفَعْنَ لِیْ، وَبَقِیَتْ تَبَارَكَ عِنْدِیْ تَحْرُسُنِیْ ،وَكُنْتُ أَقْرَأُ هُمَا فِیْ كُلِّ لَیْلَةٍ۔

۴۶: مورِّق العجلی کہتے ہیں ہم نے ایک ایسے آدمی کی عیادت کی جو بے ہوش پڑا تھا۔ اسکے سر سے ایک نور نکلا جو چھت کو چیرتا ہوا آسمان کی طرف چلا گیا پھر ایک نور اس کے ناف سے نکلا اور آسمان کی طرف پرواز کر گیا پھر ایک نور اس کے پاؤں سے نکلا وہ بھی آسمان کیطرف چلا گیا جب اس کو کچھ ہوش آیا تو ہم نے پوچھا کیا تو جانتا ہے جو تجھ سے نکلا ہے؟ اس نے کہاں، سنو جو روشنی میرے سر سے نکلی وہ تنزیل السجدہ کی پہلی ۱۴ آیات تھی اور جو روشنی ناف سے نکلی وہ آیت سجدہ تھی اور جو روشنی میرے پاؤں سے نکل کر آسمان کی طرف گئی ہے وہ سورۃ السجدہ کی آخری آیات تھیں۔ یہ جا کر میری شفاعت کریں گی۔ اور سورۃ تبارک میرے پاس ہے جو میری حفاظت کرے گی۔ اور میں ہر رات ان سورتوں کی تلاوت کیا کرتا تھا۔

٤٧ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ یَعْقُوْبُ التَّمِیْمِیُّ یُوْسُفَ بْن یَعْقُوْبَ نَا ابْنُ أَخِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ وَابْنُ أَبِیْ نَاجِیَةٍ جَمِیْعًا

قَالَا: نَا زِيَادُ بْنُ يُونُسَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ الْيَمَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ:

اِنَّهُ وَنَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ رَكِبُوا الْبَحْرَ، وَاِنَّ الْبَحْرَ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ أَيَّامًا، ثُمَّ انْجَلَتْ عَنْهُمْ تِلْكَ الظُّلْمَةُ وَهُمْ قُرْبُ قَرْيَةٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ الْمَاءَ/ فَاِذَا أَبْوَابٌ مُغَلَّقَةٌ تَجَأْجَأُ فِيهَا الرِّيحُ، فَهَتَفْتُ فِيهَا فَلَمْ يُجِبْنِيْ أَحَدٌ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذٰلِكَ اِذْ طَلَعَ عَلَيَّ فَارِسَانِ تَحْتَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَطِيفَةٌ بَيْضَاءُ، فَسَأَلَانِيْ عَنْ أَمْرِيْ، فَأَخْبَرْتُهُمَا الَّذِيْ أَصَابَنَا فِي الْبَحْرِ وَاِنِّيْ خَرَجْتُ أَطْلُبُ الْمَاءَ۔ فَقَالَا لِيْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اسْلُكْ فِيْ هٰذِهِ السِّكَّةِ فَاِنَّهَا سَتَنْتَهِيْ اِلَى بِرْكَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَاسْتَقِ مِنْهَا وَلَا يَهُوْلُكَ مَا تَرَى فِيهَا۔ قَالَ: فَسَأَلْتُهُمَا عَنْ تِلْكَ الْبُيُوتِ الْمُغَلَّقَةِ الَّتِيْ تَجَأْجَأُ فِيهَا الرِّيحُ، فَقَالَا: هٰذِهِ بُيُوتٌ فِيهَا أَرْوَاحُ الْمَوْتٰى! قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْبِرْكَةِ، فَاِذَا فِيهَا رَجُلٌ مُعَلَّقٌ مُصَوَّبٌ رَأْسُهُ، يُرِيدُ أَنْ يَّتَنَاوَلَ الْمَاءَ بِيَدِهِ وَهُوَ لَا يَنَالُهُ، فَلَمَّا رَآنِيْ هَتَفَ بِيْ، وَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اسْقِنِيْ! قَالَ: فَغَرَفْتُ بِالْقَدَحِ لِأُنَاوِلَهُ اِيَّاهُ فَقُبِضَتْ يَدِيْ،

فَقَالَ لِيْ : بَلِّ الْعَمَامَةَ ثُمَّ ارْمِ بِهَا اِلَيَّ - فَبَلَلْتُ الْعَمَامَةَ لِأَرْمِيَ بِهَا اِلَيْهِ فَقُبِضَتْ يَدِيْ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! قَدْ رَأَيْتَ مَا صَنَعْتُ: غَرَفْتُ بِالْقَدَحِ لِأُنَاوِلَكَ فَقُبِضَتْ يَدِيْ، وَبَلَلْتُ الْعَمَامَةَ لِأَرْمِيَ بِهَا اِلَيْكَ فَقُبِضَتْ يَدِيْ، فَأَخْبِرْنِيْ مَا أَنْتَ؟! قَالَ: أَنَا ابْنُ آدَمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَفَكَ دَمًا فِي الْأَرْضِ!!

آدم علیہ السلام کے قاتل بیٹے کا واقعہ

۴۷: ابوایوب یمانی اپنی قوم کے آدمی سے روایت کرتے ہیں جس کو عبد اللہ کہا جاتا تھا، وہ اور اس کی قوم کے کچھ لوگ سمندر میں سفر کر رہے تھے۔ سمندر کئی دنوں تک ان کیلئے تاریک رہا پھر ان سے یہ تاریکی دور ہوگی اور وہ ایک بستی کے قریب پہنچ گئے۔ عبد اللہ کہتے ہیں میں پانی لینے کیلئے باہر نکلا تو وہاں کچھ بند دروازے تھے جن سے ہوا رکی ہوئی تھی۔ میں زوردار آواز سے چلایا تو کسی نے بھی جواب نہ دیا لیکن میرے سامنے دو گھڑسوار آگئے جنہوں نے سفید رنگ کی چادریں پہنی ہوئی تھیں۔ انہوں نے میری حاجت پوچھی میں نے بتایا کہ ہم سمندر میں سفر کر رہے تھے پانی کی ضرورت ہے انہوں نے مجھے کہا کہ آپ اس راستے پہ چلے جاؤ آپکو ایک پانی کا حوض مل جائے گا اور یاد رکھو حوض میں کچھ بھی دیکھ کر گھبرانا نہیں۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے ان سے ان بند دروازوں کے بارے میں

پوچھا جن میں ہوائیں بند تھیں، انہوں نے بتایا کہ ان گھروں میں مردہ روحیں رہتی ہیں۔

میں چل پڑا جب میں اس حوض کے قریب پہنچا تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا سر لٹکا ہوا تھا وہ اپنے ہاتھ سے پانی پینا چاہتا ہے لیکن پی نہیں سکتا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے آواز دی اے عبداللہ! مجھے پانی پلاؤ میں نے اس کو چلو سے پانی پلانے کی کوشش کی تو میرا ہاتھ روک لیا گیا۔ وہ کہنے لگا عمامہ کو گیلا کر کے میرے حلق میں نچوڑ دو میں نے عمامے کو گیلا کیا تا کہ اس کے حلق میں نچوڑ سکوں تو میرا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا گیا۔ پھر میں نے اس کو کہا اے اللہ کے بندے! جو کچھ میں نے کیا تو نے دیکھ لیا میں نے پانی پلانے کے لیے چلو لیا تو میرے ہاتھ کو پکڑ لیا گیا۔ اور پھر عمامہ کو گیلا کیا تا کہ تیرے حلق میں نچوڑ سکوں تو پھر میرا ہاتھ روک لیا گیا، تو مجھے بتا تو ہے کون؟ اس نے کہا میں آدم علیہ السلام کا بیٹا ہوں زمین میں خون سب سے پہلے میں نے ہی بہایا تھا۔

٤٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اِنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ بِعَسْقَلَان عَلَى السَّاحِلِ فَقِيْلَ لَهُ: يَا أَبَا عَمْرٍو! اِنَّا نَرَى طَيْرًا سَوْدًا يَخْرُجُ مِنَ الْبَحْرِ فَاِذَا كَانَ الْعَشِيُّ عَادَ مِثْلَهَا بِيْضًا؟ وَفَطَنْتُمْ لِذَلِكَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: تِلْكَ طَيْرٌ فِيْ حَوَاصِلِهَا أَرْوَاحُ آلِ فِرْعَوْنَ يُعْرَضُوْنَ عَلَى

النَّارِ فَتَلْفَحُهَا فَتَسْوَدُّ رِيشُهَا ، ثُمَّ يَلْقَى ذَالِكَ الرِّيشُ ، ثُمَّ تَعُودُ إِلَى أَوْكَارِهَا فَتَلْفَحُهَا النَّارُ ، فَذَالِكَ دَأْبُهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ، فَيُقَالُ : ﴿أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾۔

آل فرعون کی روحوں کا واقعہ

۴۸: امام اوزاعی کہتے ہیں کہ عسقلان کے ساحل پر کسی آدمی سے سوال کیا گیا، اے ابوعمرو! ہم نے کالے پرندے دیکھے ہیں جو سمندر سے نکلتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو وہ سفید ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا ہاں، فرمایا سنو ان پرندوں کے اندر آل فرعون کی روحیں ہیں جن کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو آگ انکو جھلسا دیتی ہے جس سے ان کے پر سیاہ ہو جاتے ہیں اسکے بعد پھر انکو انکے کپڑے پہنا دیے جاتے ہیں تو یہ پرندے اپنے گھونسلوں میں چلے جاتے ہیں یہ آگ قیامت تک انکو جھلساتی رہے گی پھر کہا جائے گا (ادخلوا ال فرعون اشد العذاب) آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کر دو۔

٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا شُعَيْبُ بْنُ مِحْرَزٍ الْأَزْدِيُّ نَا شَيْبَانُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجَ أَبِي وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ يُرِيدَانِ الْغَزْوَ ، فَهَجَمُوا عَلَى رَكِيَّةٍ وَاسِعَةٍ عَمِيقَةٍ فَأَدْلُوا حِبَالَهُمْ بِقِدْرٍ فَإِذَا الْقِدْرُ قَدْ وَقَعَتْ فِي

الرَّكِيَّةِ، قَالَ: فَقَرَنُوا حِبَالَ الرِّفْقَةِ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ دَخَلَ أَحَدُهُمَا إِلَى الرَّكِيِّ، فَلَمَّا صَارَ فِي بَعْضِهِ إِذَا هُوَ بِهَمْهَمَةٍ فِي الرَّكِيِّ، فَرَجَعَ فَصَعَدَ فَقَالَ: أَتَسْمَعُ مَا أَسْمَعُ ؟! قَالَ: نَعَمْ ـ فَنَاوَلَنِي الْعَمُودَ ـ قَالَ: فَأَخَذَ الْعَمُودَ ثُمَّ دَخَلَ الرَّكِيَّةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ عَلَى أَلْوَاحٍ جَالِسٌ وَتَحْتَهُ الْمَاءُ! فَقَالَ: أَجِنِّيٌّ أَمْ إِنْسِيٌّ ؟! قَالَ: بَلْ إِنْسِيٌّ! قَالَ: مَا أَنْتَ؟! فَقَالَ: أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ إِنْطَاكِيَةَ، قَالَ: مَا يَذْكُرُونِي فَحَبَسَنِي رَبِّي هَاهُنَا بِدَيْنٍ عَلَيَّ، وَإِنَّ وَلَدِي بِإِنْطَاكِيَةَ مَا يَذْكُرُونِي وَلَا يَقْضُونَ عَنِّي، فَخَرَجَ الَّذِي كَانَ فِي الرَّكِيَّةِ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ: غَزْوَةٌ بَعْدَ غَزْوَةٍ، فَدَعْ أَصْحَابَنَا يَذْهَبُونَ، فَتَكَارَوْا إِلَى إِنْطَاكِيَةَ فَسَأَلُوا عَنِ الرَّجُلِ وَعَنْ بَنِيهِ فَقَالُوا: نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَأَبُونَا وَقَدْ بِعْنَا ضَيْعَةً لَنَا فَامْشُوا حَتَّى نَقْضِيَ عَنْهُ دَيْنَهُ! قَالَ: فَذَهَبُوا مَعَهُمْ حَتَّى قَضَوْا ذٰلِكَ الدَّيْنَ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا مِنْ إِنْطَاكِيَةَ حَتَّى أَتَوْا مَوْضِعَ الرَّكِيَّةِ - وَلَا يَشُكُّونَ إِنَّهَا ثَمَّ فَلَمْ تَكُنْ رَكِيَّةٌ وَلَا شَيْءٌ! فَأَمْسَوْا هُنَاكَ، فَإِذَا الرَّجُلُ قَدْ أَتَاهُمْ فِي مَنَامِهِمْ، فَقَالَ لَهُمَا: جَزَاكُمَا اللّٰهُ خَيْرًا، فَإِنَّ رَبِّي حَوَّلَنِي إِلَى مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ قُضِيَ عَنِّي دَيْنِي ـ

ایک آدمی کا قصہ جس پر قرض تھا اور وہ مر گیا۔

۴۹: شیبان بن حسن کہتے ہیں میرا باپ اور عبدالواحد بن زید جنگ میں شامل ہونا چاہتے تھے کہ سفر میں اچانک وہ ایک بہت بڑے گہرے پانی والے کنویں کے پاس آ گئے۔ انہوں نے ڈول کو رسیوں کیساتھ باندھ کر کنویں میں لٹکایا تو وہ کنویں میں گر گیا۔ پھر انہوں نے اپنی رسیوں کو ایک دوسرے کیساتھ باندھا اور دونوں میں سے ایک کنویں میں داخل ہو گیا۔ ابھی وہ تھوڑا سا ہی گیا تھا کہ اس میں باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ واپس باہر نکل آیا اور اپنے ساتھی سے پوچھا جو کچھ میں نے سنا ہے کیا تو نے بھی سنا؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر وہ اپنے ساتھ لوہے کا ڈنڈا لے کر کنویں میں دوبارہ داخل ہو گیا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی لکڑی کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے نیچے پانی ہے اس نے پوچھا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا انسان ہوں، پوچھا: کون ہے تو؟ اس نے کہا میں انطاکیہ کا رہنے والا ہوں، اللہ نے میرے قرض کیوجہ سے مجھے یہاں قید کر رکھا ہے۔ انطاکیہ میں میرے بیٹے ہیں جو نہ تو مجھے یاد کرتے ہیں اور نہ ہی میرے قرض کو ادا کرتے ہیں، یہ آدمی فوراً کنویں سے نکل کر آیا اور اپنے ساتھی کو کہا کہ یہ جنگ ایک اور جنگ کے بعد ہو گی۔ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ وہ چلے جائیں گے، پھر وہ انطاکیہ کیطرف مڑ گئے۔ وہاں انہوں نے اس آدمی اور اس کے بیٹوں کے بارے

میں پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں وہ ہمارا باپ ہے اور ہم نے اپنا سامان بیچ دیا ہے، آؤ ہمارے ساتھ ہم اپنے باپ کا قرض ادا کرتے ہیں۔ یہ دونوں بھی ان کے ساتھ ہی تھے کہ انہوں نے اپنے باپ کا قرض ادا کر دیا۔

کہتے ہیں جب ہم انطاکیہ سے واپس اس کنویں کے پاس آئے تو نہ وہ آدمی تھا وہاں اور نہ ہی کوئی کنواں، انکو وہیں پہ شام ہوگئی۔ تو رات کو انکے خواب میں وہ آدمی آیا اور کہا: اللہ تم دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جب سے میرا قرض ادا کر دیا گیا ہے اللہ رب العزت نے مجھے یہاں سے جنت میں داخل کر دیا ہے

٥٠۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ الْقُرَشِيُّ نَا أَبُوْبَكْرِ الْحَنَفِيُّ عُمَرُ بْنُ سُلَيْمٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَاخْتَارَ مُوْسَى قَوْمَهُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا﴾ قَالَ: اخْتَارَ صَالِحِيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ فَقَالُوْا: أَيْنَ تَذْهَبُ بِنَا ؟ قَالَ: أَذْهَبُ بِكُمْ إِلَى رَبِّيْ، وَعَدَنِيْ أَنْ يُنْزِلَ عَلَى التَّوْرَاةَ۔ قَالُوْا: فَلَا نُؤْمِنُ بِهَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِ ! قَالَ: فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ، فَبَقِيَ مُوْسَى قَائِمًا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَيْسَ مَعَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ، قَالَ: ﴿رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا﴾ مَا ذَا أَقُوْلُ لِبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِذَا رَجَعْتُ وَلَيْسَ مَعِيْ رَجُلٌ

بِمَّنْ خَرَجَ مَعِيَ؟ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ثُمَّ بَعَثْنَا كُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ فَقَالُوْا: هُدْنَا اِلَيْكَ، قَالَ: فَهٰذَا تَعَلَّقَتِ الْيَهُوْدُ فَتَهَوَّدَتْ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ۔

ستر آدمیوں کا قصہ جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منتخب کیا۔

۵۰: عمر بن سلیم کہتے ہیں میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا﴾ کے بارے میں محمد بن کعب قرظی سے سنا ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام نے ستر صالح آدمیوں کو چنا اور انکو لیکر چل پڑے انہوں نے پوچھا ہمیں کہاں لے جارہے ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں اپنے رب کے پاس لے جارہا ہوں اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ مجھ پر تورات کو نازل فرمائے گا۔ تو انہوں نے کہا: جب تک اپنے رب کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ نہ لیں ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کو کڑک نے آلیا اور وہ دیکھتے رہے اور موسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے کھڑے رہے ان میں سے کوئی بھی ان کے ساتھ نہ رہا۔ انہوں نے عرض کیا ”اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو ان کو پہلے ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی، کیا تو ہمیں ہلاک کرے گا بے وقوفوں کے کئے پر؟ جب میرے ساتھ آنے والوں میں سے کوئی بھی واپس نہیں جائے گا تو میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا؟ پھر محمد بن کعب نے یہ آیت تلاوت کی ”پھر ہم نے

تمہیں زندہ کیا تمہارے مرنے کے بعد تا کہ تم شکر گزاری کرو' انہوں نے کہا (اے موسیٰ) ہمیں آپ کی طرف ہدایت کی گئی۔ راوی نے کہا کہ اس بات نے یہودیوں کو لٹکا رکھا ہے اور وہ اس کلمہ کی وجہ سے یہودی ہو گئے ہیں۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿أَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ قَالَ: كَانَ أُنَاسٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِذَا وَقَعَ فِيْهِمُ الْوَجَعُ ذَهَبَ أَغْنِيَاؤُهُمْ وَأَشْرَافُهُمْ وَأَقَامَ فُقَرَاؤُهُمْ وَسَفَلَتُهُمْ، فَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ أَقَامُوْا وَلَمْ يُصِبِ الْآخَرِيْنَ شَيْءٌ، فَلَمَّا كَانَ عَامٌ مِنْ تِلْكَ الْأَعْوَامِ قَالُوْا: اِنْ أَقَمْنَا كَمَا أَقَامُوْا هَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوْا۔ وَقَالَ هٰؤُلَاءِ: لَوْ ظَعَنَّا كَمَا ظَعَنَ هٰؤُلَاءِ نَجَوْنَا كَمَا نَجَوْا۔ فَأَجْمَعُوْا فِيْ عَامٍ عَلَى أَنْ يَّفِرُّوْا، فَفَعَلُوْا، حَتّٰى بَلَغُوْا حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَبْلُغُوْا، فَأَرْسَلَ اللّٰهُ الْمَوْتَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى صَارُوْا عِظَامًا تَبْرُقُ، فَكَنَسَهَا أَهْلُ الدِّيَارِ وَأَهْلُ الطُّرُقِ فَجَعَلُوْهَا / فِيْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ، فَمَرَّ نَبِيٌّ لَهُمْ عَلَيْهِمْ - قَالَ حُصَيْنٌ: حَسَبْتُ أَنَّهُ قَالَ: حُزْقِيْل - قَالَ: يَارَبِّ لَوْ شِئْتَ أَحْيَيْتَ هٰؤُلَاءِ فَيَعْبُدُوْكَ وَيُعَمِّرُوْا بِلَادَكَ

وَيَلِدُوْا عِبَادَكَ ! قَالَ: فَأَحَبُّ اِلَيْكَ أَنْ أَفْعَلَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ـ قَالَ: قِيْلَ لَهُ : قُلْ كَذَا وَكَذَا ـ فَتَكَلَّمَ بِأَمْرٍ أُمِرَ بِهِ، فَنَظَرَ اِلَى الْعِظَامِ تُكْسىٰ لَحْمًا وَعَصَبًا، ثُمَّ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ أُمِرَ بِهِ فَاِذَا هُمْ صُوَرٌ يُكَبِّرُوْنَ وَيُسَبِّحُوْنَ وَيُهَلِّلُوْنَ، فَعَاشُوْا مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَعِيْشُوْا۔

اَلَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ

۵۱: ہلال بن یساف، اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں کچھ لوگ تھے ان میں جب طوعون پھیلا تھا تو ان کے مالدار اور وڈیرے نکل گئے تھے اور غریب اور نادار لوگ وہیں ٹھہرے رہے۔ جو ٹھہرے رہے تھے ان میں کئی موت کے منہ چلے گئے لیکن جو بھاگ گئے تھے انہیں کچھ نہیں ہوا۔ پھر ایک سال انہوں نے کہا: اگر ہم بھی ان کی طرح وہیں ٹھہر جاتے تو ان کی طرح ہلاک ہو جاتے اور دوسروں نے کہا: اگر ہم ایسے کرتے جیسے دوسرے لوگوں نے کہا تھا تو ہم بھی نجات پا لیتے۔ اس سال ان کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ ہم بھی یہ جگہ چھوڑ جائیں گے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، اور جہاں اللہ نے ان کو پہنچایا وہ پہنچ گئے۔ تو اللہ نے ان پر موت طاری کر دی اور وہ ہڈیاں

ہو گئے۔ قریبی دیہات والے آئے اور انہیں اکٹھا کر کے ایک جگہ ڈال دیا۔ پھر ان کے پاس سے ان کے نبی گزرے تو انہوں نے عرض کی اے میرے رب اگر تو چاہے تو انکو زندہ کردے پس یہ تیرے شہروں کو آباد کریں گے اور تیری عبادت کریں گے۔ ارشاد ہوا ایسا ایسا پڑھو پس اس نبی نے پڑھا، پھر ہڈیوں کو دیکھا کہ وہ جڑ رہی رہیں پھر کلام پڑھا تو ہڈیوں پر گوشت چڑھنے لگا۔ پھر کلام پڑھا تو وہ بیٹھ کر تسبیح کہنے لگے، ان کو صورتیں واپس لوٹ آئیں، وہ تکبیریں پڑھنے لگے اور تسبیح و تہلیل کرنے لگے۔ اس کے بعد جب تک اللہ نے چاہا وہ زندہ رہے اور زندگی گزارتے رہے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَغَيْرُهُ نَا حَزْمُ بْنُ أَبِيْ حَزْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿أَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ أَنّٰى يُحْيِ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ﴾ قَالَ: ذُكِرَ لِيْ أَنَّهُ أَمَاتَهُ ضَحْوَةً ثُمَّ بَعَثَهُ حِيْنَ سَقَطَتِ الشَّمْسُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَغْرُبَ ﴿قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: اِنَّ حِمَارَهُ لَيُحْيِيْهِ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ قَدْ مُنِعَ مِنْهُ الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ مِنْ طَعَامِهِ

وَشَرَابِهِ ﴿وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا﴾ قَالَ: لَقَدْ ذُكِرَ لِيْ أَنَّ أَوَّلَ مَا خُلِقَتْ مِنْهُ عَيْنَاهُ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى الْعِظَامِ عَظْمًا عَظْمًا كَيْفَ يَرْجِعُ إِلَى مَكَانِهِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ: ﴿أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ

۵۲: حزم بن ابوحزم کہتے ہیں، میں نے حسن کو اس آیت ﴿أَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ أَنّٰى يُحْيِيْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ یا اس شخص کو (نہیں دیکھا) جو ایک بستی پر سے گزرا جو اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی تو اس نے کہا یا اللہ تو اس کی موت کے بعد اسے کیسے زندہ فرمائے گا سو (اپنی قدرت کا مشاہدہ کرانے کے لیے) اللہ نے اسے سو برس تک مردہ رکھا)﴾ کے بارے میں کہتے ہوئے سنا:

مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے موت دی تو صبح کا وقت تھا اور جب زندہ کیا تو سورج غروب ہونے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا ''کتنی دیر تک سوئے رہے؟ کہا ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ، فرمایا: آپ سو سال تک سوئے رہے، اب دیکھو اپنے کھانے اور پینے کو کہ وہ بوسیدہ نہیں ہوا اور دیکھو اپنا گدھے کو اور ہم آپ کو لوگوں کے واسطے نشانی بنائیں گے۔''

حسن کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان کے گدھے کو زندہ کیا اور ان کے کھانے اور پینے کی اشیاء سے پرندوں اور درندوں کو روک دیا گیا۔ ’’اب دیکھو (گدھے کی) ہڈیوں کی طرف، ہم کیسے ان کو جوڑتے ہیں اور ان پر گوشت چڑھاتے ہیں‘‘ حسن کہتے ہیں مجھے بیان کیا گیا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر کی آنکھوں کو صحیح کیا، تو وہ دیکھنے لگے کہ کیسے ہڈیاں اپنے اپنے مقام پر لوٹتی ہیں۔ جب ان کے لئے (مردوں کو زندہ کرنے کا) معاملہ صاف ہوگیا تو کہا: ’’میں جان گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

٥٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ ﴿وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: جَاءَ شَابًا وَأَوْلَادُهُ شُيُوخٌ۔

۵۳: ﴿وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ﴾ کے متعلق حضرت اعمش سے مروی ہے کہ حضرت عزیز علیہ السلام، جب واپس آئے تو خود جوان تھے اور آپکی اولاد بوڑھی ہوچکی تھی۔

٥٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَبُوْخَيْثَمَةَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ كُلْثُوْمٍ ذَكَرَ أَبِيْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ مَدِيْنَتَانِ فِيْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ إِحْدَاهُمَا حَصِيْنَةٌ وَلَهَا أَبْوَابٌ وَالْأُخْرَى خَرِبَةٌ، فَكَانَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْحَصِيْنَةِ إِذَا

أَمْسَوْا أَغْلَقُوْا أَبْوَابَهَا وَإِذَا أَصْبَحُوْا قَامُوْا عَلَى سُوْرِ الْمَدِيْنَةِ يَنْظُرُوْنَ : هَلْ حَدَثَ فِيْمَا حَوْلَهُ حَدَثَ، فَأَصْبَحُوْا يَوْمًا فَإِذَا شَيْخٌ قَتِيْلٌ مَطْرُوْحٌ بِأَصْلِ مَدِيْنَتِهِمْ، فَأَقْبَلَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْخَرِبَة فَقَالُوْا: أَقَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا ؟ وَابْنُ أَخٍ لَهُ شَابٌّ يَبْكِيْ عِنْدَهُ وَيَقُوْلُ : قَتَلْتُمْ عَمِّيْ ! قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا فَتَحْنَا مَدِيْنَتَنَا مُنْذُ أَغْلَقْنَاهَا وَمَا نَدَيْنَا مِنْ دَمِ صَاحِبِكُمْ هَذَا بِشَيْءٍ ، فَأَتَوْا مُوْسَى ﷺ فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى مُوْسَى ﷺ/﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ قَالُوْا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَاهِيَ ﴾حَتَّى بَلَغَ ﴿فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾قَالَ: وَكَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ غُلَامٌ شَابٌّ يَبِيْعُ فِيْ حَانُوْتٍ لَهُ ، وَكَانَ لَهُ أَبٌ شَيْخٌ كَبِيْرٌ ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ بَلَدٍ آخَرَ يَطْلُبُ سِلْعَةً لَهُ عِنْدَهُ فَأَعْطَاهُ فِيْهَا ثَمَنًا فَانْطَلَقَ مَعَهُ لِيُفْتِحَ حَانُوْتَهُ فَيُعْطِيَهِ الَّذِيْ طَلَبَ وَالْمِفْتَاحُ مَعَ أَبِيْهِ فَإِذَا أَبُوْهُ نَائِمٌ فِيْ ظِلِّ الْحَانُوْتِ، فَقَالَ: أَيْقِظْهُ ـ فَقَالَ : وَاللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ لَنَائِمٌ كَمَا تَرَى وَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُرَوِّعَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَانْصَرَفَا، فَأَعْطَاهُ ضعف مَا أَعْطَاهُ فَعَطَفَ عَلَى أَبِيْهِ فَإِذَا هُوَ أَشَدُّ مَا كَانَ نَوْمًا، فَقَالَ: أَيْقِظْهُ ـ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا أُوْقِظُهُ أَبَدًا وَلَا

أُرُوعَهُ مِنْ نَوْمَتِهِ ـ قَالَ: فَلَمَّا انْصَرَفَ وَذَهَبَ طَالِبُ السِّلْعَةِ اسْتَيْقَظَ الشَّيْخُ فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ: يَا ابَتَاهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ جَاءَ هَا هُنَا رَجُلٌ يَطْلُبُ سِلْعَةً كَذَا وَكَذَا فَكَرِهْتُ أَنْ أُرُوعَكَ مِنْ نَوْمِكَ ـ فَلَامَهُ الشَّيْخُ ،فَعَوَّضَهُ اللّٰهُ مِنْ بِرِّهِ لِوَالِدِهِ أَنْ نَتَجَتْ بَقَرَةٌ مِنْ بَقَرِهِ تِلْكَ الْبَقَرَةَ الَّتِيْ يَطْلُبُهَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا : بِعْنَا هَا ـ فَقَالَ: لَا أَبِيْعُكُمُوْهَا ـ قَالُوْا : اِذَنْ نَأْخُذُهَا مِنْكَ ـ قَالَ: اِنْ غَصَبْتُمُوْنِيْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ ـ فَأَتَوْا مُوْسَى فَقَالَ: اذْهَبُوْا فَارْضَوْهُ مِنْ سِلْعَتِهِ ـ فَقَالَ: حُكْمُكَ ؟ قَالَ: حُكْمِيْ أَنْ تَضَعُوْا الْبَقَرَةَ فِيْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ وَتَضَعُوْا ذَهَبًا صامتا فِيْ الْكَفَّةِ الْأُخْرَى، فَاِذَا مَالَ الذَّهَبُ أخذته ـ فَفَعَلُوْا وَأَقْبَلُوْا بِالْبَقَرَةِ حَتّٰى أَتَوْابِهَا اِلَى قَبْرِ الشَّيْخِ وَهُوَ بَيْنَ الْمَدِيْنَتَيْنِ، وَاجْتَمَعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَتَيْنِ وَابْنُ أَخِيْهِ عِنْدَ قَبْرِهِ يَبْكِيْ، فَذَبَحُوْهَا، فَضُرِبَ بِبُضْعَةٍ مِنْ لَحْمِهَا الْقَبْرُ، فَقَامَ الشَّيْخُ يَنْفِضُ رَأْسَهُ يَقُوْلُ : قَتَلَنِيْ ابْنُ أَخِيْ !!! طَالَ عَلَيْهِ عُمْرِيْ وَأَرَادَ أَخْذَ مَالِيْ!! وَمَاتَ ـ

گائے ذبح کرنے کا واقعہ

۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل کے دو شہر تھے ایک

حصینہ تھا اور اسکے چند دروازے تھے۔ اور دوسرے کا نام خربہ تھا۔ حصینہ والے شام کو اپنے شہر کے دروازے بند کر دیتے جب صبح اٹھتے تو شہر کی دیواروں پر کھڑے ہو کر دیکھتے کہ کیا کوئی شہر میں حادثہ تو نہیں ہوا؟ ایک دن صبح انہوں نے دیکھا کہ شہر کی دیوار کے ساتھ ایک آدمی قتل ہوا پڑا ہوا ہے۔ خربہ شہر والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے۔ اور اس کا جوان بھتیجا اس پہ رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا: تم نے میرے چچا کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم شام کے وقت سے جب ہم نے دروازہ بند کیا تھا اس وقت سے ہم نے دروازہ نہیں کھولا ہے تمہارے اس ساتھی کے خون کا ہمارے پاس کوئی ذمہ دار نہیں۔ وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی'' ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوْا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ قَالُوْا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَاهِيَ ﴾ ﴿فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ تک پڑھا۔

راوی کہتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جو اپنی دوکان چلاتا تھا اور اس کا باپ بوڑھا تھا ایک دفعہ ایک دوسرے شہر سے ایک شخص اس سے سامان لینے کیلئے آیا اور اسے سامان کی قیمت ادا کر دی وہ جوان اسکو ساتھ لیکر چلا تاکہ دوکان کھول کر اسکو سامان دے لیکن دکان کی چابی اس کے باپ کے پاس تھی جو دوکان کے سایہ میں سویا ہوا تھا۔ اس شخص نے جوان کو کہا باپ کو بیدار کرو، بیٹے

نے کہا والد محترم سوئے ہوئے ہیں میں انکو نیند سے بیدار کرنا پسند نہیں کرتا۔وہ دونوں واپس پلٹے پھر اس شخص نے جوان کے پہلے سے دگنی قیمت دی اس شرط پر کہ وہ والد صاحب کو جگادے لیکن بیٹے نے انکار کردیا۔سامان لینے والا واپس چلا گیا۔بوڑھا باپ بیدار ہوا تو بیٹے نے اسے بتایا کہ اللہ کی قسم ایک شخص اتنا اتنا سامان خریدنے آیا تھا اس نے مجھے اتنی اتنی قیمت دی تھی لیکن میں نے آپ کو نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا۔باپ نے بیٹے کو ملامت کی ،لیکن اللہ تعالیٰ نے والد کی فرمانبرداری اور حسن وسلوک کی بدولت اس لڑکے کو وہ بچھڑی (گائے) عطا فرمائی جو بنواسرائیل کو مطلوب تھی۔بنی اسرائیل اس کے پاس آئے کہ یہ بچھڑی ہمیں بیچ دے اس نے کہا نہیں میں نہیں بیچتا۔لوگوں نے کہا ہم تجھ سے چھین لیں گے۔اس نے کہا: اگر تم مجھ سے چھینو گے تو یہ معاملہ تم بہتر جانتے ہو۔وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آگئے۔تو آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے مال کے بدلے میں گائے دینے پر راضی کرو۔لوگوں نے اس کے پاس جاکر پوچھا اسکے متعلق کیا حکم ہے (یعنی کتنے میں یہ گائے بیچو گے؟) نوجوان نے کہا: میرا حکم یہ ہے کہ تم اس گائے کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسرے میں سونا رکھو جب سونا زیادہ ہوجائے گا تو میں وہ لےلوں گا اور گائے تمہارے حوالے کردوں گا۔لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ گائے لیکر اس مقتول شیخ کی قبر کے پاس آئے ،دونوں شہروں کے لوگ جمع ہوئے اور اس گائے کو ذبح کیا۔پھر اس کا کچھ حصہ قبر

پر مارا تو وہ شخص سر جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور بتایا کہ مجھے میرے بھتیجے نے قتل کیا ہے۔ اس پر میری زندگی کا عرصہ طویل ہو گیا تھا اور وہ میرا مال لینا چاہتا تھا۔ یہ کہنے کے بعد وہ شخص پھر مر گیا۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَبُوْ بَكْرِ الْمُدَيْنِيُّ نَا ابْنُ عُفَيْرِ ذَكَرَ يَحْيَ بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحُوَيْرِثِ بْنِ الرِّئَابِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا بِالْأَثَاثَة اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا اِنْسَانٌ مِنْ قَبْرٍ يَلْتَهِبُ وَجْهُهُ وَرَأْسُهُ نَارًا وَهُوَ فِيْ جَامِعَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ: اسْقِنِيْ، اسْقِنِيْ مِنَ الْاِدَاوَةِ، وَخَرَجَ اِنْسَانٌ فِيْ أَثَرِهِ فَقَالَ: لَا تَسِقِ الْكَافِرَ۔۔ لَا تَسِقِ الْكَافِرَا فَأَدْرَكَهُ فَأَخَذَ بِطَرْفِ السَّلْسَلَةِ فَجَبَذَهُ فَكَبَّهُ ثُمَّ جَرَّهُ حَتّٰى دَخَلَا الْقَبْرَ جَمِيْعًا ا قَالَ الْحُوَيْرِثُ۔: فَضَرَبَتْ بِي النَّاقَةُ لَا أَقْدِرُ مِنْهَا/عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى الْتَوَتْ بِعَرْقِ الظَّبْيَةِ فَبَرَكَتْ فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَة ثُمَّ رَكِبْتُ حَتّٰى أَصْبَحْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: يَاحُوَيْرِثُ وَاللّٰهِ لَا أَتَّهِمُكَ وَلَقَدْ أَخْبَرْتَنِيْ خَبَراً شَدِيْدًا ثُمَّ أَرْسَلَ عُمَرُ اِلٰى مَشْيَخَة مِنْ كَنْفِي الصَّفْرَاءِ قَدْ أَدْرَكُوا الْجَاهِلِيَّةَ ثُمَّ دَعَا الْحُوَيْرِثَ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِيْ حَدِيْثًا وَلَسْتُ أَتَّهِمُهُ،

حَدِّثْهُمْ يَا حُوَيْرِثُ مَا حَدَّثْتَنِيْ - فَحَدَّثْتُهُمْ، فَقَالُوْا: قَدْ عَرَفْنَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ وَسَرَّ بِذٰلِكَ حِيْنَ أَخْبَرُوْا أَنَّهُ مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَسَأَلَهُمْ عُمَرُ عَنْهُ، فَقَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ رَجُلًا مِنْ رِجَالِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَمْ يَكُنْ يَرَى لِلضَّيْفِ حَقًّا۔

ایک شخص کا قصہ جسے قبر میں عذاب ہو رہا تھا

۵۵: حویرث بن رناب کہتے ہیں ایک دن میں کسی گنجان جگہ سے گزر رہا تھا کہ ایک ایسا آدمی قبر سے نکلا جس کے سر اور چہرے سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ لوہے کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ کہہ رہا تھا مجھے پانی پلاؤ مجھے پانی پلاؤ، اور ایک آدمی اس کے پاس سے ہی نکلا اور وہ کہہ رہا تھا کافر کو پانی نہ پلانا، کافر کو پانی نہ پلانا۔ اس نے اسکی زنجیر کی ایک جانب کو پکڑتے ہوئے کھینچا اور اس کو مارتا ہوا قبر میں لیکر چلا گیا۔ مالک کہتے ہیں میری اونٹنی بھاگنے لگی اور میں ان پر قادر نہ ہو۔ کاحتی کہ عرق ظبیہ کے مقام پر جا کر کچھ آہستہ ہوئی اور رک گئی۔ میں وہاں اترا اور مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی پھر سوار ہو کر چل پڑا حتی کہ مدینہ شریف پہنچ گیا۔ پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حویرث! میں تجھ پہ تہمت نہیں لگاتا البتہ تو نے بڑی عجیب بات سنائی ہے۔ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے اس علاقے کے بڑی عمر کے لوگوں کو بلوایا جنہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا پھر حویرث کو بلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: اس نے یہ بات ہمیں سنائی ہے اور میں اس پہ تہمت نہیں لگاتا (لیکن بات بڑی عجیب ہے۔) پھر حویرث سے فرمایا: ان کو سارا واقعہ بتاؤ۔ حویرث نے سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا ہم نے اسکو پہچان لیا ہے وہ آدمی بنی غفار قبیلہ کا تھا اور زمانہ جاہلیت میں ہی مر گیا تھا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ جب انہوں نے بتایا کہ وہ زمانہ جاہلیت میں ہی مرا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس پر خوش ہوئے اور اس کے بارے میں مزید پوچھا تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! زمانہ جاہلیت میں یہ ایسا آدمی تھا جو کہ مہمان نوازی نہیں کرتا تھا۔

٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَبُوحَفْصٍ الصَّفَّارُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْبَكْرِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ:﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ﴾قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: خُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ۔ أَيْ فَعَلِّمْهُنَّ حَتّٰى تُجِبْنَكَ ثُمَّ أُمِرَ بِذَبْحِهَا حِيْنَ أَجَبْنَهُ۔ قَالَ: فَذَبَحَهُنَّ ثُمَّ نَتَفَهُنَّ وَقَطَعَهُنَّ، قَالَ:فَخَلَطَ دِمَاءَ هُنَّ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ ، وَرِيْشَهُنَّ وَلُحُوْمَهُنَّ خَلَطَهُ كُلَّهُ، قَالَ: ثُمَّ قِيْلَ لَهُ : اجْعَلْ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَجْبُلٍ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا، ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا، قَالَ: فَفَعَلَ ثُمَّ

دَعَاهُنَّ، قَالَ: فَجَعَلَ الدَّمُ يَذْهَبُ اِلَى الدَّمِ، وَالرِّيْشَةُ اِلَى الرِّيْشَةِ، وَاللَّحْمُ اِلَى اللَّحْمِ، وَكُلَّ شَيْءٍ اِلَى مَكَانِهٖ حَتّٰى أَجْبَنَهُ فَقَالَ: ﴿أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

ابراہیم کا پرندوں کو زندہ کرنے کا واقعہ

۵۶: ابوالجوزاء اس آیت ﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ (اور یاد کرو جب عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے پروردگار دکھا مجھے کہ تو کیسے زندہ کرتا ہے مردوں کو، فرمایا (اے ابراہیم) کیا تم اس پر یقین نہیں رکھتے عرض کی ایمان تو ہے لیکن (یہ سوال اس لیے کیا ہے) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔)﴾ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے ارشاد فرمایا:

چار پرندے پکڑ لے، ان کو اپنے ساتھ مانوس کر لے، یعنی انکو سکھا۔ پھر حکم فرمایا کہ ان کو ذبح کرو آپ نے انکو ذبح کر کے انکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ پھر فرمایا ان کے خون، گوشت اور پروں کو آپس میں خلط ملط کر دو۔ اور انکو چار پہاڑوں پر رکھ دو اور ہر پہاڑ پر ایک ایک ٹکڑا رکھنا پھر انکو بلانا تو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا پھر انکو بلایا

تو آپ نے دیکھا کہ گوشت کیساتھ گوشت مل رہا ہے۔ خون، خون کیطرف دوڑ رہا ہے۔ پر گوشت سے مل رہے ہیں اور اسی طرح ہر عضو اپنی جگہ پر جا کر مل گیا۔

حضرت ابراہیم ڈر گئے اور عرض کیا: ﴿أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ میں جان گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَاوَكِيْعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَعْدِ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ، فَإِنَّهُ كَانَتْ فِيْهِمُ الْأَعَاجِيْبُ -ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ قَالَ: خَرَجَتْ رِفْقَةٌ مَرَّةً يَسِيْرُوْنَ فِي الْأَرْضِ، فَمَرُّوْا بِمَقْبَرَةٍ، فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَوْنَا اللّٰهَ لَعَلَّهُ يُخْرِجُ لَنَا بَعْضَ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقْبَرَةِ فَيُخْبِرُنَا عَنِ الْمَوْتِ قَالَ: فَصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَوْا فَإِذَا هُمْ بِرَجُلٍ خِلَاسِيٍّ قَدْ خَرَجَ مِنْ قَبْرٍ يَنْفِضُ رَأْسَهُ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُوْدِ، فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ ! مَا أَرَدْتُمْ إِلَى هٰذَا لَقَدِمْتُ مُنْذُ مِائَةِ سَنَةٍ فَمَا سَكَنَتْ عَنِّيْ حَرَارَةُ الْمَوْتِ إِلَى سَاعَتِيْ هٰذِهِ فَادْعُوا اللّٰهَ أَنْ يُعِيْدَنِيْ كَمَا كُنْتُ !۔

بنی اسرائیل کا عجیب واقعہ (حدیث پاک)

۵۷: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم بنی اسرائیل کی نئی بات سنو۔ بنی اسرائیل میں بڑے عجیب وغریب واقعات رونما ہوا کرتے تھے۔فرمایا: کچھ لوگوں کی جماعت سفر کر رہی تھی کہ وہ ایک قبرستان کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہا: اگر ہم دو رکعتیں نماز پڑھنے کے بعد اللہ سے دعا کریں تو شاید اللہ اس قبرستان سے کسی کو دوبارہ زندہ کردے اور وہ ہمیں موت کے حالات بتائے۔ دو رکعتیں پڑھنے کے بعد انہوں نے دعا کی تو ایک آدمی دو رنگ والا باہر نکلا اپنے سر کو جھاڑتے ہوئے اور اسکی آنکھوں کے درمیان سجدے کے نشانات بھی موجود تھے۔اس نے کہا اے لوگو! جو کچھ تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو وہ یہ ہے کہ مجھے مرے ہوئے سو سال گزر گئے ہیں اور میں نے اب تک موت کی سختی سے سکون نہیں پایا۔اب تم دعا کرو کہ اللہ مجھے پہلی حالت میں لوٹا دے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ نَا عَوْنُ بْنُ مُوسَى سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: سَأَلَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَالُوا: يَا رُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ أَنَّ سَامَ بْنَ نُوحٍ دُفِنَ هَا هُنَا قَرِيبًا۔فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّبْعَثَهُ قَالَ: فَهَتَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ بِهِ فَلَمْ يَرَ

شَيْئًا وَهَتَفَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَقَالُوا دُفِنَ هَاهُنَا قَرِيبًا فَهَتَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ فَخَرَجَ أَشْمَطَ ، قَالُوا: يَارُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ، نَبِّئْنَا أَنَّهُ مَاتَ وَهُوَ شَابٌّ ، فَمَا هٰذَا الْبَيَاضُ ؟! فَقَالَ لَهُ عِيْسَى : مَاهٰذَا الْبَيَاضُ ؟ قَالَ: ظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنَ الصَّيْحَةِ فَفَزِعْتُ !

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سام بن نوح کو زندہ کرنے کا واقعہ

۵۸: معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے عیسی علیہ السلام سے کہا اے روح اللہ اے کلمۃ اللہ! سام بن نوح یہاں قریب ہی دفن ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ اسکو زندہ کرے۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے دو مرتبہ اس کو آواز دی لیکن کچھ بھی ظاہر نہ ہوا۔ پھر کہتے ہیں اے اللہ کے نبی! یہاں قریب ہی وہ دفن ہے، اللہ کے نبی نے پھر آواز دی تو ایک نوجوان نکلا جس کے سر کے بال سفید تھے۔ بنی اسرائیل کہتے ہیں اے روح اللہ! اے کلمۃ اللہ! ہمیں جو بات پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ وہ جب مرا تھا تو جوان تھا تو یہ سفیدی کیسی ہے؟ حضرت عیسی علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ سفیدی کس وجہ سے ہے؟ اس نے کہا میرا خیال ہے کہ یہ (موت کی وجہ سے) چیخنے سے آئی ہے۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَدِيِّ الطَّائِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ شَيْخًا بِالْكُوفَةِ فِي بَنِي كُرْزٍ يَذْكُرُ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ

امْرَأَةٍ، فَلَمَّا انْتَهَى بِهَا إِلَى الْقَبْرِ تَحَرَّكَتْ ، قَالَ: فَرَدَّتْ فَعَاشَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ دَهْرًا، وَوَلَدَتْ!

ایک عورت کا واقعہ جو مرنے کے بعد زندہ ہوئی اور اس سے اولاد بھی ہوئی

۵۹: احمد بن عدی الطائی بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ واقعہ کوفہ کے ایک شیخ سے سنا ہے وہ بیان کررہا ہے: میں ایک عورت کے جنازہ میں شریک تھا جب اسکی میت قبر کے قریب پہنچ گئی تو اس نے حرکت کرنا شروع کردی۔ فرماتے ہیں، پھر اس کو واپس لے آئی اور وہ اس کے بعد ایک عرصے تک زندہ رہی اور اس سے اولاد بھی پیدا ہوئی تھی۔

٦٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيِّ نَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْهَدَادِيُّ عَنْ ثَابِتٍ الْبَنَانِيِّ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ كَانَتْ حَسَنَةَ التَّبَعُّلِ لِزَوْجِهَا فَتَرَدَّى ابْنَانِ لَهَا فِيْ بِئْرٍ فَمَاتَا، فَأَمَرَتْ بِهِمَا فَأُخْرِجَا وَطُهِّرَا وَنُظِفَا وَوُضِعَا عَلَى فِرَاشٍ وَسُجِّيَ عَلَيْهِمَا بِثَوْبٍ ، ثُمَّ تَقَدَّمَتْ إِلَى خَدَمِهَا وَأَهْلِ دَارِهَا أَنْ لَّا يُعْلِمُوْا أَبَاهُمَا بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِمَا حَتَّى أَكُوْنَ أَنَا أُحَدِّثَهُ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُوْهُمَا وُضِعَ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ

ابنای؟ قالت: قد رقدا واستراحا۔ قال: لا لعمر اللّٰہ، یا فلان وفلان، فأجابا! وردّ اللّٰہ علیھما أرواحھما شکرًا لما صنعت!

دو بچوں کا واقعہ جنہیں اللہ نے ان کی ماں کے حسن سلوک کی وجہ سے زندہ کر دیا۔

۶۰: ثابت بنانی کہتے ہیں: بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے خاوند کیساتھ خوشحال زندگی بسر کر رہی تھی کہ اس کے دو بیٹے کنویں میں گر کر مر گئے انکو نکالا گیا پاک صاف کر کے انکو رکھ کر کپڑے میں لپیٹ دیا۔ پھر وہ اپنے خادموں اور گھر والوں کے پاس آئی اور کہا ان کے بارے میں انکے باپ کو کچھ نہ بتانا، میں خود بتاؤں گی۔ جب باپ واپس گھر آیا اور اس کے سامنے کھانا رکھ دیا گیا تو اس نے کہا میرے بیٹے کہاں ہیں؟ بیوی نے کہا وہ سو گئے ہیں اور اس وقت راحت میں ہیں۔ باپ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم، پھر ان کے نام لے کر ان کو آواز دی تو دونوں نے اپنے باپ کی آواز کا جواب دیا۔ اور اللہ رب العزت نے اس عورت کے اپنے شوہر کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے ان دونوں کی روحوں کو لٹا دیا۔

۶۱۔ حدثنا عبد اللّٰہ ذکر محمد بن ادریس نا سعید العمی قال: خرج قوم غزاۃ فی البحر فجاء شاب کان بہ رھق

لِيَرْكَبَ مَعَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهِ ،ثُمَّ إِنَّهُمْ حَمَلُوْهُ مَعَهُمْ، فَلَقُوْا الْعَدُوَّ، فَكَانَ الشَّابُّ مِنْ أَحْسَنِهِمْ بَلَاءً ،ثُمَّ إِنَّهُ قُتِلَ، فَقَامَ رَأْسُهُ فَاسْتَقْبَلَ أَهْلَ الْمَرْكَبِ وَهُوَ يَتْلُوْ:﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِيْ الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ثُمَّ انْغَمَسَ فَذَهَبَ۔

ایک شہید کا واقعہ جس کے سر نے قرآن کی تلاوت کی۔

۶۱:سعید العمی کہتے ہیں کہ ایک گروہ سمندری جنگ پہ جا رہا تھا کہ ایک نوجوان ان کے ساتھ شریک ہونے کیلئے آیا۔تو ان لوگوں نے اس کو ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا۔پھر کچھ دیر کے بعد اس کو ساتھ لیکر چل پڑے جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو وہ نوجوان ان سب سے اچھا لڑ رہا تھا، پھر اس کو قتل کر دیا گیا تو اسکا سر سواریوں کیطرف منہ کر کے اس آیت کی تلاوت کرنے لگا﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِيْ الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ پھر ایک ہچکی لی اور چلا گیا۔

٦٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ ذَكَرَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ الْجَهْضَمِيُّ ذَكَرَ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْهَدَادِيُّ نَا أَشْعَثُ بْنُ جَابِرِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ خُلَيْدٍ أَبُوْسُلَيْمَانَ الْعَصَرِيُّ قَالَ خَالِدٌ: فَلَقِيْتُ خُلَيْدًا فَحَدَّثَنِيْ

: إِنَّ امْرَأَةً حَدَّثَتْهُ فِيْ طَاعُوْنِ الْفَتَيَاتِ قَالَتْ: مَاتَ زَوْجٌ لِّيْ وَهُوَ مَعِيَ فِيْ الْبَيْتِ لَمْ أَدْفُنْهُ، فَلَمَّا جَنَّنَا اللَّيْلُ سَمِعْنَا صَوْتًا أَذْعَرَنَا وَمَعِيَ ابْنٌ لِيْ فِيْهِ رَهَقٌ، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ مَعِيَ فِيْ إِزَارِيْ وَجَعَلَ الصَّوْتُ يَدْنُوْ حَتَّى تَسُوْرُ عَلَيْنَا رَأْسٌ مَقْطُوْعٌ وَهُوَ يُنَادِيْ : يَا فُلَانُ ! أَبْشِرْ بِالنَّارِ ! قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً بِغَيْرِ حَقٍّ! حَتَّى دَخَلَ مِنْ تَحْتِ رِجْلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِيْ : يَا فُلَانُ ! أَبْشِرْ بِالنَّارِ !! ثُمَّ صَعَدَ الْحَائِطَ وَهُوَ يُنَادِيْ حَتَّى انْقَطَعَ عَنَّا صَوْتُهُ!

ایک سر کا واقعہ جو میت کو دوزخ کی بشارت دے رہا تھا۔

٦٢: سلیمان العصری کہتے ہیں میں خلید سے ملا تو اس نے مجھے ایک واقعہ سنایا جو ایک عورت بیان کیا کرتی تھی کہ جب شام، بصرہ اور انکے درمیان والے علاقوں میں طاعون پھیلا تو میرا شوہر بھی طاعون سے مر گیا ہم نے اس کو دفن نہ کیا اور گھر میں ہی رکھے رکھا۔ جب رات کی تاریکی چھا گئی تو ہم ایک آواز سن کر ڈر گئے، میرا بیٹا بھی گھر میں تھا۔ وہ (ڈر کی وجہ سے) آکر میری چادر میں داخل ہو گیا۔ آواز قریب ہوتی گئی پھر یوں ہوا کہ ایک سر کی شکل ہمارے سامنے آ گئی اور پکار رہی تھی اے فلاں! آگ تیرا مقدر ہے! تو نے ایک مومن جان کو ناحق قتل کیا

ہے۔ وہ اس کے پاؤں کے نیچے سے گزرا اور یہی آواز دیے جا رہا تھا۔ اے فلاں! آگ مقدر ہے! اس کے بعد وہ دیوار پر چڑھ گیا اور یہی آواز دیتا رہا یہاں تک کہ آواز ختم ہوگئی۔

٦٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى نَا كَثِيْرُ بْنُ يَحْيٰى الْبَصَرِيُّ ذَكَرَ أَبِيْ نَا أَبُوْ مَسْعُوْدِ الْجَرِيْرِيُّ ذَكَرَ شَيْخٌ فِيْ مَسْجِدِ الْأَشْيَاخِ كَانَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ حَوْلَ مَرِيْضٍ لَّنَا إِذْ هَدَا وَسَكَنَ حَتّٰى مَا يَتَحَرَّكُ مِنْهُ عِرْقٌ، فَسَجَّيْنَاهُ وَأَغْمَضْنَاهُ وَأَرْسَلْنَا إِلَى ثِيَابِهِ وَسِدْرِهِ وَسَرِيْرِهِ، فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَهُ لِنُغَسِّلَهُ تَحَرَّكَ، فَقُلْنَا: سُبْحَانَ اللّٰه! سُبْحَانَ اللّٰه! مَا كُنَّا نَرَاكَ إِلَّا قَدْ مُتَّ! قَالَ: كَأَنِّيْ قَدْ مُتُّ وَذُهِبَ بِيْ إِلَى قَبْرِيْ فَإِذَا إِنْسَانٌ حُسْنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيْحِ قَدْ وَضَعَنِيْ فِيْ لَحْدِيْ، ثُمَّ طَوَّاهُ بِالْقَرَاطِيْسِ، إِذْ جَائَتْ إِنْسَانَةٌ سَوْدَاءَ مُنْتَنَةُ الرِّيْحِ، فَقَالَتْ: هٰذَا صَاحِبُ كَذَا وَهٰذَا صَاحِبُ كَذَا أَشْيَاء وَاللّٰه أَسْتَحْيِيْ مِنْهَا كَأَنَّمَا أُقْلِعْتُ مِنْهَا سَأَعْتَئِذُ۔ قَالَ قُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَنْ تَدَعُنِيْ وَهٰذِهِ۔ قَالَتْ: نُخَاصِمُكَ۔ فَانْطَلَقْتُ إِلَى دَارٍ فَيْحَاء وَاسِعَةٍ فِيْهَا مَصْطَبَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ فِضَّةٍ وَفِيْ نَاحِيَةٍ مِنْهَا مَسْجِدٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَقَرَأَ سُوْرَةَ النَّحْلِ

فَتَرَدَّدَ فِیْ مَكَانٍ مِنْهَا فَفَتَحْتُ عَلَيْهِ، فَانْفَتَلَ فَقَالَ: السُّوْرَةُ مَعَكَ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ـ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا سُوْرَةُ النَّعَمِ، قَالَ: وَرَفَعَ وِسَادَةً قَرِيْبَةً مِنْهُ فَأَخْرَجَ صَحِيْفَةً فَنَظَرَ فِيْهَا فَبَدَرَتْهُ السَّوْدَاءُ فَقَالَتْ : فَعَلَ كَذَا وَفَعَلَ كَذَاـ قَالَ:وَجَعَلَ الْحُسْنُ الْوَجْه يَقُوْلُ وَفَعَلَ كَذَا وَ فَعَلَ كَذَا وَفَعَلَ كَذَا ـ يُذْكَرُ مَحَاسِنِیْ فَقَالَ الرَّجُلُ : عَبْدٌ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْهُ لَمْ يَجِیءْ أَجَلُ هٰذَا بَعْدُ، أَجَلُ هٰذَا يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ ـ قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ: انْظُرُوْا، فَإِنْ مُتُّ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ فَارْجُوْا لِیْ مَارَأَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَمُتْ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ فَإِنَّمَا هُوَ هَذَيَانُ الْوَجْعِ ـ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ صَحَّ حَتّٰی بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَاهُ أَجَلُهُ فَمَاتَ ـ وَفِیْ الْحَدِيْثِ : فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الرَّجُلِ قُلْتُ لِلرَّجُلِ الْحُسْنِ الْوَجْهِ الطَّيِّبِ الرِّيْحِ: مَا أَنْتَ ؟ قَالَ : أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ ! قُلْتُ : فَمَا الْإِنْسَانَةُ السَّوْدَاءُ الْمُنْتَنَةُ الرِّيْحِ ؟ قَالَ: ذَاكَ عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ -أَوْ كَلَامٌ شِبْهُ هٰذَا- ـ

ایک آدمی کا واقعہ جس کے اچھے اور برے اعمال آدمی کی شکل میں اس کے پاس آئے۔

۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک مریض کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے نہ تو اسکی آواز آرہی تھی اور نہ ہی کسی قسم کی حرکت کررہا تھا یہاں تک کہ اسکی کوئی بھی ہڈی حرکت نہیں کررہی تھی۔ ہم نے اسکو کپڑے سے ڈھک دیا اور اسکی آنکھوں کو بھی بند کردیا اور ہم نے اس کیلئے کفن دفن کی تیاری شروع کردی۔ جب ہم نے غسل دینے کیلئے اس کو اٹھایا تو وہ حرکت کرنے لگا۔ ہم نے (تعجب سے) کہا سبحان اللہ! ہم تو سمجھے تھے کہ تو مرگیا ہے اس نے کہا میں مر ہی گیا تھا اور مجھے میری قبر میں لے جایا گیا۔ وہاں ایک خوبصورت چہرے والا انسان تھا جس نے بہت اچھی خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے قبر میں رکھا اور خوبصورت چادروں میں لپیٹ دیا پھر ایک سیاہ صورت میرے پاس آئی جس سے بدبو آرہی تھی اور کہا: یہی ہے وہ آدمی جس نے اس اس طرح کیا ہے۔ یہ ہی ہے وہ صاحب جس نے فلاں فلاں برے کام کیے ہیں۔ اللہ کی قسم مجھے اس سے حیا آرہی تھی گویا کہ میں نے اس سے ایک گھڑی کیلئے کچھ کھینچ لیا ہو۔ پھر میں نے اسکو کہا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے چھوڑ دے اور بکواس نہ کر۔ وہ کہنے لگی ہم تجھ سے لڑائی کریں گے، پھر ہم ایک وسیع وعریض مکان میں داخل ہوگئے جس میں چاندی کا چبوترہ تھا اور مکان کی ایک جانب مسجد تھی۔ وہاں ایک آدمی نماز میں کھڑا سورۃ النمل کی تلاوت کررہا تھا جب میں اس آدمی کے پاس پہنچ گیا تو وہ نماز سے فارغ ہوکر مجھے کہنے لگا: کیا تیرے پاس کوئی سورۃ ہے؟ میں نے کہا ہاں!

سورۃ النعم ہے۔اس قریب پڑا ہوا ایک تکیہ اٹھایا اور اس کے اندر سے ایک صحیفہ نکالا پھر اس کو غور سے دیکھنے لگا۔پھر وہ کالی صورت اس کے سامنے ظاہر ہوئی اور کہا: اس نے یہ یہ کام کیے، اس نے یہ یہ کام کیے۔اس آدمی نے جواب دیا: بندہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ درگزر فرماتا ہے۔اس آدمی کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا، اس کی موت پیر کے روز ہوگی۔

اس آدمی نے لوگوں سے کہا: اگر میں پیر کے دن فوت ہوگیا تو جہاں لے جاتے ہو لے جانا اور اگر میں تندرست رہا تو یہ سب فضول واقعہ ہوگا۔

پھر جب پیر کا دن آیا تو وہ بالکل صحیح رہا حتی کہ عصر کے بعد اس کا وقت آ پہنچا اور وہ فوت ہوگیا۔اور ایک روایت میں ہے: جب ہم (کالی صورت اور میں) اس (خوش شکل) آدمی کے پاس سے نکلنے لگے تو میں نے اس خوبصورت اور اچھی خوشبو والے سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تیرے اچھے اعمال ہوں اللہ نے مجھے آج صورت دے دی ہے اور وہ بدصورت جو تو نے دیکھی وہ تیرے برے اعمال تھے۔

٦٤۔وَأَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَأَبُو الشَّيْخِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

لَمَّا حَضَرَ أَجَلُ هَارُوْنَ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى مُوْسَى أَنِ انْطَلِقْ أَنْتَ

وَهَارُوْنُ وَابْنُ هَارُوْنَ اِلَى غَارٍ فِيْ الْجَبَلِ ، فَأَنَا قَابِضٌ رُوْحَهُ ، فَانْطَلَقَ مُوْسَى وَهَارُوْنُ وَابْنُ هَارُوْنَ ، فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلَى الْغَارِ دَخَلُوْا ، فَاِذَا سَرِيْرٌ، فَاضْطَجَعَ عَلَيْهِ مُوْسَى ثُمَّ قَامَ عَنْهُ ، فَقَالَ : مَا أَحْسَنَ هٰذَا الْمَكَانُ يَا هَارُوْنُ! فَاضْطَجَعَ هَارُوْنُ فَقَبَضَ رُوْحَهُ ، فَرَجَعَ مُوْسَى وَابْنُ هَارُوْنَ اِلَى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَزِيْنَيْنِ فَقَالُوْا لَهُ أَيْنَ هَارُوْنُ ؟ قَالَ: مَاتَ ! قَالُوْا: بَلَى قَتَلْتَهُ، كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّا نُحِبُّهُ۔ فَقَالَ لَهُمْ مُوْسَى : وَيْلَكُمْ ! أَقْتُلُ أَخِيْ وَقَدْ سَأَلْتُهُ اللّٰهَ وَزِيْراً ؟ ! وَلَوْ أَنِّيْ أَرَدْتُ قَتْلَهُ أَكَانَ ابْنُهُ يَدَعُنِيْ ؟! قَالُوْا لَهُ: بَلَى قَتَلْتَهُ۔ حَسَدْتَنَاهُ۔ قَالَ: فَاخْتَارُوْا سَبْعِيْنَ رَجُلًا ، فَانْطَلَقَ بِهِمْ، فَمَرِضَ رَجُلَانِ فِيْ الطَّرِيْقِ فَخَطَّ عَلَيْهِمَا خَطًّا، فَانْطَلَقَ مُوْسَى وَابْنُ هَارُوْنَ وَبَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حَتَّى انْتَهَوْا اِلَى هَارُوْنَ، فَقَالَ : يَاهَارُوْنُ! مَنْ قَتَلَكَ ؟ قَالَ: لَمْ يَقْتُلْنِيْ أَحَدٌ، وَلٰكِنِّيْ مُتُّ۔ قَالُوْا: مَا تَقْضِي يَامُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يَجْعَلْنَا أَنْبِيَاء ، قَالَ: فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَصَعِقُوْا وَصَعِقَ الرَّجُلَانِ اللَّذَانِ خَلَّفُوْا، وَقَامَ مُوْسَى يَدْعُوْ رَبَّهُ: ﴿لَوْشِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلِ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا﴾[الاعراف:١٥٥]فَأَحْيَاهُمُ اللّٰهُ فَرَجَعُوْا اِلَى قَوْمِهِمْ أَنْبِيَاء۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کا واقعہ(۱)

۶۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام کے وصال کا وقت آپہنچا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تم ہارون علیہ السلام اور ان کے بیٹے کو ساتھ لے کر فلاں پہاڑ کی غار میں چلے جاؤ۔ کیونکہ میں ہارون علیہ السلام کی روح قبض کرنے والا ہوں پس حضرت موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور ان کے بیٹے کو لے کر چل پڑے جب وہ غار کے پاس پہنچ گئے، تو دیکھا وہاں ایک چار پائی پڑی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر لیٹ گئے اور پھر اس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے ہارون! یہ جگہ کتنی حسین اور اچھی ہے چنانچہ حضرت ہارون علیہ السلام اس پر لیٹ گے تو ان کو روح قبض کر لی گئی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے صاجزادے دونوں غمزدہ حالت میں بنی اسرائیل کی طرف لوٹ آئے۔

بنی اسرائیل پوچھنے لگے، ہارون علیہ السلام کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا

(۱) روایت نمبر ۶۴ اور ۶۵ کو امام جلال الدین سیوطی نے الدر المنثور (۱۲۸/۳) اور (۲۴۶/۴) پر "من عاش بعد الموت" کے حوالے سے نقل فرمایا ہے۔ لیکن اس نسخے میں یہ روایات موجود نہ تھیں جس سے اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

ان کا وصال ہو گیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ تم نے انکو قتل کیا ہے کیونکہ تم یہ جانتے تھے کہ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا: تم ہلاک و برباد ہو جاؤ، کیا میں اپنے بھائی کو قتل کر سکتا ہوں جسے میں نے بطور وزیر اللہ تعالی سے مانگا تھا۔ اور اگر میں ان کے قتل کا ارادہ کرتا تو کیا ان کا بیٹا مجھے چھوڑ دیتا؟ اس پر بنی اسرائیل نے کہا؛ نہیں تم نے ہی انہیں قتل کیا ہے کیونکہ تم ہماری وجہ سے ان کے ساتھ حسد کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا تم ستر افراد چن لو پس آپ انہیں ساتھ لیکر چلے اور راستے میں دو آدمی بیمار ہو گئے تو حضرت موسی علیہ السلام نے ان دونوں کے اردگرد خط کھینچ کر حصار بنا دیا اور حضرت موسی علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام کے صاحبزادے اور بنی اسرائیل چلتے رہے یہاں تک کہ وہ حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں جا کر آپ نے فرمایا اے ہارون! تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا مجھے کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ میں فوت ہوا ہوں۔ وہ کہنے لگے اے موسی علیہ السلا آپ کا کیا فیصلہ ہے، ہمارے لیے اپنے رب سے یہ دعا کریں کہ وہ ہمیں انبیاء بنا دے۔ تو اس پر زلزلے نے انکو پکڑ لیا، وہ گر پڑے اور وہ دو آدمی بھی گر پڑے جنہیں وہ پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ حضرت موسی علیہ السلام اپنے رب سے دعا کرنے لگے ﴿لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلِ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا﴾ اگر تو چاہتا تو ہلاک کر دیتا انہیں اس پہلے اور مجھے بھی۔ کیا تو ہلاک کرتا ہے ہمیں بوجہ

اس (غلطی) کے جو کی (چند) احمقوں نے ہم میں سے۔

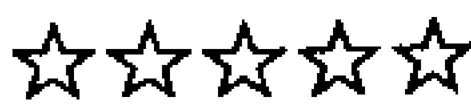
چناچہ اللہ تعالی نے انہیں زندہ فرما دیا اور وہ سب اپنی قوم کی طرف انبیاء بن لوٹے۔

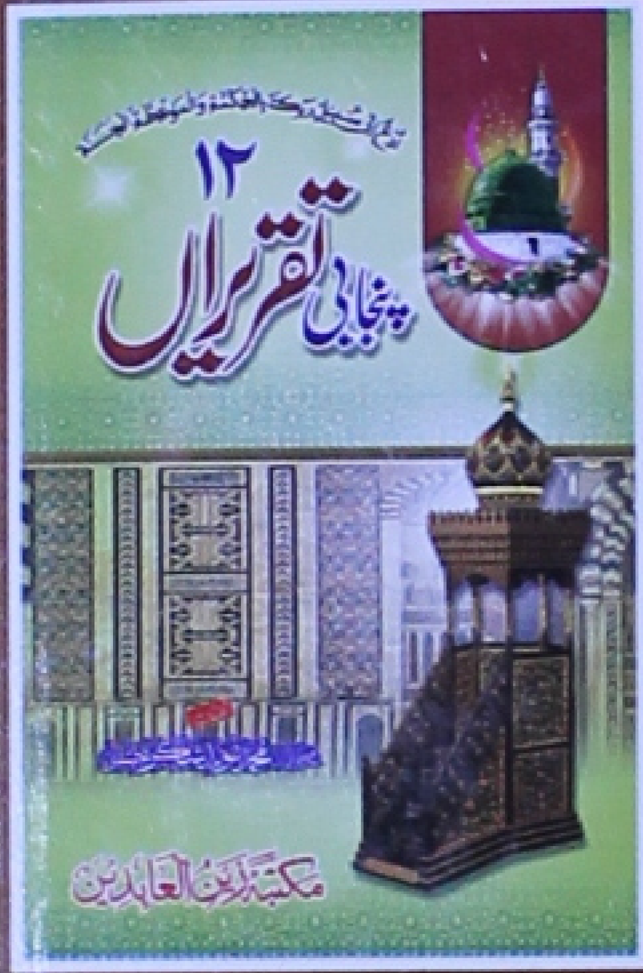
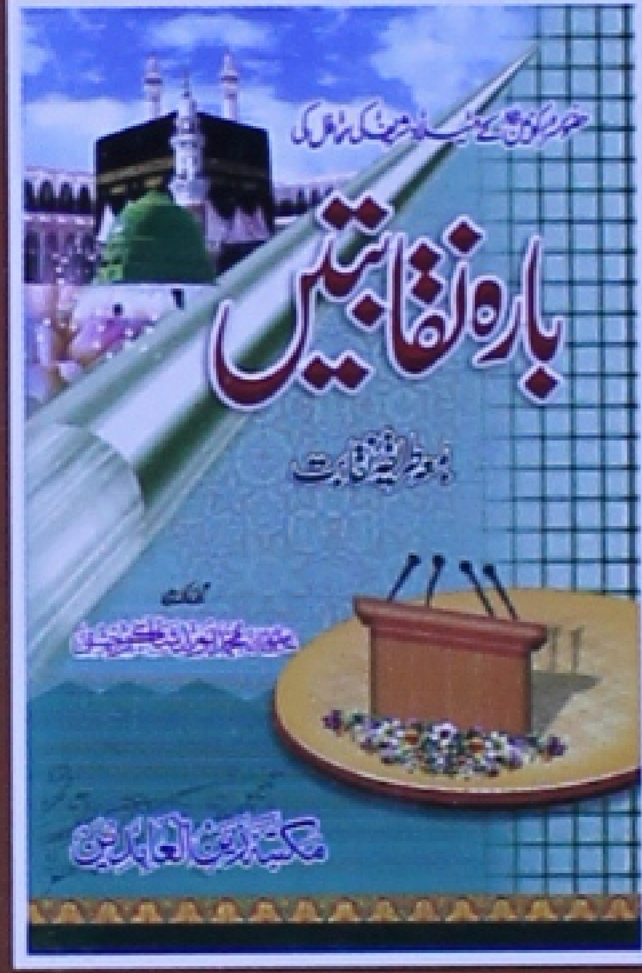
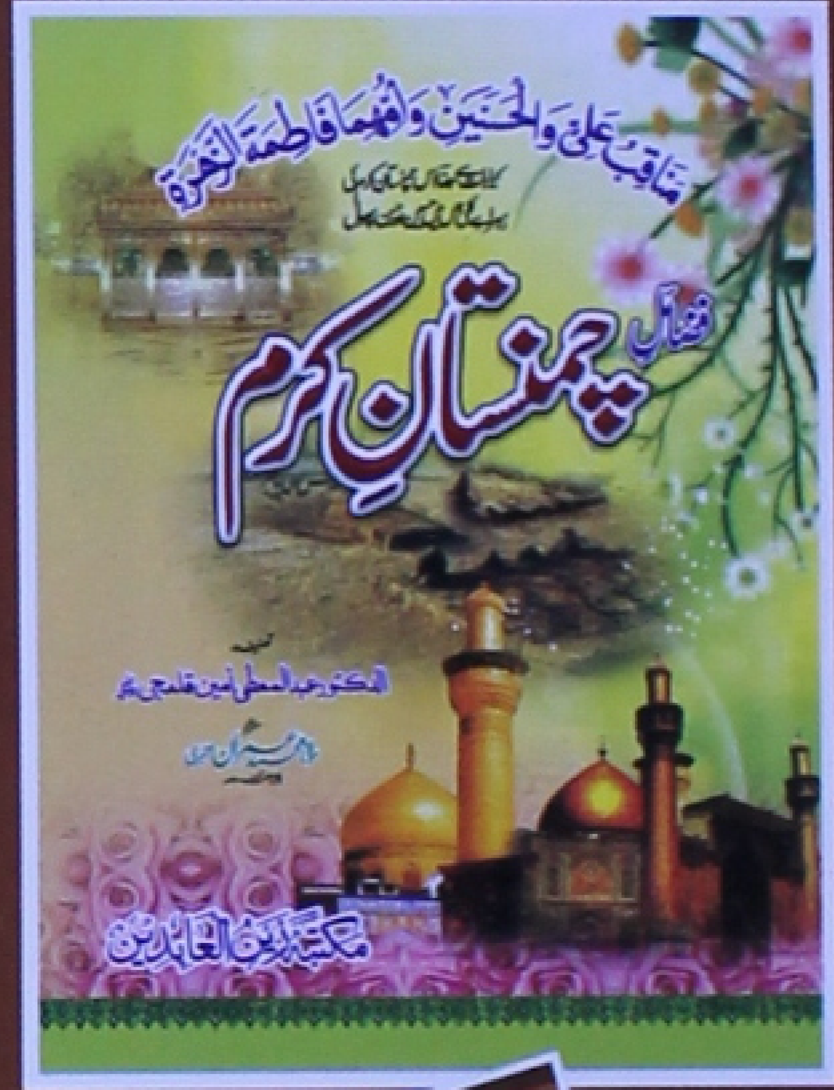
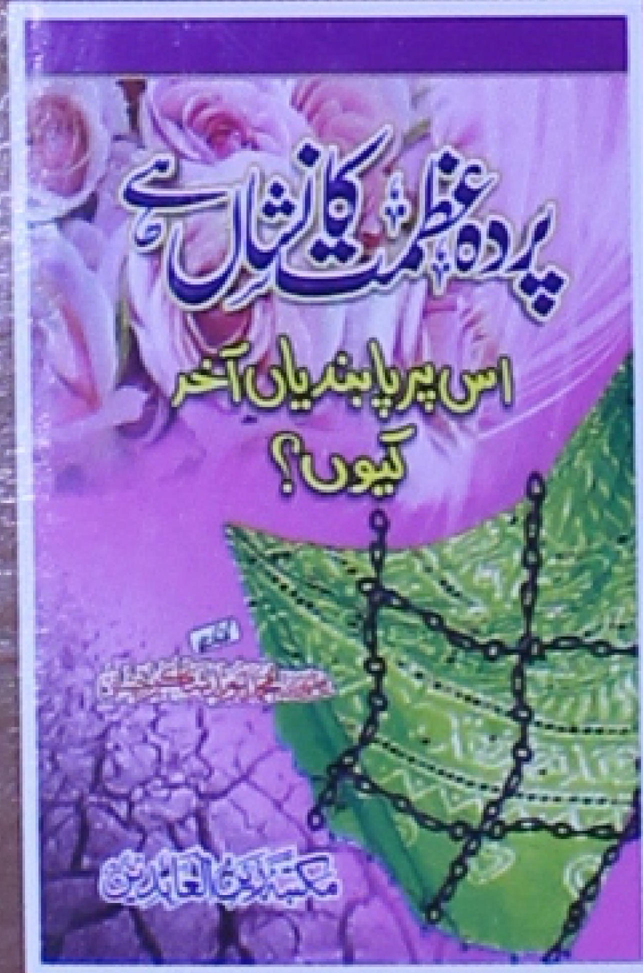
٦٥۔وَأَخْرَجَ ابْنُ اِسْحَاقَ وَالْفَرْيَابِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَابْنُ الْمُنْذَرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِم مِنْ طُرُقٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ، فَقَالَ:

كَانَ عَبْدًا أَحَبَّ اللّٰهَ فَأَحَبَّهُ، وَنَاصَحَ اللّٰهُ فَنَاصَحَهُ، فَبَعَثَهُ اِلَى قَوْمٍ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى الْاِسْلَامِ، فَضَرَبُوهُ عَلَى قَرْنِهِ الْأَيْمَنِ فَمَاتَ، فَأَمْسَكَهُ اللّٰهُ مَاشَاءَ ثُمَّ بَعَثَهُ، فَأَرْسَلَهُ اِلَى أُمَّةٍ أُخْرَى يَدْعُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى الْاِسْلَامِ فَضَرَبُوهُ عَلَى قَرْنِهِ الْأَيْسَرِ فَمَاتَ۔ فَأَمْسَكَهُ اللّٰهُ مَاشَاءَ ثُمَّ بَعَثَهُ فَسَخَّرَلَهُ السَّحَابَ، وَخَيَّرَهُ فِيهِ، فَاخْتَارَ صَعْبَهُ عَلَى ذَلُولِهِ وَصعبهُ الَّذِي لَا يَمْطُرُ۔ وَبَسَطَ لَهُ النُّورَ، وَمَدَّ لَهُ الْأَسْبَابَ، وَجَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلَيْهِ سَوَاء، فَبِذَلِكَ بَلَغَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا۔

حضرت ذوالقرنین کا واقعہ

۶۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ ایک ایسا بندہ تھا جو اللہ تعالی سے محبت کرتا تھا اور اللہ تعالی اس سے محبت فرماتا تھا اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں اخلاص پیش کرتا تھا اور اللہ تعالی اس کے اخلاص کی قدر دانی فرماتا تھا اللہ تعالی نے اسے ایک قوم کی طرف بھیجا انہوں نے انہیں اللہ تعالی کی توحید کیطرف بلایا اور اسلام کی دعوت دی لیکن قوم نے انہیں سر کی دائیں جانب چوٹ لگائی جس سے ان کا وصال ہوگیا۔ اللہ تعالی نے جتنا عرصہ چاہا انہیں روکے رکھا پھر انہیں زندہ کیا اور ایک دوسری امت کی طرف بھیجا انہوں نے انہیں بھی اللہ تعالی اور اسلام کی طرف بلایا انہوں نے انہیں سر کی بائیں جانب چوٹ لگائی جس سے انکا انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالی نے جتنا عرصہ چاہا انہیں روکے رکھا پھر انہیں زندہ کیا پھر ان کیلئے بادل کو مسخر کر دیا اور انہیں اس میں افشار دیا انہوں نے اس کے صعب کو اس کے مطیع ہونے پر ترجیح دی بادل کا صعب یہ ہے کہ وہ بارش نہیں برساتا اللہ تعالی نے ذوالقرنین کیلئے نور کو پھیلایا اس کیلئے احباب کو لمبا کیا اس کیلئے دن اور رات کو برابر رکھا اسی وجہ سے وہ زمین کے مشرق ومغرب تک پہنچے۔




۱۲
پنجابی تقریراں
مکتبہ زین العابدین

بارہ نقابتیں
مکتبہ زین العابدین

چمنستانِ کرم
مکتبہ زین العابدین

پردہ عظمت کا نشان ہے
اس پر پابندیاں آخر
کیوں؟
مکتبہ زین العابدین

مکتبہ زین العابدین

والدین مصطفیٰ


اصلاحی باتیں تمہارے لیے

اشرف النقابت
مکتبہ زین العابدین

الصدیق

مصنف عبد الرزاق

زبان کی آفتیں
مکتبہ زین العابدین